

صحابہ کرام خصوصاً حضرات بینین (ابوبکروعمر) سے
حضرت علیٰ بن ابی طالب اور خانوادہ حسنین رضی اللہ ہم جمین ا کی قریب کی متوا تر رشتہ داریاں بقر ابتیں ، با ہمی
اعتاد اور طرفین کے سلسل روابط
چندنا قابل تر دید حقائق
فورا محسن را شد کا ندھلوی

ناشر

حضرت مفتی الهی بخش اکیدهی مولویان، کاندهله مناع پربده مر (مظفر مگر) یو بی مند ۲۳۷۷۵۵۵ O Noorul Hasan Rushid Kandhlavi

[سلسلة مطبوعات مفتى الهي بخش اكبثرى كاندهله]

پاکستان میں ملنے کا پہتہ جناب سجادالہی صاحب

27/A لوبابازار، مال كودام رود، لا بور: ۵۳۹۲

Ph: 3004682752

اشاعت کے خواہاں اصحاب اور ادارے سجاد الہی صاحب سے رابطہ فرمائیں۔

صحابہ کرام خصوصاً حضرات شیخین (ابو بکروعر ) سے حضرت علی بن ابی طالب اور خانواد ہ حسین ارضی الدیم المعین اللہ کی قریب کی متوا تر رشتہ داریاں ، قرابتیں ، باہمی اعتماد اور طرفین کے سلسل روابط ، چند نا قابل تردید حقائق نور المحسن راشد کا ندھ اوی فی نور المحسن راشد کا ندھ اوی ۔
[مولوی] ہدایت اللہ آسامی ایک سوآ ٹھ (۱۰۸) صفحات ایک سوآ ٹھ (۱۰۸) صفحات رجب ۱ سام می سام المحل کی سام ایک سوئیں رویئے 100 کی شہاب الدین قائمی بستوی (۱۹۵ میں موجودی)

كتاب

مرتب:

ترجمه: [الف]

[**-**]

سفحار ...

طبع اول:

فمرمن

. کمپوز نگ

تطبع.

ناشر

### حضرت مفتى الهي بخش اكبدمي

كاندهله، ضلع پربده نگر (مظفرنگر) يوپي،انڈيا

Mufti Elahi Bakhsh Academy

MAULVIYAN-KANDHLAD Distt. Parbudh Nagar. 247775 Mb.09358667219

# فهرست مضامین

صفحه	مضامين	نمبرشار
1	صحابہ کرام خصوصاً حضرات شیخین (ابو بکروعم اسے	1
	حضرت على بن ابي طالب اورخانوادهُ حسنينٌ كي قريب كي متواتر رشته داريان،	
	قرابتیں، باہمی اعتماداور طرفین کے سلسل روابط، چندنا قابل تر دید حقائق	
1	مقام صحاب	۲
۲	عظمت صحابه	٣
۳ ا	كسى صحابي كى شان ميں لب كشائى	۴
٣	صحابة پرلین وطعن کرنے والوں کے متعلق امت کا اجتماعی موقف اور عقیدہ	۵
۵	چندگم کر ده راه افراد	۲
٧	مگرعبرت کی جاہے،زوال کہاں تک	2
۷	اب کیا ہونا جاہے	۸
Λ	كسي صحابي پرلعنت كرنے كى حضرات حسنين كى زبان سے صاف ممانعت	٩
9	حضرات شيخين سيحضرت على اورخانواده حسنين كي محبت اوران كي تقليد كي روايات	1+
1•	الف: نهج البلاغة	. 11
1+	ب:محمد باقر كاارشاد	11
11	ج:حضرت باقر كاايك ادرارشاد	194
11	د:حضرت جعفرصادق كافرمان	الم
IT	ه:امام غائب کی نصیحت	10
11"	مشاجرات کی روایات ، حقیقت یا افسانه؟	14
۱۴	خانوادهٔ علیٰ میں حضرت شیخین کے ناموں کامعمول اوراہتمام	14

ابل بيت كرام اور صحابه رضوان الأعليهم اجمعين ميس محبت وقرابت		
	قریبی رشتوں کی صراحت اور متند دمعتبرنسب ناموں کے ساتھ	
19	تمهيد	1/4
<b>F</b> *	اہل بیت اوران کے چپاز اوخاندان کے درمیان از دواجی رشتے	19
r•	خبرالبشرمحمر رسول الله سلى الله عليه وسلم كى صاحبز اديان	۲۰
77	حفزت علیؓ کے ساتھ حضرت فاطمہ زہراً کامبارک نکاح	rı
77	وقت اور جگه	77
77	نطبه (پیغام)	pp
۲۳	مهر	414
۲۳	شب زفاف	ra
۲۳	وليمه	74
<b>r</b> m	ر المراجعة	1′2
۲۳	جهيز	7/
<b>PP</b>	گواه	<b>19</b>
tr~	حضرت علی اور آل علیٰ کے بیندیدہ نام	۳.
ra	آل رسول الله صلى الله عليه وسلم اورآل صديق اكبرٌك درميان رشت	1-1
ry	حضرت جعفرصادق کا قول''میں دوطرح سے ابو بکرصدیق کا بیٹا ہوں''	rr
12	آل نبی صلی الله علیه وسلم اور آل فاروق کے در میان عقد ومصاہرات	pp
r/A	زيد بن عمر بن الخطاب كاقول: "ميں دوخليفوں كابيٹا ہوں"	۲۳
19	خانوادهٔ نبوت میں حضرت عثان کامقام ومنزلت	ro
۲۰۰	آل نبی صلی الله علیہ وسلم وآل عثمانؓ کے درمیان مصاہراتی رشتے	۳۲
171	بیت نبوی می <i>ں حضرت زبیر "</i>	۳۷

	حضرت علیؓ اور حضرت زبیر ؓ کے درمیان نسلی امتزاج	
۳۱	1	171
٣٢	آل علیؓ اور آل طلحہ بن عبید اللہؓ کے درمیان مصاہراتی رشتے	<b>1</b> 79
۳۳	حضرت حسین بن علق کے دامادود بگر صحابہ کے فرز نکروں میں سے	14.
, F/Y	محمد باقر	M
ra	حفصه بنت محمدالد بيباح	74
ro	امهات المؤمنين رضى التعنهم [سيدالمركين علية الله كى از واج مطهرات]	h.h.
<b>PY</b>	عشرهٔ مبشره	44
r <u>z</u>	دنیامیں حضرت امام حسین کے ہمہ گیرکارنامے اور ملک گیرفتو حات	ra
<b>1</b> 79	اہل بیت کرام اوران کے بنی اعمام کے درمیان نکاح واز واج کے سلسلے	۳۲
۲۰۰	رسول الله صلى الله عليه وسلم كي صاحبز ادياب	٣4
۱۳۱	وہ نام جو حضرت علی اوران کی اولا دکومحبوب تھے	M
44	حضور ﷺ ورحضرت ابو بکر گی اولا د کے درمیان از دواجی رشتہ داریاں	14
rr	امام جعفر کامقولہ ہے:'' مجھے حضرت ابو بکرصدیق نے دومر تنبہ جناہے'	۵۰
44	حضور پاک ﷺ اور حضرت عمر فاروق کی اولا دے درمیان از دواجی رشتہ داریاں	۵۱
ra	حضرت زید بن عمر بن خطاب کا قول ہے: 'میں دوخلیفوں کا فرزند ہول'	ar
۲۲	حضرت عثمان رضی الله عنه نبوت کے گھرانے میں	۵۳
<i>مح</i>	حضور ﷺ ورحضرت عثمانٌ كي اولا دكے در ميان از دواجي تعلقات	۵۳
64	حضرت زبیر محضور صلی الله علیه وسلم کے گھرانے میں	۵۵
r9	حضرت علی وزبیر ؓ کے آل کے درمیان سوسال کے درمیان از دواجی تعلق	24
	حضرت علی اورزبیر بن العوام کی اولا دے درمیان از دواجی تعلقات	
۵۰	حضرت علی اور حضرت طلحه بن عبیدالله کی از دواجی تعلقات	۵۷
۵۱	فرزندان صحابه میں ہے حضرت حسین کے داماد	۵۸

or	حضرت محمد با قرابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب	۵۹
ar	صحابه میں ہے حضرت محمد باقر کے شیوخ	٧٠
۵۳	خلفاءار بعداور حفزت طلحه وزبيرتكي يوتى حضرت حفصه بنت محمده يباج	<b>A</b> 1
۵۳	امهات المؤمنين حضور صلى الله عليه وسلم كى از واج مطهرات ً	44
۵۵	حضرات عشره مبشره	чт
	ابل بیت کرام اور حضرات صحابه "	
	کےخاندانوں میں آیک جیسے نام اور دامادی رشتے	
	[اہم ملمی تاریخی تحقیقی مطالعہ، شیعہ ما خذو کتب کے حوالے سے ]	:
۵۷	خليفه اول حضرت ابو بكرصد ايق	٦h
۵۷	حضرت علی کرم الله و جہد کی اولا دمیں ہے وہ اصحاب جن کا نام'' ابو بکر''ہے	۵۲
۵۷	ابوبكر بن على بن ابي طالب	77
۵۷	ابوبكر بن حسن بن على بن ابي طالب	44
۵۸	ابوبكرعلى زين العابدين.	۸۲
۵۸	ابوبكرعلى الرضابن موسى الكاظم بن جعفر الصادق	79
۵۸	ابوبكرمحمدالمهدى المنتظر بن الحسن العسكرى	۷٠
۵۸	ابوبكر بن عبدالله بن جعفر بن ابي طالب	<b>ا</b> ک
۵۹	خليفه ثانى حضرت عمر بن الخطاب	۷۲
۵۹	حضرت علی کی اولا دمیں سے وہ صاحبان جن کا نام 'عمر''ہے	۷۳ .
۵۹	عمرالاطرف بن على بن ابي طالب	۷٣
۵۹	عمر بن حسن بن علی بن ابی طالب	۷۵
۵۹	عمرالاشرف بن على زين العابدين بن حسين	۷٦
4+	عمر بن یخی بن حسین بن زید شهید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب	22

40	عمر بن موی الکاظم بن جعفرالصادق	۷۸
4.	خليفه ثالث حضرت عثمان بن عفانٌ	۷٩
4+	حضرت علی کی اولا دمیں ہے جن صاحبان کا نام بنام عثمان رکھا گیا	۸٠
٧٠	عثمان بن على بن ابي طالب	ΔI
٧٠	عثان بن عقبل بن ابي طالب	۸۲
11	حضرت عا ئشەرىخى اللەعنها	۸۳
YI	اولا دعلیؓ میں وہ خواتین جن کا نام عائشہ ہے	۸۳
<b>Y</b> I	عائشه بنت موی الکاظم بن جعفرالصادق	۸۵
44	عائشه بنت جعفر بن موى الكاظم بن جعفرالصادق	РА
44	عا ئشه بنت على الرضابن موى الكاظم	۸۷
44	عائشه بنت على الهادى بن مجمر الجواد بن على الرضا	۸۸
44	حضرت طلحد صنى الله تعالى عنه	٨٩
44	حضرت علی کی اولا دمیں ہے جن لوگوں نے اپنا نام طلحہ رکھا ہے	9+
44	طلحه بن حسن بن على بن افي طالب	91
44	حضرت معاوبيرضى اللد تعالى عنه	95
44	حضرت علی کی اخلاف میں ہے جن حضرات نے اپنانام معاویہ رکھاہے	91"
44	معاويه بنعبدالله بن جعفر بن ابي طالب	۹۳
44	ابل بیت اور صحابه کرام کے درمیان از دواجی رشتے	92
	اہل بیت اور آل صدیق ا کبڑ بنی تیم کے در میان رشتے	
44	محمد بن عبدالله عليه الصلوة والسلام	44
44	موی الجون بن عبدالله المحض بن حسن فنی بن حسن السبط بن علی بن ابی طالب	92
414	اسحاق بن جعفر بن ابي طالب	9/

	^	
YIV	محدالبا قربن على زين العابدين بن حسين	99
4h	حسن بن على بن ابي طالب	100
٨١٨	اہل بیت اور آل زبیر کے درمیان رشتے	1+1
414	آ پ صلی الله علیه وسلم کی بھو بھی حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب	1+1
ar	ام الحسن بن حسن بن على بن ابي طالب	101
ar	رقیه بنت حسن بن علی بن ابی طالب	1+14
ar	ملیکه بنت حسن بن علی بن ابی طالب	1+0
ar	مویٰ بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب	1+4
77	جعفرا كبربن عمر بن على بن حسين بن على بن ابي طالب	1•∠
YY	عبدالله بن حسين بن على بن حسين بن على بن البي طالب	1•/\
YY	محمر بن عوف بن على بن محمد بن على بن ابي طالب	1+9
YY	بنت القاسم بن محمه بن جعفر بن اني طالب	11+
rr	محد بن عبدالله النفس الزكية بن حسن منى بن حسن سبط بن على بن ابي طالب	111
72	حسين اصغربن على زين العابدين بن حسين	111
42	سكينه بنت حسين بن على بن ابي طالب	11144
42	حسين بن حسن بن على بن ابي طالب	۱۱۲۰
72	على خرزى بن حسن بن على بن على بن حسين بن على بن ابي طالب	110
۸۲	اال بیت اورآ ل خطاب بن عدی کے درمیان از دواجی رشتے	IIY
۸۲	محمد بن عبدالله عليه الصلوة والسلام	114
۸r	حسن افطس بن على بن على زين العابدين بن حسين	IJΔ
٨٨	حسن تنی بن سن بن ابی طالب	119

٨٢	ابل بیت اور بی تیم کے درمیان رشتے	114
AF	حضرت حسن بن عليٌّ بن ابي طالب	Iri
49	حضرت حسين بن عليٌّ بن ابي طالب	177
19	اہل بیت اور بنی امیہ کے۔۔ یان رشتے	155
49	حضرت رقيه اور حضرت ام كلثؤم دختر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم	Irr
۷٠	حضرت زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم	110
۷٠	علی بن حسن بن علی بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب	124
۷٠	حضرت على بن ابي طالب	11/2
<u>ا</u>	خدیجه بنت علیٌ بن ابی طالب	IM
41	رمله بنت على بن ابي طالب	149
41	زينب بنت حسن مننيٰ بن حسن بن على بن ابي طالب	114
41	نفيسه بنت زيد بن حسن بن على بن ابي طالب	11-1
41	ام ابيها بنت عبدالله بن جعفر بن ابي طالب	177
4	فاطمه بنت حسين شهيد بن على بن ابي طالب	122
۷۴	حضرت حسين بن على بن ابي طالب	المالما
۷۵	خاندان حضرت علی اورآپ کی چوپھیوں کے ابناءعباسین کے درمیان رشتے	ira
۷۵	محمه جوادبن على رضابن موى الكاظم	11-4
۷۵	فاطمه بنت محمد بن على النقى بن محمد الجواد بن على الرضا	1172
۷۵	عبيدالله بن محمد بن عمراطرف بن على بن ابوطالب	IMA.
24	ام كلثوم بنت موى الجون بن عبدالله محض بن حسن بن على بن ابي طالب	1849
24	شیعہ بروے بارہ اماموں کی مائیں کون کون تھیں؟	4√اا
	شيعه كتبانساب وتاريخ كااختلاف	

4	ضمیمنمبر(۱)	ااما
<b>4</b>	مذکوره بالااطلاعات، چنداوریبهاووک پر بھی غور کی دعوت دیتی ہیں،توجہ کیجئے!	IM
۸۰	ضمیمنمبر(۲)	۱۳۳۰
Δf	از دواجی رشته داری کی وضاحت کے لئے نقشے	الدلد
ΔI	حضرت علی کرم الله د جهه کی از دواجی رشته داریاں اوران کی اولا د	ira
۸۲	حضرت حسن بن على رضى الله عنه كى از واج واولا د	164
۸۳	حضرت حسین بن علی رضی الله عنه کی بیویاں اور اولا د	162
۸۴	حضرت علی زین العابدین ابن حسین کی بیویاں اور اولا د	IM
۸۵	محمه باقرابن على زين العابدين ابن حسين ابن على ابن ابي طالب كى از واج واولا د	164
۸۵	جعفرصادق ابن محمد باقرابن على زين العابدين ابن حسين ابن على ابن ابي	10+
	طالب کی از واج واولا د	
۲۸	موی کاظم ابن جعفرصادق ابن محمد با قرابن علی زین العابدین کی از واج واولا و	ا۵ا
1/1/2	حضرت على رضاابن موى كاظم ابن جعفرضا دق بن محمد باقر كى اولا د	100
۸۸	محمه جواد کی بیواں اور ان کی اولا وعلی ہادی اور حسن عسکری	100
۸۹	حضرت على ابن ابي طالب " حضرت ابو بكرصد بن "	۱۵۴
9+	حضرت علی کی اولا داوران کی بیٹیوں کی از دواجی رشته داریاں	100
91	دونوں نواسوں حضرت حسن وحسین کی از دوا جی رشتہ داریاں اوران کی اولا د	161
95	بنات کسریٰ ابن یز دجرد	104
92	حسن بن مثنیٰ کی بیویاں اور اولا د	101
94	اہل بیت کی آ ل زبیر کے ساتھ رشتہ داریاں	ا ا
94	المل بيت	14+
94	آل زبير	ואו
92	اولاد	144

#### بسيرالله الرحمن الرحيمر



گذشتہ دنوں رجب شعبان۱۴۳۲ھ/اوائل جولائی ۲۰۱۱ء]میں حبیر آباد دکن، ہند کے تعلیمی ادارہ دارالعلوم میں''عظمت صحاب رضی التعنیم'' کے عنوان برایک بڑی عالمی کانفرنس کا انعقاد ہواتھا،جس کے لئے چند کتابوں کی اشاعت اور کانفرنس کے موضوع پر ،اس ادارہ کے عربی اردور سائل کے خاص شارے چھاسنے کا بھی فیصلہ ہوا تھا جس کے لئے بہت سے اہل علم اوراصحاب قلم کے علاوہ ، مجھے نا کارہ و بے علم کوبھی یا دفر مایا گیا۔ مجھے ہے مشاجرات صحابہ کی روایات اوران کے راویوں برتحر برفر ماکش کی گئی تھی ، میں نے عرض کیا کہ یہ موضوع تو پیاز کے برت اُ تارنے کی طرح ہے، کہ ایک کے بعد، اس کے حصلکا تاریخ رہے، آخر میں ہاتھ خالی رہ جاتے ہیں، کچھ باقی نہیں رہتا،اس لئے میں نے حضرات خلفائے راشدین اور خانوادہ اہل بیت ،خصوصاً ٔ حسنین [رضی الله عنهم جمعین ] کی رشته دار یوں با جمعی اعتما داور قریب کے اعتما داور روابط پر چند صفحات بیش کرنے کا ارادہ کیا تھا،اس کے لئے چند صفحات تو تمہید کے طور پر لکھے تھے۔اصل مضمون کے لئے اس موضوع کی دواہم مگر تازه، اور مخضر کتابوں کا اردوتر جمہ پیش کردینا مناسب معلوم ہوا۔ بیمضمون مجلّہ حسامی حیدرآ باد کے خاص شارہ [رجب تا رمضان ۱۳۳۲ هد جون تااگست ۱۴۰۱ء] میں، جو گیارہ سوصفحات برمشمل ہے (ص: ۲۹۷ سے ص:۲۷۷ کیک) چھیاتھا مگراس میں شجرے شامل نہیں تھے، جواس کو جھنے اور ذہن میں محفوظ رکھنے کے لئے نهایت ضروری بنه اس کی علیحده طباعت کا مطالبه اور تقاضا بوا ،اس فرمائش کی تعمیل میں اس کو کتابی صورت میں اشاعت کے لئے دیا جارہا ہے۔ امید کہ اس سے اسسلم کی گئی ایک غلط فہمیوں کے دور ہونے اورمعاملات وسیاست کی تہہ تک پہنچنے میں مدو ملے گی۔ وماتوفيقي الابالله نورالحسن راشد كاندهلوي ۲۵ رشوال المكرّ م ١٣٣١ ١٥

# صحابہ کرام خصوصاً حضرات بینین (ابوبکروعم میں) سے حضرت علی بن ابی طالب اور خانواد و حسنین درخی ہوں ا حضرت علی بن ابی طالب اور خانواد و حسنین درخی ہوں ہے کہ قریب کی متواتر رشتہ داریاں قربتیں ، باہمی اعتاداور طرفین کے مسلسل روابط چند نا قابل تردید حقائق

نورالحن راشدكا ندهلوى

حضرت حق جل مجدہ نے اس انسان کو اپنی تمام مخلوقات میں سب سے افضل قراردے کر،اس کو اپنی خلافت و نمائندگی کا تاج اور اعزاز عطافر مایا تھا، پھر ان انسانوں میں سے دو برگزیدہ ترین جماعتوں کو اپنی خاص الخاص فضل وکرم سے نواز کر،ایباغیر معمولی مرتبہ بخشا جوان کے علاوہ اس پوری کا گنات میں کسی اور کامقدراور نصیب نہیں ہوا، یہ حضرات انبیاعلیہ مالسلام اور حضرات صحابہ کرام رضوان الدعلیم الجمعین تھے۔ کامقدراور نصیب نہیں ہوا، یہ حضرات صحابہ کی جلالت شان ،عظم معدواحترام، جامع کمالات انسانی اور پیکرانسانیت مقام صحابہ : حضرات صحابہ کی جلالت شان ،عظم میں بہت ہے کہ ان کواوران کی مقدس جماعت کے ہراک

ہونے کے علاوہ ،ان کے شرف وسعادت کے لئے یہی بہت ہے کہ ان کواور ان کی مقدس جماعت کے ہراکہ فرد کوا بنی حیات کا بچھ حصد ، بچھ دن ، یا چند لمحات ،فخر کا نئات ،سید موجودات حضرت رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور زیارت وصحت کے میسر آئے۔اسی کمال اور اختصاص کی وجہ ہے، قر آن کریم میں بھی کئی موقعوں پر ،حضرات صحابہ کی بلند شان ، عالی رتبہ، رحمت وکرم کی بارشوں ،رضوان ومغفرت کی بشارت کے علاوہ اور بھی مختلف پہلوؤں سے تذکرہ فرمایا گیا ہے،ایک جگہ ارشاد ہے:

﴿ وَمَا اللّهُ وَرِضُواناً سِيمَاهُم فِي وَجُوهِهِم مِن آثِرِ السُّجُودِ ذلِكَ مَثَلَهُم فِي التَّوْرَاةِ، وَمَثَلَهُم فِي النَّوْرَاةِ، وَمَثَلَهُم فِي الإَنْجِيلِ، كَرَرِعٍ اَخُرَجَ شَطْعَهُ فَازَرَهُ فَاسُتَعُلَظَ فَاسُتَوى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيغِيظَ بِهِمُ المُحْفَّارَ وَعَدَاللهُ النِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحتِ مِنْهُم مَغُفِرَةً وَّ اَجُراً عَظِيمًا. [سورة لفتح، آیت: ۲۹] الرُّحَقَ مِن اللهُ الذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحتِ مِنْهُم مَغُفِرَةً وَّ اَجُراً عَظِيمًا. [سورة لفتح، آیت: ۲۹] المُحَقَّارَ وَعَدَاللهُ الذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحتِ مِنْهُمُ مَغُفِرَةً وَّ اَجُراً عَظِيمًا. [سورة لفتح، آیت: ۲۹] المُحَقَّارَ وَعَدَاللهُ الذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحتِ مِنْهُمُ مَغُفِرَةً وَّ اَجُراً عَظِيمًا. [سورة لفتح، آیت: ۲۹] المُحَقَّارَ وَعَدَاللهُ النَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحتِ مِنْهُمُ مَغُفِرةً وَ اجْراً عَظِيمًا ولهُمُ مَنْ اللهُ ال

اور آپس میں رحم دل (اے دیکھنے والے) توان کودیکھتا ہے کہ (خداکے آگے اور) جھکے ہوئے سر ہیجو د ہیں اور خدا کا فضل اور اس کی خوشنودی طلب کررہے ہیں (کثرت) ہجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے یہی اوصاف تورات میں (مرقوم) ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں (وہ) گویا ایک کھیتی ہیں جس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا پھر موثی ہوئی اور پھر اپنی نال پرسیدھی کھڑی ہوگئی اور لگی کھیتی والوں کوخوش کرنے تا کہ کافروں کو جلائے جولوگ ان میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ ان سے خدا نے گنا ہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔ (ت: مولانا فتح محموما حب جالندھی گ

حضرات صحابہ کے تذکرہ و حسین پر مشمل آیات کر بمہ کو پڑھئے، تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاءعلیہ افضل الصلاق والتسلیم کے خاص رفقائے کرام، آپ کی بابرکت صحبتوں سے فیضیاب و مفتر ہونے والے حضرات کا انتخاب بھی، نظام قضاء وقدرت نے اسی وقت فر مالیاتھا، جب حضرت محمد بن عبداللہ [صلی اللہ علیہ وسلم] کے آخری رسول اور خدا کے کلام کے اول مخاطب و مورد ہونے کا فیصلہ فر مایا گیاتھا۔ یہی وجہ ہے کہ قدیم آسانی کتابوں میں جہاں حضرت رسول اکرم سلی اللہ علیہ و کم کا ذکر مبارک اور بشارات شریفہ آئی ہیں، وہیں حضرات صحابہ کرام کے احوال وصفات اور بعض کا گویا تعارف بھی درج ہے۔ ان بشارتوں کی احوال صحابہ سے مطابقت، بے شارا فراد کے قافلہ اسلام میں داخل ہونے کا ذریعہ بنی ہے۔

عظمت صحابہ: یہی دائی ابدی حقیقت ہے جس کو حضرت عبداللہ بن مسعود ہے نہایت دنشیں اسلوب اور خوبصورت الفاظ میں یوں بیان فر مایا ہے:

﴿إِنَّ الله نظر في قلوب العباد، فوجد قلب محمد خير قلوب العباد فاصطفاه لنفسه، وابتعثه برسالته، ثم نظر في قلوب العباد بعد قلب محمد صلى الله عليه وسلم، فوجد قلوب أصحابه خير قلوب العباد، فجعلهم وزراء نبيه، يقاتلون على دينه. فمارآه المومنون حسناً، فهو عند الله حسن، فمارآه المؤمنون سيئا فهو عند الله سئ ﴿(ا)

<sup>(</sup>۱)رواه احمد في مسنده. تحقيق علامه شيخ احمد محمد شاكر رقم الحديث: ٣٦٠٠. ص:٥٥ ج:٣ ـ [دارالحديث قاهره: ١٦١ه.] في العقيدة السلفية. تحقيق علامه احمد محمد شاكر. ص:٤١١. [مكتبة الرياض الحديثة رياض، بلاسنه]

تر حمہ: اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کوتمام دلوں میں اعلی ترین پایا، اس لئے اس کواپنے لئے منتخب فرمایا اور اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ [حضرت محصلی اللہ علیہ وسلم کے انتخاب کے بعد] باقی مخلوق کے دلوں پر نظر فرمائی، تو حضرات صحابہ رض اللہ بنا مے دلوں کوتمام مخلوقات میں سب سے بہتر پایا، توان کواپنے نبی علیہ الصلوٰ قوالسلام کا مشیر اور مددگار بنادیا، جواس کے دین کے لئے جدوجہدا ورکوشش فرماتے رہے۔

میں صحابی کی شان میں لب کشائی: اور حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم کا ارشاد ہے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اللہ والملائکة والناس أجمعين (1)

ترجه به جس نے میر ہے کسی صحافی کو پچھنازیبا کہا،اس پراللہ کی اوراس کے فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔

صحابة پرلعن طعن کرنے والوں کے تعلق امت کا اجتماعی موقف اور عقیدہ: اس ارشاد عالی اور دیگر بہت سی احادیث شریفہ کی وجہ سے اہل سنت والجماعت کا مسلمہ اوراجتماعی عقیدہ یہ ہے کہ:

﴿الصحابة كلهم عدول﴾ . تأم صخابه كرام نهايت سيجاور برحق بي الصحابة كلهم عدول أن في منظر مين علامه جلال الدين دواني في شرح عقائد في مين لكها ہے كه:

﴿ ثم فى مناقب كل من أبى بكر وعمر وعثمان وعلى والحس والحسين، وغيرهم من الحابر الصحابة، أحاديث صحيحة، وماوقع بينهم من المتازعات والمحاربات فلهاتاويلات، فسبهم والطعن فيهم، ان كان مما يخالف الادلة القطعية فكفر ﴾ (٢) ترجمه: پراكا برصحابه، ابو بكر، عمر، عثمان على اور حسن حيين وغيره مين سے برايك كمنا قب كم متعلق صحيح احاديث موجود بين اوران حضرات كآيس مين جواختلا فات اور مثاجرات بوئ،

<sup>(</sup>۱) رواه الطبرانی عن ابن عبالت وفیه عبدالله بن حراش وهو ضعیف. مجمع الزوائد، للهیشمی. ص: ۲۱. ج: ۱۰ ای مضمون کی ایک اور روایت حضرت عبدالله بن عمر سی بھی منقول ہے، جس کو بزار نے اپنی مسند میں اور امام طبرانی نے منداوسط وکبیر میں نقل فر مایا ہے۔ ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد صفحہ فدکور.

<sup>(</sup>٢) شر - العقائد النسفية ص:١١١[مطبع يوسفى كصنو: بلاسنه]

تو ان کی مختلف وجو ہات اور تاویلات ہیں۔اس لئے ان حضرات [ اوراسی طرح کسی اور صحابی کو بھی ] برا بھلا کہنا، جوادلہ قطعیہ کے خلاف ہو، کفر ہے۔

یعنی جو خص بھی اس قدسی صفات، مقدس جماعت یااس کے سی بھی فرداور رکن کے خلاف دل میں یازبان پر بچھ بات رکھے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سی معتمد وہم مجلس سے بد کمانی کرے، اورانعیاذ باللہ!اس سے بڑھ کر،ان میں سے کسی پر بھی کوئی الزام لگائے،ان کے خلاف زبان کھولے،اوراپنی زبان کوسب وشتم سے ناپاک وآلودہ کرے، وہ امت کے اجتماعی فیصلہ کے مطابق، بلاشک وشبہ، دائرہ اسلام سے خارج اور جماعت مسلمین سے بے تعلق ہے۔علامہ قرطبی نے اپنی شہرہ آفاق تفسیر میں، فیصلہ کن غیر مبہم الفاظ میں لکھا ہے کہ:

﴿ فَمَن نسبه او واحدا من الصحابة الى كذب ، فهو خارج عن الشريعة ، مبطل للقرآن ، طاعن على رسول الله صلى الله عليه وسلم . . ومتى ألحق واحدا منهم تكذيباً فقد سَبَّ، لأنه لا عار ولا عيب بعد الكفر بالله ، أعظمُ من الكذب . وقد لعن رسول الله صلى الله عليه و سلم من سب أصحابه ، فالمكذب لأصغرهم [ ولا صغيرفيهم] داخلٌ في لعنة الله عليه و سلم ﴿ و الله عليه و سلم ﴾ (1)

ترجمہ: جس کی نے حضرات صحابہ میں سے کسی ایک کے خلاف بھی زبان کھو لی اوران پر کذب
بیانی کا الزام لگایا، وہ دین وشریعت سے بے تعلق ہے، قرآن مجید کو معاذ اللہ باطل کرنے والا
اور رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم برطعن کرنے والا ہے، اور جب اس نے حضرات صحابہ میں سے کسی ایک
کا دامن بھی کذب سے وابسة کیا، تو گویا اس نے گالی دی، کیونکہ کفر کے بعد، جھوٹ کے الزام سے
بڑھ کر، کوئی عیب اور شرم دلانے کی بات نہیں ہے اور بلا شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص
پرلعنت فرمائی ہے، جو کسی صحابی کو نازیبا بات کے۔ اس لئے ان میں سے چھوٹے سے چھوٹے
صحابی [اور در حقیقت ان میں کوئی بھی چھوٹانہیں ہے] کی طرف کذب اور غلط بیانی منسوب کرنے

<sup>(</sup>١)الجامع لأحكام القرآن. سورة الفتح.ص:٢٩٨ ج:١٦ [دارالكتب العربي ، للطباعة والنشر:قاهره\_ ٢٩٨٧]

والا ، الله کی لعنت میں داخل ہے ، اس کی حضرت رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے گواہی دی ہے۔ اور حضرت عبدالله بن عباس فرماتے ہیں :

﴿ لاتسبوا أصحباب محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فلمقام أحدهم ساعة، يعنى مع النبى صلى الله عليه وسلم، خير من عمل أحدكم أربعين سنة ﴾ (1) حضرت محمل الله عليه وسلم، خير من عمل أحدكم أربعين سنة ﴾ (1) حضرت محمل الله عليه وسلم كي حابة كوبرا بهلامت كهو، كيونكه ان كى زندگى كاحضرت رسول الله على الله عليه وسلم كى خدمت مين، گذارا مواايك لمحه تههاري چاليس سال كى عبادت سے زياده بهتر ہے۔ اور حضرت عبدالله بن عمر كا ارشاد ہے كه صحابه كى خدمت نبوى ميں ايك ساعت ، تمهارى پورى زندگى سے بهتر ہے۔

﴿ لاتسبوا أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فلمقام أحدهم ساعة خيرمن عمل أحدكم عمره ﴾ (٢).

چندگم کرده راوافراو: گریکی بذهبی به نصیبی کست و باد جود کی به تاخری درجه کی به توفیق اور محروی ہے کہ ایک ایک واضح ہدایات واحادیث سے واقفت کے باوجود کوئی بھی خض خصوصاً ایسے افراد جومجت اہل بیت اورخانوادہ حسین کواپنا مقصد زندگی کہتے ہوں ، جانتے ہو جھتے قد سیوں کی اس جماعت ، یااس کے کسی ایک فرد کی نسبت بھی دل میں کچھ بات رکھے ، یا خدانخو استدرسول الله صلی الله علیہ وسلم کی مبارک صحبت کے ، کسی بھی حاضر باش اور معتمد کے متعلق نازیبالب کشائی کرے اوران پرزبانی طعن دراز کرے ، کیوں کہ خدانہ کرے ، اگر ان میں سے کسی کے متعلق بھی بچھ کہا جا تا ہے ، تو ان نے حوالہ سے دین وشریعت کے جواحکا مات معلوم ومدون ان میں سے کسی کے متعلق بھی بچھ کہا جا تا ہے ، تو ان نے حوالہ سے دین وشریعت کے جواحکا مات معلوم ومدون میں ، ان کی کیا حقیقت و بین وشریعت کے ان حضرات کو مطعون و مجروح کرنا ، در حقیقت و بین وشریعت کے ان اندکرہ اصولوں و ہدایات کو مجروح کرنا ہے ، جو ان کے حوالے سے منقول اور امت کے زیم کس ہیں ۔ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے ، حضرت مجددالف ثانی ، شخ احمد مر ہندی نے ، ایک مکتوب میں قم فرمایا ہے :

<sup>(</sup>١)رواه ابن بطه \_شرح عقيدة الطحاوى \_ تحقيق: علامه احمد محمد شاكر ـ ص:١٧؛ [مكتبة الرياض الحديثة ـ رياض \_ بلاسنه]

<sup>(</sup>۲) رواه ابس ابسي شيبة فسي مصنفه\_ رقم الحديث: ۳۳۰۸۲\_ ج:۱۷،ص:۳۰۷\_ تحقيق شيخ محمدعوامه [عكس طباعت كراچي:۸۱ ۲۸]

''قرآن وشریعت را واصحاب تبلیخ نموده اند، اگرایشال مطعون باشند، طعن درقرآن و درشریعت لازم می آید، قرآن جمع حضرت عثمان است علیه الرضوان، اگرعثمان مطعون است، قرآن ہم مطعون است'(۱)

قرآن وشریعت اصحاب (نبی) نے پہنچایا ہے، اگروہ قابل اعتراض ہیں، تو قرآن مجید اور شریعت میں اعتراض اور شبہ ضروری ہوگا۔ قرآن حضرت عثان کا جمع کیا ہوا ہے، اگر حضرت عثان پر شبہ اور اعتراض ہے، تو قرآن پر بھی شبہ اور اعتراض ہے۔

اسی بات اور فیصلہ کوجلیل القدر مفسر قر آن،علامہ قرطبی نے [ہارون رشید کی مجلس کا ایک واقعہ لکرتے ہوئے مجمر بن صبیب کے الفاظ میں بالکل صاف کردیا ہے۔ فرماتے ہیں:

﴿إِذَا كَانَ الصحابة كَذَابِينَ، فالشريعة باطلة، والفرائض والأحكام في الصيام والصلوة، والطلاق والنكاح والحدود، كلها مردودة، غير مقبولة ﴿٢)

اگر خدانه کرے، صحابہ کرام نا قابل اعتبار ہیں ،تو شریعت باطل ہے۔ تمام فرائض اور احکامات الہیہ ،روزہ ،نماز ،طلاق ،نکاح اور حدودوغیرہ سب نا قابل اعتباراور نا قابل قبول ہیں۔

محرعبرت کی جاہے، زوال کہاں تک: لیکن یہایت بخت نیصلے بھی ایسے گم کردہ راہ لوگوں کی آئیسیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہوئے، وہ ان سب تعلیمات وہدایات کونظر انداز کرتے ہوئے، خصوصاً حضرت ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق نیز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم پراعتر اضات کرتے ہیں اور اس میں یہاں تک آ کے بردھ گئے ہیں کہ حضرت شاہ عبدالعزیز کی صراحت کے مطابق:

میں یہاں تک آ کے بردھ گئے ہیں کہ حضرت شاہ عبدالعزیز کی صراحت کے مطابق:

دلعن عمر راتر جے دہند، برذکر اللی و تلاوت قرآن مجید''(۳)

ت رجسه: حضرت عمر کو برا بھلا کہنے کو[اس درجہ ضروری اورا ہم سجھتے ہیں کہ ]اس کوذکر الہی اور تلاوت قرآن مجید برترجی دیتے ہیں۔

(۱) مكتوب پنجاه و چهارم دفتر اول ، جلد دوم ص: ۲۸ مرتبه مولا نا نوراحمد امرتسری [ مكتبة القدس كوئشه ]

(٢) الحامع لاحكام القرآن ص: ٢٩٩، ج: ٦٦ [دارالكتب العربي، للطباعة والنشر\_ قاهره ١٣٧٨ ٥]

(٣) تخفيدا ثناعشريد فارس ص ٢٦٠٥ \_ [مطبع ثمر بهند بكهنوُ: ١٢٩٥ ه ]

یبی نہیں بلکہ اس ہے بھی تجاوز اور جسارت کرتے ہیں کہ:

''لعن کبراء صحابه واز واج مطهرات رسول الله صلی الله علیه وسلم را،عبادت عظمی دانند' (۱) تسر حسمه: بژیم جلیل القدر صحابه کرام اور حضرت محمصلی الله علیه وسلم کی از واج مطهرات پر طعن کرنا، اجم ترین عبادت شمجھتے ہیں۔

اور حضرت شاہ صاحب کا بیار شادات ایسے مضبوط دلائل سے ثابت ہیں کہ ان کی تر دیدممکن ہی نہیں ، گذشتہ دور میں ہی نہیں بلکہ حال میں بھی بعض شیعہ اہل قلم نے اپنے نظریہ کی تائید میں جو پچھ لکھا ہے اس سے ان سب باتوں کی بیاتا مل تصدیق وتوثیق ہور ہی ہے۔ (۲)

اب کیا ہونا جا جے؟ بینظریدر کھنے والے لوگ، چار پانچ کے علاوہ جملہ صحابہ کرام کو بالکل نظر انداز بلکہ مستر دکرتے ہیں، ان کا احترام تو کیا کرتے ، ان کی جلالتِ شان اور عظمت و کرامت کی کیا تحسین کرتے ، وہ تو اِتو بہ تو بہ استغفر اللہ ایان سب کے ایمان پرشک ظاہر کرتے ہیں، لہذا سوال بیہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسے خت الزامات وافتر آآت اور نا قابل عبور اختلافات کی وسیع ترین فیج کے ہوتے ہوئے، جس میں ایک ایسے تحت الزامات وافتر آآت اور نا قابل عبور اختلافات کی وسیع ترین فیج کے ہوتے ہوئے، جس میں ایک نسبہ بہت چھوٹا ساگروہ یا جماعت ، امت مسلمہ کے اجتماعی عقیدہ اور جملہ اصادیث وروایات اور معتبر سے معتبر تاریخی حوالوں کو مستر دکرر ہی ہے، اور اکثریت کے بڑے شے دین مذہبی پیشواؤں کی ، نہایت شدیداور مسلسل دل تاریخی حوالوں کو مستر دکرر ہی ہے، اور اکثریت کے بڑے نے اور ہردن نئے انداز سے نادک فائی کرنے کو، اپنا کمال اور عبادت میں ہے۔

اوراس صورت میں جب اہل سنت کے دلائل کو [بقول خود ] جبین اہل بیت رد کرتے ہیں اور اہل تشیع کے دلائل کو اہل سنت نا قابل اعتبار گردانے ہیں ،تواب وہ کون ساتیسرااور ایسامعتمد ذریعہ ہے جس کی صدافت اہل تشیع

<sup>(</sup>۱) تحفدا ثناعشريه فارى \_ص:۵۲۲ \_ [مطبع ثمر بهند بكھنو: ۱۲۹۵ ه ]

<sup>(</sup>۲) یبال مجھے ایک کتاب کانام اور حوالہ لکھتے ہوئے قبلی اذیت ہورہی ہے، مگراس کے بغیریہ بات مکمل نہیں ہوگ۔ گذشتہ دنوں ایک نہایت دل آزار، اور ناپاک کتاب' تیوضیح الغواء' تالیف عباس ارشادنقوی۔ جوشینی اکاڈی، لکھنؤ ہے چھپی تھی، ۲۰۰۵ء کا ایڈیشن سامنے ہے، اس کتاب میں ان تمام باتوں کی شیعوں کے معتبر حوالوں سے تذکرہ کیا گیاہے، جن کا علمائے اہل سنت تذکرہ فرماتے ہیں اور اہل تشخیج اس کا انکار کرتے رہتے ہیں، فیالاسف!

بھی تسلیم کرنے پرمجورہوں اور اہل سنت کو بھی اس سے اختلاف نہ ہواور اس سے بیبھی بے غبار سامنے آجائے کہ سپائی دراصل کہاں ہے۔ کیا واقعۂ حضرات اہل بیت رضی اللہ عنہم اور حضرات شیخین کے درمیان ایسے ہی تخت اختلافات سے، جن کی گرہ کشائی ناممکن تھی، یا دونوں بردوں، ان کی اولاد، خاندان اور نسلوں کے درمیان محبت ومؤدت، کرم فرمائی واحسان مندی کا ایسادر از سلسلہ تھا، جس کی کڑیاں ایک دوسر سے سے جڑتی جلی جاتی تھیں، اور کہا جاسکتا تھا کہ ان میں قربت وعنایات کی ایک وائی لہر، ایسادریا زمزم بہدر ہاتھا، جس کے کناروں پر، اعتبار واعتاد وراحت وول آویزی اور قرابت وقربت کے چنستاں آباد تھے۔ تاریخ اور علم الانساب کے دفتر کہدر ہے ہیں کہ ایسا وراحت وول آویزی اور قرابت وقربت کی چنستاں آباد تھے۔ تاریخ اور قرابت وقربت کی ڈور بندھی تھی، وہ نسلوں تک ایک طرح اس پرئی نئی بہار آتی رہی اور سے نئے بنے پھول نمودار ہوتے رہے۔

ان تمام رشتوں کی تفصیلات سے پہلے اس موضوع کو کمل کرنے کے لئے مخضراً یہ جان لینا بھی نہایت مفیداور چشم کشا ہوگا، کہ حضرت صدیق اکبر،اور حضرت فاروق اعظم کے متعلق، داما دِرسول، حضرت علی حیدر، ان کے صاحبز ادگانِ سرایا منزلت اوران کے محترم اخلاف، خصوصاً حضرت محمد باقر اور حضرت جعفرصادق کیا فرماتے تھے، ان کے دلوں میں حضرات شیخین کی محبت کس درجدر چی بسی ہوئی تھی اور یہ سب شیخین کی محبت اورا تباع کو کیا بلندمقام دیتے تھے۔

قابل توجہ یہ ہے کہ آئندہ سطور میں درج اس طرح کی تمام روایتیں شیعوں کے متندترین مآخذ میں شامل ہیں، اوران کے نہایت معتمدلوگوں سے حوالے منقول ہیں، لہذاان کی صحت میں شیعہ صاحبان کو بھی کلامنہیں مگر۔۔

اس کے بعد، آل ابی طالب کے خاندانوں کی بینی نوغیر ہم سے قریب ترین رشتہ داریوں نسبتوں اور دائی ربط وضبط کی تفصیلات ، معتبر شیعہ کے حوالہ سے قتل کی جار ہی ہیں ، جوان لوگوں پر بطور خاص جحت ہیں ، جوان کتابوں اور ان کے صنفین کو اپنا مسلمہ عالم اور پیشوا مانتے ہیں ۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم .

می پہمی لعنت کرنے کی حضرات حسنین کی زبان سے صاف ممانعت: حال آس کے خوداس فرقہ کی اہم ترین مذہبی کتابوں میں ، اس لعن طعن کی ممانعت ہے ، اس سے منع کیا گیا ہے اور ہر ملا کہد دیا گیا ہے کہ:

﴿ان اللعنة اذخرجت من في صاحبها ترددت، فإن وجدت مساغا، وإلا رجعت على صاحبها ﴾ (1)

''جب کسی کے منہ سے [کسی کے لئے لعنت ] نکلتی ہے تو وہ کھہر جاتی ہے، جس پرلعنت کی گئی ہے، اگروہ اس کامستحق ہوتو اس پر جاتی ہے، ورنہ کہنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے''

یدروایت اہل تشیع اور خانوادہ اہل بیت کو مانے کا دعوی کرنے والوں ہے، بہت کچھ کہدرہی ہے اور سوال کرتی ہے کہ جب تم ہمارے کہنے والوں کی یہ ہدایات نہیں مانے ، پھر پھر مانے اور محبت کا دعویٰ کی سا۔۔۔ اس روایت کا بہت ہی اہم پہلویہ ہے کہ یہ روایت بھی اور اس موضوع کی ایک اور روایت، کیسا۔۔۔۔ اس روایت کا بہت ہی اہم پہلویہ ہے کہ یہ روایت بھی اور اس موضوع کی ایک اور روایت، خود حضرات حسنین اور امام محمد باقر سے منقول ہیں۔ کیاان کے ایسے صاف اقوال کونظر انداز کر کے، بلکہ ان کی کھی مخالفت کر کے،خود کو ان حضرات کا مانے والا محبت کرنے والا کہا جاسکتا ہے۔۔۔۔ اور کیاان کی اعلیٰ ورجہ کی اخلاقی تعلیمیات کو جان ہو جھ کر، چھوڑنے اور نظر انداز کرنے سے راہ ہدایت حاصل ہو گئی ہے۔؟

حضرات سیخین سے حضرت علی اور خانوادہ حسنین کی محبت اور ان کی تقلید کی روایات: ادراس کے ساتھ ہی اس کا جائزہ لین بھی نہایت ضروری ہے کہ ،وہ تمام اکا بر ، جن کواہل تشیع ،اپ سب سے بر مقداوں میں جانتے ہیں ، وہ اپنی زبان سے حضرات شیخین ابو بکر وعمرضی اللہ عنہما کی نسبت کیا فرماتے تھے اور ان کے بیہ ارشادات گرامی وہ نہیں ہیں جوعلائے اہل سنت کی کتابوں میں درج ہیں ، بلکہ بیخوداہل تشیع کے ممتاز ومعتبرترین مقدد میں درج ہیں ، بلکہ بیخوداہل تشیع کے ممتاز ومعتبرترین مقدد میں درج ہیں ، بلکہ بیخوداہل تشیع کے ممتاز ومعتبرترین مقدد میں درج ہیں ۔

یہاں معتبر شیعہ ما خذمیں موجود متعددروایتوں میں سے حضرت صدیق اکبراور حضرت عمر فاروق کی عظمت شان کے اعتبر اف،ان کے کامل اتباع، اُن کے حق پر ہونے کی تصدیق اوران سے اپنی دلی محبت کے اظہار میں، حضرت علی کرم اللہ وجہہ ،حضرت محمد باقر اور حضرت جعفر صادق نیز آشیعہ صاحبان کے عقیدہ کے مطابق ،امام غائب حسن عسکری کی صرف ایک ایک روایت یہال فال کی جارہی ہے، جس سے یہ معلوم ہوجا تا ہے کہ ان حضرات کے، شیخین حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما سے اختلافات کی اطلاعات غلط ہیں، جو ان حضرات کے مشتر کہ بدخوا ہوں نے گھڑی ہیں اور ای میں سے اکثر روایتیں اور اطلاعات بہت بعد کی ایجاد اور بلا شبه غلط ہیں۔

(۱) اصول کا فی شیخ بعقوب کلینی ،ص: ۵۴۸،۵۴۷ منشی نول کشور ککھنو :۳۰۲ه ۵

الف: نبج البلاغة ميں جو حضرت على كرم الله كا اقوال وافادات وكلمات كامعروف ومعتر مجموعه ہے عضرت على كاايك قول نقل كيا گيا ہے۔ فرماتے ہيں:

﴿لِلّه دَرُّ فلانِ فلقد: قوم الأود،وداوى العمد، وأقام السنة، وخلّف البدعة، ذهب نقى النوب، قبل الله طاعته، واتقاه بحقه، النوب، قبل العيب، أصاب خيرها، وسبق شرّها، أدّى إلى الله طاعته، واتقاه بحقه، رحل و تركهم في طرق متشعّبة لا يهتدى فيه الضال، ويستيقن المهتدى (انتهيٰ)﴾ (۱) ترجمه: فلال في كُن كتنا الجهااور بهترين تفا، كول كواس في (۱) بحى كوسيدها كيا (۲) علين يمارى كاعلان كيا (۳) سنت كوقائم اورجارى كيا (۷) بوعت كى خالفت كى (۵) دنياسے پاكدامن كيا (۲) بهت كم عيب والاتها (۷) بهترين افعال كرتار با (۸) بر افعال سے محترز ربا (۹) الله كى فرمانبروارى كرتار با (۱) الله عن كرقوق بين سب سے زياده ور نے والاتھا دووتو چلا گيا ، كيكن لوگول كومنتشر اور پراگنده چيور گيا، كواس مين گراه كے لئے كوئى ہدايت عاصل كرنے كى صورت اور بدايت يا فتہ كے لئے يقين كى شكل نہيں۔ (۲)

اس دوایت میں جس عالی مرتبہ خص کی ، بے پناہ تعریف دتوصیف کی گئے ہے، وہ کون تھے؟ نیج البلاغہ کے اکثر شارعین ، خصوصاً علامہ بحرانی نے [م ۱۲۸۲ - ۱۸۱۱م] لکھا ہے کہ ، اس سے حضرت ابو بکر صدیق مراد ہیں۔ نیج البلاغة کے بعض اور شارعین [جوسب شیعہ صاحبان ہیں] کہتے ہیں کہ اس میں حضرت عمر بن الخطاب کی جانب اشارہ ہے۔ دونوں میں سے جو بھی اس سے مراد ہوں ، یہ معلوم ہوجا تا ہے کہ یہ حضرات کیسے زبردست اور عالی اوصاف کے حال مقال تھے اور یہ بھی واضح ہوجا تا ہے کہ ان اوصاف عالیہ اور کمالات وہیہ میں ، جن کا سیدناعلی مرتضی نے تذکرہ فرمایا ہے، دونوں ہی حضرات اللی سے علی درجہ پر تھے۔

ب: محمد باقر كا ارشاد كشف الغمة تصنيف شخ على بن عيسى الاربلى ١٩٦٣ ١٢٩٣ عيل بك محمد بالإسلام ١٩٦١ عيل بك محمد البوجعفر محمد الباقر سے لوار برنقش ونگار بنانے كے تعلق سوال كيا گيا، كه كيا بي جائز ہے؟ فرمايا: بال جائز ہے، اس لئے كه حضرت ابو بكر صديق كى تلوار برنقش ونگار بنے ہوئے تھے۔ سائل نے كہا: آپ بھى ابو بكركو "صديق" كہتے ہيں،

<sup>(</sup>۱) اظهار الحق ج. ۱۳/م: ۹۳۸ و تحقیق محمد احمد مجموعبد القادر ملکادی، [ریاض: ۱۹۰۰ه]

<sup>(</sup>٢) بائبل عقر آن تك جسم ٢٦٠ ترجمه مولانا كرعلى صاحب شرح وتحقيق مولانا مفتى عثاني ركراجي ١٩١١ه ]

ية كرحضرت باقرائي نشست سيكودكرا مطياه وفرمايا: نسعه المصديق. نعم الصديق، نعم الصديق، بال صديق المرحد بين سخف بال صديق عنه الورآ خرت مين سجا الشدتعالي اس كي سي بات كودنيا اورآ خرت مين سجا اورسيدها ندكر --

c: حضرت جعفرصا دق كافر مان: الم محذبن جسن شيباني ، ابوه صديق كرتي بي كه:

میں نے محد بن علی [حضرت باقر] اور جعفر بن محمد [خضرت جعفرصادق] سے حضرت ابو بکر وعمر کے بابت

یو چھا، تو انہوں نے کہا: وہ دونوں امام تھے، عادل تھے، ہم ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کے دشمن سے بیز ارہیں۔

اس کے بعد ، جعفر بن محمد ، میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے سالم! کیا کوئی شخص اپنے نانا کو برا کہ

گا، ابو بکر صدیق میرے نانا ہیں۔ مجھے میرے جد، محمد علیہ سلیل کی شفاعت نصیب نہ ہو، اگر میں ان سے محبت نہ رکھتا ہوں۔

اورابوجعفر[حضرت باقر] سے روایت ہے کہ کہ انہوں نے فرمایا، جس نے حضرت ابوبکر وعمر گی فضیلت کو نہ جانا، وہ سنت رسول سے جاہل رہا، اوران سے پوچھا گیا کہ آپ حضرت ابوبکر وحضرت عمر گی نبت کیا کہتے ہیں؟

فرمایا: میں ان سے محبت رکھتا ہوں ، اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہوں اور میں نے اپنے گھر میں سب کودیکھا کہ ان سے محبت کرتے تھے۔ نیزان سے پوچھا گیا کہ جولوگ حضرت ابو بکروعمرکو برا کہتے ہیں [ وہ کیسے ہیں؟] فرمایا: وہ بدرین ہیں۔(۱)

8: امام غامب کی تھیسجت: شیعہ صاحبان کے گیار بویں امام، حسن عسکری [ بن علی بن محد معلا ۲۲ه/ ۲۲ه/ ۲۲ه ام ماروری ہونے معلم ۲۲ه میں اسلام کے اسے منسوب تفسیر قرآن [ کشف الحجب ] کے حوالہ سے، جملہ صحابہ کرام کا احترام ضروری ہونے اور ان کو برا کہنے والوں کے لئے ،ایک بہت واضح اور گویا قولِ ناطق نقل کیا گیا ہے، جوابسے لوگوں کے لئے آئینہ اور سے نام سے نکالتے ہیں۔فرمایا:

﴿إِن رِجَـلا مَمَن يبغض آل محمدو أصحابه أو واحدا منهم، يعذبه الله عذاباً، لوقسم على مثل خلق الله لاهلكهم اجمين،

ترجمہ: جو خص محرصلی اللہ علیہ وسلم کی اولا دیا اصحاب، یا ان میں سے کسی ایک سے بھی بغض اور دشمنی رکھے گا، اللہ تعالی اس کو ایسا شدید عذاب دے گا، کہ اگر اس عذاب کو سیاری مخلوق پر تقسیم کیا جائے ، تو سب کو ہلاک کردے"(۲)

حضرت علی کرم الله و جهداوراس خانواده کے جلیل القدرا کا براور رہنماؤں کے، مذکورہ بالامعتبرارشادات وکلمات سے عیاں ہوجا تاہے کہ حضرت علیٰ ،ان کی اولا داور گھر انداسی طریقه پر کاربنداور عامل رہے اوراسی طریقه کو صبح قابل عمل اوراسو وُ نبوی کے مطابق سمجھتے تھے، جو حضرت ابو بکروعمر کا طریقه اور عمل تھا۔

حضرت علی اور حضرات حسنین گو، حضرت شیخیین کا معاذ الله مخالف اور بعد میں ایک مستقل گروہ کا قائد وسرداراورایک بنئے مذہبی طریقه کا قائد وامام قرار دیا جاتا ہے، اور کہا جاتا ہے کہ ان کا اور خلفائے ثلاثہ کا راستہ الگ تھا، اور اس کو بنیاد بنا کر اور بھی بہت ہی باتیں کہی جاتی ہیں، مگر بیروایات صاف صاف کہدر ہی ہیں کہ

(۱) بياوراس كعلاوه اسم عموم كى متعدد معتبرروايتين ،حضرت شاه ولى الله في الله الدخفاء مين قل فرمائى بين ملاحظه بوزازالة الدخفاء مع ترجمه مولانا عبدالشكوركاكورى كصنوى ص: ٢٢٨ جلداول - [عمدة المطابع كصنو بطبع اول]

اس طباعت کے حاشیہ پرازالة النحفاء كاضيح فارى متن بھى مولانا عبدالشكورلكصنوى كى تقیح سے درج بے صرف ترجمه كے لئے ملاحظه بو: ترجمه ازالمة الخفاء ص: ۴/۸۰۵ ، نورمحمداضح المطابع كراچى: بلاسنه]

(۲) میتمام روایتی اقتباسات اور حوالے، مناظر اسلام، مولانا رحت الله کیرانویؒ نے اپنے معرکه آراتصنیف اظہار الحق میں نقل فرمائے میں۔ یہ کتاب ڈیڑھ سوسال ہے سلسل جھپ رہی ہے، اس کا کئی زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے، مگر ان حوالوں کی صدافت اوراستنادکوکوئی ہیں۔ یہ کتاب ڈیڑھ سوسال ہے سلسل جھپ رہی ہے، اس کا کئی زبانوں میں ترجمہ بھی جیلیخ نہیں کرسکا۔ نیزاس فتم کی متعدد روایتی، خصوصاً آخر میں درج حضرت حسن عسکری کا قول جسن الملک سیدمہدی علی خال نے بھی آیات بینات میں ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ ہو: آیات بینات جلداول [یونائیٹیڈیریس لکھنوکنا ۱۳۵۱ھ] یہی طباعت راقم کے سامنے ہے۔

خانوادهٔ حسنین اوران کے اسلاف واخلاف، حضرات شیخین ابو بکر وعمرض الله تعالی عنهما کے طریقہ اور دوایات واعمال کی پابندی کولازم جانے تھے، ان کے ہی طریقہ پر چلتے تھے، ان کے معمولات اور اسوہ کواپنی خوش بختی کا سامان اور ذریعه خیر گردانتے تھے، نیز اپنے گھروں اور نسلوں میں ان کی بابر کت یاد کا مسلسل باقی اور تازہ رکھنا ضروری سمجھتے تھے اور اپنی اولا دول کے ان جیسے نام رکھنا، اپنے لئے باعث رحمت وسعادت اور نیک فال شار کرتے تھے۔ خاندان حسنین کے جلیل القدر اصحاب حضرات شیخین سے اپنی خاندانی نبست اور آبائی رشتہ پر فخر کرتے تھے۔ خاندان کی اولا دمیں رشتہ داریوں کو، ان کے داماد بنے بنانے کو، اپنے اور اپنے گھرانوں کے لئے سامان خیر و برکت قرار دیتے تھے۔

ایسے ایک دو واقعات یار شتے نہیں ، بلکہ ایسے نامول کے اعادہ وکر ارادرایسے رشتوں کے تواتر واہتمام کی ایک لمبی تاریخ ہے، جس سے یہ بات کھل کرآ نکنہ ہوکر سامنے آتی ہے، اس میں کسی بھی طرح کا کوئی شک وشبہ، اور تاریخ و بُوت کے لئے لحاظ سے ادنی تامل باقی نہیں رہتا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، ان کا خانوادہ گرامی اور ان کے تاریخ و بُوت کے لئے لحاظ سے ادنی تامل باقی نہیں رہتا کہ حضرت علی کرم اللہ و جہہ، ان کا خانوادہ گرامی اور ان کے مطابق عمل رکھتے تھے، اسی طریقہ اور دین کے ان ہی تمام اصولوں اور نظام کو تسلیم فرماتے اور ان کے مطابق عمل رکھتے تھے، جو حضرات شیخیین کا بطریقہ ، عقیدہ اور عمل تھا۔ یقینا حضرت علی اور ان کا گھر انہ اور ان کی بعد کی نسلیس اس سے علیحذہ ہونے کو برا بلکہ کا جائز اور گناہ جھتی تھیں۔

حضرت شخین کی محبت ونسبت، خانوادہ علی کرم اللہ وجہد کے لئے، دین صحیح سے وابستگی کی ایک علامت تھی اور دہ ان سے متواتر وابستگی کو، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاحق ادا کرنے کے برابر جانتے تھے، اسی لئے اس تعلق کوسر مائی حیات اور مقصد زندگی سجھتے تھے۔

مشاجرات کی روایات حقیقت یا افسانه؟ اس وقت جب حفرات صحابه کی عظمت پر پھر سوالات اٹھائے جارہے ہیں، ان کی شان میں گتا خیوں کی بات کی جارہی ہے، اور ان سے محفوظ ،قرآن مجید، سنت واحادیث نبوی اور شریعت کی بنیادوں پر نئے تیشے نئے حربے آز مائے جارہے ہیں، ضرورت ہے کہ، اس بات کو اینے ذہن ونظر اور مطالعہ میں ایک بار پھر تازہ کر لیا جائے کہ حقیقت دین کو صحابہ کرام کے جس کارواں اور قائدین نے واضح کیا، وہ پہلے بھی ایک ہی جماعت تھے، ایک ہی کہکشاں کے آفاب و ماہتاب تھے اور ایک ہی منبع سے منور ہوکر بضوفشانی فرماتے رہے، بعد میں بھی ہمیشہ ایک ہی رہے۔ ان میں نہ اس وقت اختلاف تھا، ا

جبوه دامن رسالت کے زیرساید ندگی گرارر ہے تھے، نہ اُس وقت تھاجب ان میں سے ٹانی اٹنین یایارغار کومند خلافت سپردکی گئی، نہ اُس وقت تھاجب 'کو کان بعدی نبی لکان عمر ''کے مصداق، اپناقتدار اور تدبروانظام سے ملت اسلام کو، نئی فتو حات، نئی بلندیوں ،نئی ترقیات اور نئے حصول تک اسلام پہنچا کر، سرخ رواور کامیاب فرمار ہے تھے۔ تاہم بعد کے حالات میں بعض صحابہ کے درمیان بعض غلط فہمیاں پیش آئیں، اوراختلاف ومشاجرات ہوئے لیکن ان کے دل ہمیشہ صاف رہے، انہوں نے ان اختلافات و نزاعات کو، اپنے دامن سے بھی جھٹک دیا تھا، اورانی اولا دول کواس کے اثرات سے محفوظ رکھنے کی پوری کوشش کی۔

اس لئے اگر [خاکم بہ دبن]ان سے کہیں غلطی ہوئی بھی ہو، تو وہ خدانہ کرے، ان کے باطن کی خرابی اور قلبی اندرونی اختلاف کا اثر نہیں، بلکہ صرف اختلاف رائے کی بات تھی۔ شرح عقائد سفی کا اقتباس او پر گذر گیا ہے، اس میں فرمایا گیا ہے:

"وماوقع بينهم من المنازعات والمحاربات فله محامل وتاويلات"

ان حضرات کے درمیان جو بھی اختلاف ومشاجرات ہوئے ، انہوں نے ان کو قطعاً بھلادیا ، فراموش کردیا تھا، ان کی بعد کی زندگی ، ان کے باہمی تعلقات ، خاندانی رشتے ، عظمت واحترام اور روابط اسی طرح باقی رہے۔ ان حضرات کے باہمی تنازعات واختلاف کی جوروایت واطلاعات اور تاریخی معلومات ہیں ، ان کے ساتھ ایک بڑی خطرناک سازش ہوئی ہے ، چوں کہ اس طرح اکثر روایتوں کے نقل کرنے والے اور ان روایتوں کی مدد سے اول اول تاریخ مرتب کرنے والے ، اسی خیال وفکر کے اشخاص تھے جواختلاف وعدم تو از ن کے شکار تھے ، اس لئے ان کو پڑھتے ہوئے بہت احتیاط کی اور بہت غور وفکر کی ضرورت ہے کہ:

ساقی نے کچھ ملانہ دیا ہوشراب میں

خانوادہ علی میں حضرت سیخین کے ناموں کا معمول اور اہتمام: اور یہ بھی ایک عالم آشکارااور بے غبار حقیقت ہے کہ اگر اللہ نہ کرے ،ان حضرات کے درمیان، بعد میں یاشر وع میں، زندگی کے کی دور میں بھی، بداعتادی، اختلاف اور بے تعلق کی ایسی کوئی بات ہوتی جس کا تذکرہ کیاجا تا ہے اور ان کے شفاف دامن کو آلودہ کرنے کی جمارت کی جاتی ہے، تو کیوں بے حضرات اپنے خاندانی رشتے اس شدت وقوت سے باقی رکھتے، کیوں اپنی اولادوں کے نام ابو بکر، عمرعثان، عائشہر کھتے، کیوں ان کی یادوں کو ہر وقت اپنے سامنے تازہ

ر کھتے اور کس وجہ سے اپنے اخلاف کو، ان حضرات کے خاندانوں سے رشتہ ناطہ جوزنے کی تا کیدواہتمام فرماتے اوراس میں کوشش کامزاج بناتے ؟

ذراغورتو فرمایئے! حضرت علی کےصاحبز ادوں کی قریبی اولا دمیں سے، حیار کے نام ابوبکر، پانچ کے عمراور پانچ ہی کے نام عائشہ ہیں۔

بھلا، کون اپ ذشمنوں کے نام پرانی اولا دوں کے نام رکھتا ہے، کون ان لوگوں سے جن سے پشتی فاندانی عداوتیں ہوں، اپی بیٹیال دینا اوران گھرول میں اپنے لڑکوں کی شادی کرنا پند، یا گوارہ کرتا ہے۔ ان حضرات کے باہمی رشتوں اور قریب ترین گہر نے تعلقات کی جومصدقہ تفصیلات اور معتبر شجرے، آئندہ صفحات میں پیش کئے جارہے ہیں، وہ ڈ کے کی چوٹ پر، اس فاسد خیال اور بے اصل پرو بیگنڈ ہے کی تردید کرتے ہیں، اور کہدرہے ہیں کہ:

اے کاش حقیقت کی کچھ ان میں جھلک ہوتی واعظ تری تقریر افسانے ہی افسانے اس مطالعہ سے چندنہایت حیرت انگیز چونکادینے والی معلومات سامنے آتی ہیں، جوانیخ آپ میں بردی دریافت اور عجوبہ کی حیثیت رکھتی ہیں:

- (۱) حضرات حسنین کی جوسلیس معروف وموجود ہیں، وہ تمام تر وہ ہیں، جوحضرت ابوبکر صدیق کی بوتیوں،نواسیوں اور اسی طرح حضرت عمر فاروق کی اولا دیسے ہوئی ہیں۔
- (۲) حضرت امام جعفرصادق اس پر فخر کرتے تھے، کہ میری مادری، پدری نسبت والدہ اور دادی و دنوں کا سلسلہ حضرت ابو بکر صدیق سے جڑا ہواہے۔
- (۳) حضرات شیخین کے علاؤہ،حضرات حسنینؓ کی تمام زوجات غیرعرب،عجمی خاندانوں سیتھیں۔
- (۳) شیعه صاحبان کی روایات میں، ان کے اماموں کی مادری نسبت[حضرت جعفر صادق کے بعد] اور ثبوت میں سخت اختلاف ہے۔

دقیق علمی مباحث ، متکلمانه مناظراتی بحثوں سے قطع نظر ، یہاں درج بیاطلاعات اور شجرے ہی اس کی مکمل تردید کررہے ہیں کہ ان خاندانوں میں آپس میں تخت اختلافات تھے، اور دونوں کی مذہبی فکر اور راستے الگ الگ تھے۔اس تاریخی مطالعہ کی ایک ایک کڑی اور ہراک شاخ کے آپس کے معتبر قریبی را بطے اور شتہ داریاں، بہت صاف ساف کہہر ہی ہیں کہان دونوں سلسلوں خاندانوں اوراہل نسبت میں آپس کے اختلاف، بداعتادی اور قطع تعلقات کی روایات وخبریں غلط اور بالکل غلط ہے۔

اس نظریکانا قابل تردید بھوت ان خاندانوں کی باہمی رسد اریاں ہیں،ان سے ہمارے اس نظریہ بلکہ عقیدہ کی توثیق ہورہی ہے، جوشیعہ علماء،موز عین اور ماہرین علم الانساب نے اپنی کتابوں میں تحریر کئے ہیں،اوریہ کوئی الیک بات نہیں ہے جو آج نئی دریافت ہوئی ہو، بلکہ قدیم سے قدیم ترین موز عین اور علمائے انساب نے ان سب کا تذکرہ کیا ہے اوران کی صدافت کو بلاخوف تردید ظاہر بھی کیا ہے، آئندہ صفحات میں جود و خضر تالیفات کے ترجے بیش کئے جارہے ہیں وہ ای سلسلہ کی ایک نئی کڑی اور تازہ بیش رفت ہیں۔

اس موضوع کی تصانف کا پیسلسلہ کوئی نیانہیں ہے بلکہ اس موضوع پر ، قدیم سے قدیم موز حین اور ماہرین انساب نے روشنی ڈالی ہے اور بعض نے ایسی تمام معلومات اور رشتوں کو یک جامر تب کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔

قديم تصانف مين اس موضوع كى ايك معروف اورعده يادگار: حافظ ابوسعيد، اساعيل بن على ابن زنجويه الازدى [وفات ٢٨٥٥ هـ] كى المه وافقة بين اهه البيت والصحابة [ومارواه كل فريق فى حق الآخر ] به بس كى شهرهُ آفاق عالم، اورمفسرقر آن علامه جارالله زخشرى نے تلخیص كى تھى ۔اصل كتاب اوراس كى تلخیص دونوں تحقیق و تعلیق كے ساتھ شاكع ہو چكى ہیں۔

علامہ زخشری کے خلاصہ کا ،ایک قلمی نسخہ کی مدد سے، مولا نا اختشام کھن کا ندھلوی[ وفات: اے19ء] نے''خلفائے راشدین اور اہل بیت کرام کے باہمی تعلقات' کے نام سے اردو میں ترجمہ بھی کیا تھا، جو ندوق المصنفین دہلی سے شائع ہو چکا ہے، بعد میں پاکستان ہے بھی چھپاتھا،ایک اورا شاعت زیر طبع ہے۔

آئندہ صفحات میں اس موضوع کی دو مخضر تالیفات کااردو ترجمہ پیش کیا جارہا ہے، جواسی حقیقت کوروز روشن کی طرح آشکارا کررہی ہیں،ان تصانیف کی اکثر اطلاعات شیعوں کے متندمراجع و مآخذہ لے گئی ہیں، نی مراجع صرف قند مکرراور تو ثیق مزید کے لئے درج کئے گئے ہیں۔امید ہے کہ ان کا مطالعہ اس سلسلہ کی متعدد غلط فہمیوں، غلط بیانیوں کا پردہ جاک کردے گا، اس کے مطالعہ سے یہ جانیخ میں مدد ملے گی، کہ کئی مرتبہ مسلسل جھوٹ اور غلط گوئی سچائیوں کو کس حد تک گرد آلود اوردھندلی کردیتی ہے۔بہر حال آگے بڑھئے اور ان معلومات سے فائدہ اٹھا ہے۔

وه تاليفات جن كالرجمه أسنده صفحات مين نذرقار نمين ب، يه بين:

(۱) آل البیت و الصحابة: محبت و قرابة . پیش نظراشاعت جمعیة الآل و الصحب، بحرین اور سعودی عرب کے انتراک سے بڑی پیائش کے نہایت خوبصورت ،عمدہ فیس کاغذ پر کئی رنگوں میں ،نہایت دیدہ اور سعودی عرب کے اشتراک سے بڑی پیائش کے نہایت ،۱۳۳۰ ہے ہوگا ہے کہ اس پر مرتب کا نام درج نہیں۔ زیب چھپی ہے بیس صفحات پر ششمال ہے۔ بیطباعت ،۱۳۳۰ ہے 8 ہے گراس پر مرتب کا نام درج نہیں۔

(٢) الأسماء والمصاهرات بين اهل البيت والصحابة رضوان الله عليهم

تالیف: ابومعاذ السید بن احمد بن ابراہیم الاساعیلی ہے۔ زیرِنظر طباعت، مکتبۃ الرضوان، قاہرہ کی ہے، سنہ طباعت درج نہیں۔ پیائش کے انسٹھ صفحات پر شتمل ہے۔

پہلی کتاب کا ترجمہ، ہمارے ادارہ، حضرت مفتی الہی بخش اکیڈی کا ندھلہ مظفر گر کے علمی رفیق ، مولانہ ہدایت اللہ صاحب آسامی فاضل دارالعلوم دیو بندنے کیا ہے۔ دوسری کا مولا ناعامل حسین سرور چمپارتی نے کہ ہے، یہ بھی دارالعلوم کے فاضل ہیں اوراس وقت مدرسہ اسلامیے عیدگاہ کا ندھلہ میں استاذ ہیں۔ ترجمہ مجھے خوا کرنا تھا، لیکن بعض مصروفیات اور صنمون کے تقاضے کی وجہ سے ان دونوں صاحبان کوزحمت دی گئی، راقم نے دونوں پزنظر ڈال لی ہے، اوران میں بعض ترمیمات بھی کی ہیں گڑریافظی ترجمہ نہیں ہے، تاہم کوشش یہ کی گئی ہے کہ اصل تحریرات کامفہوم اور پیغام ضا کئی نہو، بہر حال جیسا کچھ ہے نذرقا کین ہے۔

چوں کہ دونوں تالیفات کا موضوع ایک ہے اور مراجع و مآخذ بھی اکثر مشترک ہیں، اس لئے بعض مندرجات واطلاعات میں کسی قدر تکرار غیر متوقع نہیں، گراس میں شبہ نہیں کہ ان تالیفات سے اس موضوع کی فئی اہم ترین اور متندمعلومات سامنے آئیں ہیں، جن سے امید ہے کہ فائدہ اٹھایا جائے گا۔ و ماتو فیقی إلا بالله علیه تو کلت و الیه أنیب.

نورالحن راشد کا ندهلوی ۱/ر جب۱۳۳۲ه

# اہل ببت کرام اور صحابہ رضوان اللہ بہم اجمعین میں محبت وقرابت قریبی رشتوں کی صراحت اور مستند و معتبر نسب ناموں کے ساتھ

مرتبه دارالآل والصحب، بحرین وکویت مطبوعه ۱۳۳۰ههـ۲۰۰۹ء

اردوتر جمه: محمر مدايت الله آسامي قاسي

نظر ثانی و تکیل نورانحسن راشد کا ندهلوی

#### بسم اللدالرحمن الرحيم

#### تمہيد

ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے فرمایا کہ بتم سب مل کراللہ کی ری کوتھام لواور آپس میں اختاا ف نہ کرو: ''و اعتصد موا بحب الله جمیعاً و لا تفرقوا ''اور درودو وسلام نازل ہو، اس با کمال مرتی اور صاحب علم عمل رہنما پر، جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ہدایت دی اور درندہ صفت متفرق ولوں کو، باہم ایسا جوڑ دیا کہ وہ اللہ کے انعامات کے بدولت اس کے راستے اور دین پر آگئے اور جم گئے، آپس میں محبت کرنے والے بھائی بھائی بھائی بن گئے۔ صلی الله علیه و علی آله و صحبه اجمعین.

امابعد! تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ پیشوایان ملت اہل بیت اور صحابہ کرام اور برگزیدہ بستیوں کی معتبر ورا ثت اور شیخ سوانح حیات اور تاریخ کے بیش بہاذ خیرے پرتو جددیں، کیوں کہ وہی در حقیقت مقتدا ہیں، جن کی اقتدا کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے:

"والسابقون الأولون من المهاجرين والانصار" [التوبه: ١٠٠]

لهذاان حضرات کی اقتد اوا تباع ہمہ گیرکامیا بی کی ضانت ہے، اسی اہم اصول کے تحت جد معید الآل و الاصب حساب، بحرین نے اس کی کوشش کی اور مفید کام کو انجام دیا، جس سے قارئین کے سامنے بیظا ہر اور واضح ہوجاتا ہے کہ مدرسہ نبوی کے پہلے فارغین کے اندر کس قدر ہمدردی، رشتہ داری اور محبت والفت تھی، کہ واقعی وہ قول باری تعالیٰ: 'محد مدرسول الله والذیب معه أشداء علی الکفار رحماء بینهم [الفتہ: ۲۹] کا مملی نموند اور ترجمان تھے۔

ان صفحات ہے جہاں اہل بیت اور صحابہ کا حقیقی تعلق نمایاں ہوتا ہے، وہیں منصف مزاح ، نیک نیت اوگوں کے دعووں کی حقیقت بھی کھل جاتی ہے ، جواسلامی شفاف مآخذ کو داغدار بنانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں ، ان کے اغراض فاسدہ کو اللہ ہی بہتر جانتے ہیں۔ بہر صورت آپ اس مختصری

کوشش کوقبول فرمائیں۔ بڑی ناسپاس ہوگی اگر ہم اس عجالہ نافعہ کی تیاری میں شرکت کرنے والےاصحاب کا شکر بیندادا کریں،اوراللہ ہی سے قبولیت اوراخلاص کی دعا کرتے ہیں۔إنه سمیع محیب .

وأذردعوانا أن التمدلله رب العالمين

### اہل بیت اوران کے چیازاد خاندان کے درمیان از دواجی رشتے

آپ سلی اللہ علیہ وسلم کی نسل مبارک دیگرلوگوں سے بالکل جدانہ تھی، ان کے درمیان رشتہ داری اورمیل جول رہتا تھا، کیونکہ اہل ہیت اوران کے چپاؤں کی اولاد کے درمیان نسل درنسل، مرحلہ بمرحلہ از دواجی رشتے کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تین صاحبز ادیاں اس قریشی گھر آئیں تھیں۔ آٹھ رشتے آل عثمان کے ساتھ ہوئے، جھآل مروان بن الحکم کے ساتھ اور چارآل ابی سفیان کے ساتھ اور چارآل ابی سفیان کے ساتھ ہے، جو ساتھ، جن میں شریف ترین دشتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے ساتھ ہے، جو سلسلہ نسب میں دیگر از واج مطہرات کی بنسبت آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب تھیں۔ انہیں رشتوں میں سے تیرہ رشتے، آل علی بن ابی طالب کے ساتھ سے، جن میں سے اکثر، واقعات انہیں رشتوں میں سے تیرہ رشتے، آل علی بن ابی طالب کے ساتھ سے، جن میں سے اکثر، واقعات مفین ، جمل اور کر بلاء کے بعد ہی وجود میں آئے ہیں۔

چنانچہ بچپازادادلاد نے نسب پراکتفانہیں کیا بلکہ آبیں میں نکاح اورائر کیوں کے رشتوں کے ذریعہ سے باہمی تعلقات کوزیادہ مضبوط اور طاقتور بنایا، تا کہ نسب شریف سے نسبت میں بھی انقطاع نہ ہو، چاہے اور تعلقات میں بھی بچھ کشیدگی آجائے۔

خيرالبشر محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم كي صاحبزا دياب

الله تبارک و تعالی نے خاتم الا نبیاء والمرسلین، حضرت محمدرسول الله صلی الله علیه وسلم کو جارایسی بیٹیوں سے نواز اتھا، کہ جو پاکدامنی، نیکوکاری، تقوی و پر بیزگاری میں آخری بلند مرتبہ کو پنجی بوئیس اوراپنی مثال آپ بی تضیں، وہ اسوہ حسنہ اور بلند نمونہ تھیں براک ایسی خاتون کے لئے ، جو زندگی میں فلاح و بہود اور کامیا بی وکامرانی کی خواہاں بو۔

ان میں سے سب سے بڑی صاحبزادی ،حضرت زینب بھیں ،جن کی پیدائش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے سے چند سال پہلے ہوئی تھی اوروفات اپنے والدمحترم رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد منور میں ہوئی۔

ان میں سے سب سے چھوٹی صاحبزادی جنت کی عورتوں کی سردار،اور دوفلک ہوس پہاڑوں، مہمکتے پھولوں اور نادرترین فرزندوں: حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی والدہ محتر متھیں، جوسرا پاز ہدوتقو کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر فاطمہ کر ہراء ہیں، جو باقی صاحبزاد یوں سے افضل اور عبادت وز ہد کے پیکر تمام خواتین سے بہتر ہیں، جن کے خاوند خلیفہ کراشد، مجاہد عابد، عالم زاہد امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ تھے، حضرت فاطمہ ہی اہل بیت میں، سب سے پہلے اپنے والدمحتر م صلی اللہ علیہ وسلم طالب رضی اللہ تعالی عنہ تھے، حضرت فاطمہ ہی اہل بیت میں، سب سے پہلے اپنے والدمحتر م صلی اللہ علیہ وسلم سے حاملی تھیں۔

نیز آپ کی صاحبز ادیوں میں، تقوی و پاکدامنی کا پیکر حضرت رقیدرضی الله عنها تھیں، ان کی ولادت ہجرت سے سات سال پہلے ہوئی، دونوں ہجرتوں میں شامل اور سبقت حاصل کرنے والی تھیں۔ یہ تیسرے خلیفہ راشد، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنه کی زوجہ محتر متھیں ج

پھرام کلثوم رضی اللہ عنہا ہیں، جن کی ولا دت حضرت رقیہ کے بعد ہوئی، پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت رقیہ کی وفات کے بعد، حضرت عثمان غنی سے ہی کردیا تھا، تو وہ بہترین بلکہ اعلیٰ ترین، بڑوں کی بہترین نمونہ بنیں، انہیں دونوں صاحبز ادیوں سے نکاح کی وجہ سے اوراس شان امتیازی کونمایاں کرنے سے لئے، در باررسالت آب سلی اللہ علیہ وسلم سے ذی النورین کا لقب عطا ہوا۔ رضی اللہ عنہ مجمعین۔

قرآنی آیات سے مدلل درج بالا شجرہ، ان باطل افواہوں کی تر دید کے لئے ایک قطعی اور نہایت قوی دلیل ہے کہ جس میں یہ کہاجا تا ہے کہ صرف حضرت فاطمہ نہی، رسول اکرم علیہ اللہ کی صاحبز ادی تھیں، تینوں اور بیٹیاں گودلی ہوئی [لے پالک] تھیں، حالاں کہ تقالی فرماتے ہیں: ''و بناتک''اس میں جمع کا صیغہ استعال فرمایا گیا ہے، جو کم سے کم تین کے مجموعہ یا افراد پر، بولا جاتا ہے۔ تی احادیث کی صراحت اور اجماع امت بھی

اسی پر ہے، یہ چاروں رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی صاحبزادیاں ہیں، اس کے شوت کے لئے ہم نے ستائیس (۱)معتبر کتابوں کے حوالے یہال نقل کر دیئے ہیں۔

> حضرت علي على الترحضرت فاطمه زبراً عكاميارك نكاح (٢) خطبه (پيغام) (۱)وقت اورجگه

حضرت صديق اكبر،حضرت فاروق اعظم اور سعد بن معالاً تینوں نے حضرت علی کے لئے

پيغام نکاح ديا۔ (۲)

(١)السيرة النبوية لابن هشام ٩/٢

سنه دو هجري ميں۔

(٣) تاريخ دمشق لابن عساكر ٢/٥/٢

مدینه منوره میں، غزوهٔ بدر سے لوٹنے کے بعد،

(٥) الاصابة لابن حجر ترجمة ١١١/٨١

(٧) اسد الغابة لابن الأثير ١٠/٠١

(٩) تهذيب الاحكام للطوسي ٣٣٣/٢

(١١) تاج المواليد للطبرسي ص:٩

(۱۳) مناقب آل ابي طالب ابن شهر آشوب ۲،/۲

(١٤) المسائل السروية للمفيد ص: ٩٤

الشاهرودي ترجمة رقم ٩٢٢٧ و ١٥٨٦٠ و ٩٥٩٠ و١٨٠٦٨.

(١٦) المقنعة للمفيد ص:٣٣٢

(۱۸) مصباح المجتهد للطوسي ص: ۸۰ و ٦٢٢

(٢٠)قرب الإسناد للحميري القمي ص: ٩

و۲۰۸/۲٤ و ۲۰۹/۱۹ و ترجمة رقم ۲۰۸۲۲.

(٢٢) وسائل الشيعة للحرالعاملي ١٣٩/٣.

(٢٤) الحدائق الناضرة للبحراني ١٥/٤

(٢٦) قاموس الرجال للتستري ترجمة رقم ١١٩ و٣٤٣ و ٨و٢٣٢

(٢٧) بحارالأنوار للمجلسي ٩٥/٤٢

(٢)كشف الغمة للاربلي، جلداول ص:٣٤٣.

(٢) تاريخ الإسلام للذهبي ١٢/١

(٤) البدايه والنهاية لابن كثير ٢٩٤/٢

(٦) الاستيعاب لابن عبدالبر ١٧/١

(٨) الخصال للصدوق ص: ٤٠٤

(١٠) شرح اصول الكاني للمازندراني ١٤٤/٧

(۱۲) تاج مواليد الائمة لابن حشاب ص:٧

(١٥) مستمدر كمات عملم الرحمال للنمازي

(١٧) المبسوط للطوسي ١٥٩/٤

(١٩) تذكرة الفقهاء للحلى ٢٠٤/٢

(٢١) معجم رجال الحديث للخوئي ١٣٩/١٢

(۲۳) الاستبصارللطوسي ٤٨٥

(٢٥) منتهى المطلب للحلى ٢٥١)

#### (۴)شبزفاف

شب زفاف میں آپ علیہ واللہ نے علی سے فرمایا کتم سب کام سے پہلے مجھ سے ملو، پھر آپ نے پانی منگایا، اور وضوفر مایا پھر ان دونوں پر پانی ڈالتے ہوئے یوعا پڑھی: اللهم بارك فیهما، وبارك علیهما وبارك لهما فی نسلهما [الاصابه لان حجرص: ۲۷۸/ج:٤] لهما فی نسلهما [الاصابه لان حجرص: ۲۷۸/ج:٤]

ایک صحابی حضرت حارثہ بن المنعمان انصاری نے ایک گھر بطور مدید پیش کیا۔ (۳)

(۸) گواہ

آپ علیواللہ نے گواہی کے لئے حضرت صدیق کے کئے حضرت صدیق کی بھر عمر فاروق عثمان غنی ،حضرت طلحہ، زبیراورانصار کی ایک جماعت کو بلایا تا کہ وہ حضرت علی وفاطم سگل شادی کے گواہ بنیں۔ (۴)

[كشف الغمه العلى الاربلي ١/٣٤٨]

#### (۳) مېر

ایک طلمی زرہ تھی جس کو حضرت علیؓ نے حضرت عثمان کو چارسودرہم میں فروخت کیا، جب دراہم پر قبضہ کر لیا، تو عثمانؓ نے بیہ کہہ کر زرہ والیس کردی، کہ بیتمہارے لئے ہدیہ ہے گیؓ نے زرہ اور دراہم کو لیا۔(۱)

#### (۵) وليمه

حضرت سعدً نے دنبہ ذرج کرکے ولیمہ کیا ہعض انصار چندصاع مکی لے آئے۔(۲) (۷) جہیر

حضرت صدیق اکبڑ، بلال اورسلمان فارسی نے آپ کے ارشاد کے مطابق جہیز کا سامان خریدا جو ایک بستر، چمڑے کا فکڑا، پانی کا مشکیزہ، گھڑے اور خیل تھی۔ گھڑے اور خیل تھی۔

## حضرت علي كالمصرت فاطمه يست شادى مبارك

خاوند: حضرت علی بن ابی طالب تھ، جونہایت بہادر اور شجاع تھے، خدااور رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے محبت کرتے تھے۔

- (١) بحارالانوار، محلسي ج:٣٦ ص:١٣٠.الطبقات لابن سعد.حلد:٨ ص:٢٢٩
  - (٢) فضائل الصحابة للامام احمدبن حنبل، رقم الحديث:١١٧٨
    - (٣) بحارالانوار،مجلسي. جلد: ٩ ١، ص: ١١٣
    - (١) بحارالانوار،مجلسي. جلد:٤٣، ص:١٢٠.

اہلیہ: سیدالمرسلین سلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی، خواتین اہل جنت کی سردار، دونوں سبطین [ حضرت حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا] کی ماں ، حضرت فاطمہ الزہراء۔ جو صحابہ کرام حضرت علیٰ گواس مبارک شادی کے لئے تیار کرتے تھے، اس کا شوق اور رغبت دلاتے تھے، وہ حضرت صدیق اکبراور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھے۔ سعد بن معاوُّ ان میں شامل تھے، [ جن کی وفات پرعش اعظم تھرا گیاتھا] بیشادی یوم الفرقان، غزوہ برر کے بعد ہوئی تھی، حضرت عثان غی نے حضرت علیٰ گوسامان مہر دیا، حضرات انصارُ نے ولیم ہے خرج اٹھائے، بحری ذرح کی، فوشاہ و دولین کی خاطر و تواضع کی، مہاجرین وانصار و نبی مختار سلی اللہ علیہ وسلم سب نہایت خوش کری ذرح کی، فوشاہ و دولین کی خاطر و تواضع کی، مہاجرین وانصار و نبی مختار سلی اللہ علیہ وسلم سب نہایت خوش کی و دو بالا کرنے کے لئے ایک گھر پیش کیاتھا، دوسر صحابہ خصوصاً حضرت صدیق اکبر ٹے دونوں کے لئے سامان جہیز خریدا، رضی اللہ عنہم اجمعین ۔ کیاتھا، دوسر صحابہ خصوصاً حضرت صدیق اکبر ٹے دونوں کے لئے سامان جہیز خریدا، رضی اللہ عنہم اجمعین ۔ تارکین کرام! بیمبارک شادی اہل بیت اور صحابہ کرام کے درمیان ان گہر بے تعلقات کونمایاں کرتی وارائی کرام! بیمبارک شادی اہل بیت اور صحابہ کرام کے درمیان اس قدر طاقتور، زندہ اور تابندہ ہوں۔

حضرت علی اور آل علیٰ کے بیندیدہ نام

حضرت علی فی این بینوں کے نام ایسے ناموں سے رکھے ہیں، جواس وقت نہ صرف زیادہ مشہور ومعرف نیادہ مشہور ومعرف کی ایک خاصی وقعت تھی۔حضرت علی ومعروف تھے، بلکہ حضرت علی کے دل میں ان ناموں والے حضرات کی ،ایک خاصی وقعت تھی۔حضرت علی نے ایسا کیوں کیا؟ اس کا جواب بالکل آسان ہے، یہ خالص گہری محبت ، بے غرض تعلقات ، بڑی و فا داری اور عظیم بھائی جارہ کا اثر ہے۔

چنانچ حضرات حسنین یاعلی کرم الله وجهه کی اولا دمیں سے، ابو بکر، عمر، اورعثمان سب فرزندان، رحمهم الله کر بلا میں شریک ہوتے ہیں اور جام شہادت نوش فرماتے ہیں۔ واضح رہے کہ درج بالا ناموں سے ہماری مراد خلفاء ثلاثہ رضی الله عنهم ہیں، بلکہ ایک، خلیفہ رابع امیر المؤمنین حضرت علی کا بیٹا ہے، اور ایک ابو بکرحسن بن علی بن ابی طالب کا بیٹا بھی ہے، اور عمرین ، یعنی عمر بن حسن اور عمر بن حسین ہیں، اورعثمان بن علی بن ابی

منبت طیب کے اس شجر ہ طیبہ کی جونسل[اس وقت تک]موجود ہیں، وہ عمر اور عثمان کی نسل ہے، جو حضرت حسین بن علی بن ابی طالب کے صاحبز ادے ہیں۔

خاص اور قابل توجہ ہے کہ حضرت علی کی اولاد کے دل میں اپنی نانیوں سے بے پناہ محبت ہے یہاں تک کہ حضرت علی کی اولاد کے قربیں حضرت عائشہ صدیقہ کا نام پانچ مرتبد رکھا گیا، چنانچہای شجرہ میں دکھنے: (۱) عائشہ بنت جعفرصادق، (۲) عائشہ بنت موک کاظم (۳) عائشہ بنت جعفر میں موک کی اش بنت جعفر میں موک کی اس سے ان حضرات کی باہمی محبت بالکل عیاں اور آشکار انہیں ہے؟ کیا کسی کو سہوونسیان سے بھی اس کا انکار ممکن ہے، اس لئے اب کوئی بھی شخص بے نہیں کہ بیکتا کہ اہل بیت اور صحابہ کرام کے درمیان عداوت واختلاف ودشمنی تھی (نعوذ باللہ منہ ) ان کے درمیان جو پچھ تھا، وہ باہمی محبت، ہمدردی، رشتہ داری، اور بھائی چارہ تھا اور پچھ بھی نہیں تھا۔

# آل رسول الله صلى الله عليه وسلم اورآل صديق اكبر كورميان رشية

رسالت وصدیقیت کے درمیان مناسبت، اور آل نبی صلی الله علیہ وسلم کے آل صدیق سے از دواجی رشتے ... اس میں تعجب کی بات اور اختلاف نبیس ہے، کیونکہ وہ دونوں ہی ایک دوسر ہے کے حبیب ومجوب، ایک دوسر سے کے قریب اور مقرب تھے۔ چنانچہ نبی کریم شاہ الله اپنے وزیر خاص اور یار غارکی صاحبز ادی، حضرت عاکشہ سے شادی فرمائی، یہ عاکشہ بڑی باوفاتھیں، اپنے خاوند علیہ الصلاق والسلام کے گھر میں ان کے جملہ حقوق کی پاسداری کرتی تھیں، اور آپ صلی الله علیہ وسلم کی وفات ہوئی، تو آپ صلی الله علیہ وسلم آنہیں مبارک خاتون کے گود میں سرر کھے ہوئے تھے۔

یہ مناسبت ان دونوں پاکیزہ گھرانوں میں مسلسل آگے بڑھتی رہی، حضرت صدیق اکبڑگی پوتی کا نکاح حضرت حسنؓ اوربعض کے نز دیک حضرت حسینؓ ہے ہواتھا۔ نسل سینی میں سے موی الجون بن عبداللہ الحض بن الحسین المثنی کی شادی،ام سلمہ بنت محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن کا شرف حاصل ہو، جن کا نام نامی جعفر صادق ہے۔

ہاشمی خاندان کے اسحاق بن عبداللہ کو، صدیق اکبر کی پوتیوں میں سے، کلثوم بنت اساعیل نصیب ہوئی تھیں، اوراسیاق بن عبداللہ بن جعفر طیار، ام حکیم بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر (ام فروہ کی بہن) کواپنی زوجہ بناتے ہیں، جوجعفر صادق کی خالہ بن جاتی ہیں۔

یہ بات بہت ہی اہم اور قابل توجہ ہے کہ ان میں سے اکثر دشتے صدیق اکبری وفات کے بعد منعقد ہوئے ہیں، ان رشتوں میں شوہر سب ہائمی ہیں اور بیٹیاں سب آل صدیق اکبر سے ہیں۔ یہ بات بھی معلوم ہوئے کہ پیغام نکاح مردوں کی جانب ہوتا ہے، لہذا معلوم ہوا کہ آل نی صلی اللہ علیہ وکلم کے دل میں خاندان صدیق اکبر میں از دواجی رشتے قائم کرنے کاکس قدر جذبہ ذوق وشوق اور باہم کس درجہ محبت والفت تھی۔ ان رشتوں کی تاریخ تفصیل یہ بتاتی ہے کہ عموماً جمہور امت اور خصوصاً آل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپسی اختلاف ومشاجرات کونظر انداز کر دیا تھا، چنانچہ یہ اکثر رشتے جنگ صفین ، جمل اور کر بلا وغیرہ واقعات کے بعد بی قائم ہوئے ، جن سے اللہ کے قول: ''السطیب ان للطیبین و الطیبو ن للطیبات '' کی ایک اور صدافت نمایاں ہوجاتی ہے، اور آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آل صدیق اکبر شکے در میان گہر اتعلق اور پرخلوص محبت بھی ، روز روثن کی طرح چمکتی ہوئی نظر آتی ہے۔

حضرت جعفرصادق كالول مين دووطرح يدابو بكرصديق كابيثا مول

"ولدنسی ابوب کو مرتین "(میں دووجہ سے ابو بکر صدیق کا بیٹا ہوں) یے جعفر بن علی بن الحسین کا مقولہ ہے، جوانہوں نے اس توالد مبارک ہنمت الہی اور عطیۂ خداوندی سے فخر کرتے ہوئے فر مایا تھا۔
چنانچینو اسۂ صادق، اپنے صدیق نانا پرفخر و ناز کرتا ہے، جن سے وہ (نواسہ) اپنی مال فروہ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکرفقیہ مدینہ کی جانب سے ملتا ہے، یہ ولادت کی پہلی وجہ ہوئی۔
نواسۂ صادق کی نانی، اساء بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکرصدیق ہیں، یہ توالد کی دوسری وجہ ہوئی۔

متقی آ دی اہل تقوی وصلاح ہی سے فخر کرتا ہے، اور نیک شخص نیکوکار اور سعادت مندلوگوں ہی سے ناز کرسکتا ہے۔ محمد الباقر نے محبت ہی کی وجہ سے خانوادہ صدیق میں سے ام فروہ سے شادی کی ، ان کی بیشادی ایپ نانا کی وفات کے ستر سال بعد ہوئی ہے، اسی مبارک شادی کا ثمرہ ایک کوہ علم وفقہ کی بیشادی البی و فات کے ستر سال بعد ہوئی ہے، اسی مبارک شادی کا ثمرہ ایک کوہ علم وفقہ کی صورت میں ظاہر و نمودار ہوا، جس سے امام بخاری و مسلم روایت کرتے ہیں، جن کا نام نامی جعفر صادق ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنه

وہ ایسا کیوں نہیں ہوگا،اس کی تربیت شہر نبوی میں ہوئی، جوعلم وعلماء کا شہر، فقہ وفقہاء کا گہوارہ اور مفکرین وخرد مندوں کی آ ماجگاہ ہے۔

ان روش فقرول سے ہرصاحب بصیرت کے لئے عیاں ہے کہ جعفرصادق اپنے ناناصدیق اکبڑ پرناز کرتے ہیں، (جوحضرت رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے یارغار، اور ثانی اثنین یعنی دومیں سے دوسرے تھے) اور بالکل ہجاہے کہ وہ اس فلک بوس پہاڑوں اور مؤمن صادق پرناز کریں، جس کے تعلق صادق مصدوق صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو دخلیل' بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔

کیا آئی وضاحت کے بعد بھی کسی طوطا چٹم کے لئے مناسب ہے کہ وہ اہل بیت اور صحابہ کے درمیان کسی اختلاف کی بات کرے در صبی الله عنهم احمعین. م

آل نبی صلی الله علیه وسلم اور آل فاروق کے درمیان عقد ومصابرات

کتنااچھاہے کہ نبی امین، مربی عظیم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاص معتمد، خلیفہ ثانی فاروق اعظم عمر کے ساتھ تعلقات کومضبوط بنائیں، اور کتنی دلچیب بات ہے کہ فاروق اعظم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ مصاہرت کے شرف سے سربلنداور معزز ہوں۔

بلاشبہ خدا تعالیٰ نے حضرت عمر کے ذریعہ اسلام کو توت بخشی ، اور عمر کی بدولت ہی مسلمانوں اور اسلام کی دعوت پردہ کے بیچھے سے منظر عام پر آگئی تھی۔ اکثر اسلامی فتو حات عہد فارو تی میں وجود میں آئیں ، وہ بے شارخو بیوں کے مالک عظیم امتیاز ات کے حامل ، اور کار ہائے نمایاں کے لئے مینار ہ نور کی حیثیت رکھتے ہیں ، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے خاص مناسبت تھی ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اخلاص ، راست بازی ، والہانہ محبت ، اور نصرت دین کے جذبات کو بخو بی جانتے تھے۔

چنانچه نی کریم صلی الله علیه وسلم نے حضرت حفصه بنت عمرٌ سے نکاح فر مایا، تو آپ صلی الله علیه وسلم خاوند حفصه کانع البدل ہوئے ، جوغز وہ بدر میں شہید ہوگئے تھے: فنعم الراحل، و نعم الرحیل.

پھرفاروق اعظم نے ام کلثوم بنت علیؓ و فاطمہ (رضی اللّٰدعنہما) سے نکاح کیا، یہ وہی ام کلثوم ہیں جنہوں نے فرمایا تھا کہ: نماز فجر کے ساتھ میرا یہ کیا ما جراہے؟ یعنی ان کے دومحبوب ترین آ دمی نماز فجر کے وقت شہید ہوگئے،ایک خاوند دوسراوالد۔

پھر خدا تعالی کا منشایہ ہوتا ہے کہ ان کا (ام کلثوم کا) بیٹا بھی بوقت فجر وفات پائے ،اس مرتبہ وہ بھی اپنے ۔ بیٹے کے ساتھ ساتھ اپنے پروردگارہے جاملیں۔

مصاہرت مذکورہ کی تیسری کڑی، حضرت حسین ؓ کے پوتے کے پوتے ،اور فاروق اعظم ؓ کے پوتے کی پوتے کی پوتے کی پوتے کی پوتی کے درمیان ملتی ہے، یعنی حسین بن علی بن الحسین بن علی بن الجی طالب ؓ کا نکاح ، جو برید بنت خالد بن الجی بربن الخطابؓ سے ہوا ہے، تا کہ محبت کی تجدید ہوجائے ، اور دیرینہ تعلقات زندہ وتا بندہ ہوجا کے ، اور دیرینہ تعلقات زندہ وتا بندہ ہوجا کیں۔

ان پاکیزه رشتون اور تعلقات سے خداتعالی کے ارشاد: 'والسطیبات للطیبین والسطیبون السلطیبون والسطیبون کے درمیان گہر اتعلق لے اسلطیبات ''کی سچائی بالکل واضح ہوجاتی ہے، اور خانواد ہُ نبوت وخانواد ہُ فاروق کے درمیان گہر اتعلق اور خالص محبت بھی نمایاں ہوجاتی ہے۔

# زيد بن عمر بن الخطاب كاقول: "ومين دوخليفون كابيما هول"

زید بن عمر بن الخطاب فخر میں بیفر ماتے تھے: ''میں دوخلیفہ کا بیٹا ہوں' یعنی دوخلفاء راشد، دوبا کمال ہستیوں ہم بیلۂ جام شہادت، حضرت عمرٌ اور حضرت علیٰ ، کیونکہ زید کی والدہ، ام کلثوم بنت امام عادل، عابد زاہد حضرت علی ہیں، اوران کا والد امیر المؤمنین، قاہر شیاطین، دیمن مشرکین حضرت عمر بن الخطاب ہیں۔
حضرت عمر فاروق نے حضرت علی سے ان کی بیٹی ام کلثوم کا پیغام دیا، تو حضرت علی نے فرمایا کہ میں نے تواس کو اپنے جھتے جعفر کے لئے رکھ رکھا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ان کا نکاح مجھ سے ہی کردو، بخدا! میں اس کے لئے جتنا امید وار ہوں، اتنا کوئی نہیں ہے، تو حضرت علیٰ نے ان کا نکاح کردیا، حضرت عمرٌ خندہ میں اس کے لئے جتنا امید وار ہوں، اتنا کوئی نہیں ہے، تو حضرت علیٰ نے ان کا نکاح کردیا، حضرت عمرٌ خندہ

پیشانی کے ساتھ مسکراتے ہوئے شادال وفرحال ، صحابہ کے پاس پہنچ اور فرمایا: تم مجھے مبار کبادی نہیں دیے ہو؟ وہ بو لے کہ س بات کی مبارک بادی ، فرمایا کہ ام کلثوم بنت علی وفاطمہ بنت رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی ، چونکہ میں نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے سنا ہے کہ: '' ہرنسب ورشتہ قیامت کے دن ختم ہوجائے گا ، سوائے میں نے جاہا کہ میر سے اور رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے درمیان نسب میر نے نسب ورشتہ قائم ہوجائے ، (کماروی الحاکم بسندہ عن جعفر الصادق عن ابیہ الباقر رحمه ما الله)

حضرت فاروق اعظم کا مقصد حاصل ہوگیا اورامید برآئی ، تو صاجبزادہ کا بھی اپنے والدمحرم اور نادونوں خلیفہ راشد پر ناز کرنا بجا ہوا۔ زید کا انقال عفوان شاب میں ہوا، اس کی وجہ وہ قضیہ تھا جوان کے بچازاد بھائیوں کے درمیان بر پا ہوا تھا، زید اس میں مصالحت کے لئے گئے تھے، اچپا تک ان کے سر پر غلطی سے ایک وار ہوا، پھر فوراً ہی وہ اور ان کی والدہ حضرت ام کلثوم ، دونوں پہلوبہ پہلواللہ کو بیار ہوگئے، ان کی نماز جنازہ ان کے بھائی عبداللہ بن عمر نے پڑھائی ، ان کے بعد ان کے دونوں ماموں حضرات حسنین کی بھی شہاد جنازہ ان کے بھائی عبداللہ بی موم وغموم کی کالی گھٹا کیں آسان پر امنڈ کر آسیں اور پھیلتی چلی گئیں، و کان امر الله قدراً مقدوراً.

خانوادهٔ نبوت میں حضرت عثمان کامقام ومنزلت

امیرالمؤمنین، خلیفہ ثالث، سابقین اولین کے ایک فرد، صاحب ہجرتین، عشر ہمبشرہ کے ایک رکن،

بیعت رضوان کا سبب، جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں کے صاحب دولت وثروت، خضرت عثمان بن عفان بیں، جن کے فضائل بے ثار اور شائل کی فہرست بڑی لمبی ہے، جن کا احاطہ کرنا ہمار ہے ہاہر ہے۔

حضرت عثمان غی گوخانوادہ نبوت میں ایک عظیم مقام حاصل ہے، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیسر ہے دادا پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے: عثمان بن عفان بن ابی الی العاص بن امیہ بن عبر مناف ۔۔ نیزان کی والدہ 'اروی بنت کریز' کی مال بیضاء بنت عبر المحالب ہیں، یعنی بیضار وسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد، حضرت عبداللہ کی سگی بہن ہیں، یہ وکی دوسری سگی جیسی نہیں بلکہ حضرت عبداللہ کی جڑواں بہن تھی دونوں ایک ہی پیٹ سے بیک وقت تولد ہوئے تھے۔

میں نہیں بلکہ حضرت عبداللہ کی جڑواں بہن تھی دونوں ایک ہی پیٹ سے بیک وقت تولد ہوئے تھے۔

پھر حفزت عثمان کو ایک بہت بڑا نشان امتیازی حاصل ہوا، یعنی ہجرت سے پہلے حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کاشرف حاصل ہوا، ان کی ساتھ ہی ہجرت کئے [حبشہ اور مدینہ منورہ] دونوں ہجرتوں کے منازل طے کئے، پھر وہ بہار ہوگئیں، تو حضرت عثمان نے وفا کا بدلہ وفا سے دیا، اورغز وہ بدر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سے، ان کی تیمار داری کرتے رہے۔

حضرت رقیہ کی وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رقیہ کی بہن اور اپنی ایک اور صاحبز ادی، حضرت ام کلثوم سے حضرت عثمان کے ساتھ رہیں، صاحبز ادی، حضرت ام کلثوم حضرت عثمان کے ساتھ رہیں، یہاں تک کہ بجرت کے نو (۹) سال بعد ان کی وفات ہوئی، اسی وجہ سے حضرت عثمان کوذی النورین دوبا کمال بیٹیوں کا خاوند کہاجا تا ہے۔ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین ۔

خانوادهٔ نبوی میں سلسله عثانی کامضبوط پایده هرشته داریاں ہیں، جن کا تذکره آگے آئے گا۔ ان مصاہراتی رشتوں سے اگر میہ بات واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ: 'السطیبات للطیبین والطیبون

ان عن ہران و سیب کے استین رہیں۔ للطیبات''وہیں آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آل عثمان گامضبوط تعلق اور خالص محبت بھی نمایاں ہوتی ہے۔

# آل نبی صلی الله علیه وسلم وآل عثمان کے درمیان مصاہراتی رشتے

یہ مصاہرات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولا داوران کے بڑے شرفاء کے درمیان جاری رہی، اور نبوی نسب شریف عبدمناف میں جا کر حضرت عثمان سے ملتا ہے، بھر اسی نسبی رشتے کو مصاہراتی رشتوں نے اور مضبوط بنایا، یعنی حضرت عثمان کی شادی، حضرات نورین، رقیہ وام کلثوم رضی اللہ عنہا ہے ہوئی۔

بھریقر بت اور رشتہ داری پانچ نسلوں تک جاری رہی، چنا نچہ ابان بن عثمان، مروان نبیرہ عثمان، عبداللہ اور نید بنائے عمر، یہ بیسب بنی ہاشم کی نیک خواتین سے نکاح کرتے ہیں، اور یہ بی سبب بچھ نہیں بلکہ خانوادہ حسی میں ان کے دومصاہراتی رشتے موجود ہیں، اور خاندان مینی میں تین ہیں۔ یقینا مصاہراتی تعلقات طرفین میں محبت کو بڑھاتے ہیں، آ دمی اسی سے دامادی کا رشتہ قائم کرتا ہے، جس کی دیا نت واخلاق پراطمینان ہو، کیونکہ اچھے اچھوں کے لئے ہیں، یہ بی صالحین کا قاعدہ ہے، اور متقین کا اصول ہے، شادی بیاہ کے معاملات میں مصاہراتی تعلقات جوں جوں بڑھتے جاتے ہیں، طرفین میں محبت ومؤدت بھی پروان چڑھتی معاملات میں مصاہراتی تعلقات جوں جوں بڑھتے جاتے ہیں، طرفین میں محبت ومؤدت بھی پروان چڑھتی

ہے۔ یہی بات جمیں ان مصاہراتی یا کیزہ تعلقات میں نظر آتی ہے، جن کی جڑیں اہل بیت اور خاندان عثمانی کے در میان راسخ ہو گئیں۔ رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین.

# بيت نبوي ميل حضرت زبيرا

بیزبیر رُّسول الله صلی الله علیه وسلم کے شاگر دخاص، آپ کی پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب کے فرزند، بشارت جنت کے حامل، اصحاب حل وعقد کے ممبر تھے۔ ان کی مال ان کی کنیت ابوطا ہر رکھتی تھیں، جوان کے ماموں زید بن عبداللہ کی کنیت تھی، بعد میں انہوں نے اپنی کنیت اپنے بیٹے عبداللہ کے نام سے رکھی ہے، ماموں زید بن عبداللہ کی کنیت تھی، بعد میں انہوں نے اپنی کنیت اپنے بیٹے عبداللہ کے نام سے رکھی ہے، وہ زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی بن کلا بالقرشی الاسدی ہیں۔

بچین میں مسلمان ہوئے آغوش اسلام میں پرورش پائی ،حضور پاک علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھان کے چندر شتے ہیں: وہ جدرا بعقصی بن کلاب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد کے ساتھ ملتے ہیں، ان کی ماں صفیہ بنت عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قرشیہ آپ کی بھو بھی اور حضرت حمز ہ کی سگی ممہن ہیں۔

ان کی (صفیہ کی ) ماں ہالہ بنت وہب ہیں، جو آپ صبلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ ہیں، عوام بن خویلہ نے حارث بن حرب بن امیہ کے بعدان سے شادی کی تھی، ان کے بطن سے زبیر بیدا ہوئے، وہ مسلمان ہو کیں اور اپنے بیٹے زبیر کے ساتھ ہجرت کی، ان کی وفات خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق کے عہد خلافت میں ہوئی ہے۔

ان تعلقات کی ایک مضبوط کڑی حضرت زبیر کی چھو پھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوج مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں، جوسب سے پہلے ایمان لے آئیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین پشت پناہ اور سہارا بنیں، حضرت فاطمہ زہراء زبیر کی چھو پھی ہی کی بیٹی ہیں، اس سے بیہ بات

رضى الله تعالىٰ عنهم اجمعين، وصلى الله على النبي الامين وعلى آله وصحبه اجمعين.

واضح ہوجاتی ہے، کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت نبوی ہی کے ایک فرد ہیں۔

# حضرت على اور حضرت زبير كورميان سلى امتزاج

دنیا کی کوئی چیزان پاک وشفاف قلوب، قدسی نفوس اور اولوالعزمیوں پر بھی اثر انداز نہیں ہوئی، کیونکہ

فانوادہ زبیری وخاندان علوی کے درمیان مصاہرات کے ایسے گونا گول رشتے ہمارے سامنے ہیں، جن کاوجود واقعہ ہمل کے بعد ہوا ہے، چنانچہ ایک سوسال میں چونسلول کے درمیان رشتوں کی تعداد سولہ تک بہنچ گئی ہے، سجی دریائے محبت والفت میں فوطرزن ہیں، اس بحر بے کرال کی شفافیت کو دنیا بھی داغدار نہ بناسکی نسل حسن کے چور شتے، دو پوتے، دو پوتیال رقیہ اور نفیسہ، نیز حسن بن سبداللہ کے پوتے [جس کا لقب، نفس زکیہ تھا اے زبیری خانوادہ کے ساتھ مکر درشتہ قائم کیا تھا۔

جہاں تک حینی نسل کی بات ہے تو وہ بھی حنی نسل سے پچھ کم نہیں تھی ،اسی میں چھے مصاہراتی رشتے قائم ہوئے تھے، جن میں مردیانچے تھے یہ سب علی بن حسین کے پوتے تھے۔

مصعب بن زبیر کے ساتھ بھی خانوادہ علوی کے پانچ رشتے تھے،اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان برگزیدہ ہستیوں کے دل میں حسد وکیپنہ کا شائبہ تک نہ تھا، بلکہ وہ اپنے تمام اختلافات کو بھلا چکے تھے، وہ سب مجتهد تھے، بعض مصیب تھے، دوہرا تواب کے مستحق تھے،اور بعض محطی تھے ایک تواب کے مستحق تھے۔

# آل على وآل طلحه بن عبيدالله كدرميان مصابراتي رشية

اس شخص کے مقام ومرتبہ کا کوئی انکارنہیں کرسکتا، پیمشرہ میں سے ایک، آٹھ سب سے پہلے مسلمانوں میں سے ایک، اوران لوگوں میں سے بھی ایک تھے، جنہوں نے حضرت صدیق اکبر کے ہاتھ پر ایخ اسلام کا اظہار کیا تھا، نیزیہ جھے اصحاب شور کی کے بھی رکن رکین تھے، یہ ہیں: طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی التمہمی ہیں، چندرشتوں کے ذریعہ یہ فانوادہ علوی کے قریب ہو گئے، نواسہ حضرت حسن نے، ام اسحاق بنت طلحہ سے شادی کی، تا کہ اس مبارک حسن بیدا ہوں؟؟

پھراپنے بھائی حضرت حسن کی وفات کے بعد، اسی خاتون سے حضرت حسین شہید "نے شادی کی ،

تا کہ بیظیم المرتبت رشتہ باقی رہے، اور فاطمۃ الزہراء کی پوتی فاطمہ صغری وجود میں آئے ، حالانکہ دونوں حسنین انے جنگ جمل میں شرکت فرمائی تھی ، پھرام اسحاق بنت طلحہ سے شادی کرنے کی کیا وجہ تھی ، کیا اس کا تشفی بخش جواب اور روشن دلیل بیر نتھی کہ ان حضرات کے دل پاک وصاف تھے ، غرض مندلوگوں نے ہی تاریخی حقائق کے ساتھ کھلواڑ کرنے کی کوشش کی۔

یہ باہمی روابط مصابراتی راہ سے سلسل جاری رہے ہے، جب حضرت حسن بن علی کے پوتے عبداللہ المحض اورعون بن محمد بن م

یہ ہاری اس بات کی دلیل ہے خود غرض لوگوں نے واقعہ جمل کے تحت مختلف بے جاباتیں بنائیں ہیں، تا کہ اہل بیت اور صحابہ کے در میان صاف تعلقات کوسنح کر دیا جائے۔ (رضی الله تعالیٰ عنهم احمعین)

# حضرت حسین بن علی کے دامادد یکر صحابہ کے فرزندوں میں سے

حضرت حسین بن علی بن ابی طالب گام جابہ کے دل میں ، نیز ان کی ابی نسل کے دل میں ایک خاص مقام تھا ، بیان مصاہرات سے ظاہر ہوتا ہے ، جو حضرت حسین کی دوبیٹیوں کے حق میں قائم ہوئی ہیں۔
چنانچہ حسن مثنی نے اپنی جیاز ادبہن فاطمہ صغری سے شادی کی ، ان کے بطن سے ممتاز گرامی شخصیات پیدا ہوئیں ، جیسے حسن مثلث ، عبداللہ المحض ، ابراہیم الغمر ، زینب (جس کی شادی ولید بن عبدالملک سے ہوئی) اورام کلثوم جس کی شادی الیہ نے خالہ زاد بھائی [حضرت] باقر سے ہوئی۔

جنگ کربلا میں زخی ہونے کے نتیج میں، حسن بڑی کا انتقال ہونے کے بعد، فاطمہ صغریٰ کی شادی عبداللہ بن عمر بن عثان بن عفان (جس کالقب مطرف اللہ بن جوئی، جس سے ایک اور محمد الدیبان پیدا ہوئے۔
امام حسین گی دوسری بیٹی کی شادی، پہلے عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب (جس کالقب ابو بکر تھا)
سے بوئی تھی، پھر جب وہ واقعہ طف میں شہید ہوئے ، تو ان کی شادی مصعب بن زبیر بن العوام سے ہوئی، اس سے ان کی ایک بیٹی ہوئی جس کا نام فاطمہ رکھا، لیکن وہ بھی کچھ ہی دن کے اندر شہید ہوگے ، تو اس کی شادی عبداللہ بن عثمان بن عکم بن حزام سے ہوئی، اور جب اس کا انتقال ہوگیا، تو عثمان بن عفان کے بوتے زیدنے اس سے شادی کی پھر زید کا بھی انتقال ہوگیا، تو اس کی ایک جلیل القدر صحابی عبدالرحمٰن بن عوف کے بیٹے ابرا بیم سے ہوئی، تین مہینے کے بعد طلاق ہوگی، تو اس کا نکاح اصن بن عبدالعزیز بن مروان ابن الحکم سے ہوا، جوخلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز کا بھائی ہے۔

اب ہم کو یہ مجھنا ہے کہ صرف دوشادی (یعنی حسن شنی کی شادی فاطمہ سے اور عبداللہ بن الحسن کی شادی سکی نہ سے اور عبداللہ بن الحسن کی شادی سکین نہ سے ) کے علاوہ باقی تمام مصاہراتی رشتے جنگ کر بلا کے بعد ہی ہوئے ہیں۔

### محمرباقر

محر بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب (مولود/ ۵۹ه متوفی /۱۱۴ه) سردار ، بهادر ، خانواد هٔ نبوت کے چثم و چراغ ،ابوجعفر محمد بن علی حضرت زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب قریشی ہاشمی ہیں ، جن کی پیدائش س ۵۶ جمری میں ہوئی ہے۔

انہوں نے علوم کے یردوں کو جاک کر کے ،اس کے پوشیدہ خزانوں اور راز ہائے سربستہ کو حاصل کیا ، اس لئے آپ کالقب باقر (یعنی جاک کرنے والا) پڑ گیا، آپ کا پیلم بخصیل علم کی راہ میں تگ وتازمسلسل اور بیتابی بے کرانی کاثمرہ ہے،اور معلم اول،مرشد کامل،حضور برنورصلی الله علیہ وسلم سے وابستہ اساتذہ جلیل صحابہ کرام کے ساتھ عاجزی وانکساری اوران کے سامنے زانوئے تلمذتہہ کرنے کا نتیجہ ہے، جیسے حضرت جابر بن عبداللَّهُ، انس بن ما لكُّ،عبدالله بن عمر بن الخطابُّ،عبدالله بن عباسٌ، اورابوسعيد الخدري اورديكر براي بڑے صحابہ کرام رضون اللہ علیم جعین ان کی مرویات کوحدیث شریف کی متاز ترین بنیادی کتابوں میں جمع کیا گیا ہے،ان کی تعداد دوسوسے زائدہے،بیان مرویات کےعلاوہ ہیں جوتار یخ تفسیر کی کتابوں کی زینت بنی ہیں۔ اللّٰدتعالٰی نے ان کوعلمی گھرانے کی ایک نیک خاتون ،ام فروہ بنت القاسم بن محمد بن ابو بکر الصدیق عطا فرمائیں ہے،جس سے علم وتقوی کا ایک اور پہاڑ نمودار ہوا،جس کو جعفرصا دق کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ انتهائی محبت ومؤدت اور جاں نثاری ووفاشعاری کااس وقت ظہور ہوا جب حضرت باقرے ایک مسئلہ لوار کے نقش ونگار سے متعلق یو جھا گیا، توانہوں نے جواب دیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ حضرت ابوبكرصد يق نے اپنى تلوار يرنقش ونگار بنوائے تھے، سائل نے كہا: آں جناب بھى ان كوصديق كہتے ہيں؟ تو حضرت باقرنے اپنی مندسے قوت ہے کودتے ہوئے ، قبلہ کی طرف رخ کیااور تین مرتبہ فر مایا: نے ہے الصديق، نعم الصديق، نعم الصديق، جو تخص صديق نه كج الله تعالى ونياو آخرت ميس اس كي سي بات كو سے قرارنہ دے۔

کیونکر ہوسکتا ہے کہ عالی مرتبہ اور عمرہ اعلی حسب ونسب والا، اپنے جیسے بلند اصحاب کی طرف سے دفاع نہ کرے، وہ ایسے خض کا دفاع کیوں نہیں کرے گا، جس نے اپنے نانا کی پشت پناہی کی اورا بنی تمام چیزوں کواللّٰد کی راہ میں لگادیا تھا، بیوفاشعاروں کی راہ تقین کا طریقہ اور یا کہازوں کا اسلوب ہے۔

#### حفصه بنت محمدالديباج

جوچاروں خلفائے راشدین اور طلحہ وزبیر کی پوتی ہیں۔

کلام کی جامعیت، مضامین کی عمدگی کا ایک طریقہ بیرسی ہے کہ پنہاں حقائق کواس طرح اجاگر کردیا جائے کہ وہ ہرکس وناکس، عالم وجاہل کے سامنے عیاں ہوجا ئیں، رشتہ داری کی بائیداری اور قرابت داری و بھائی چارگی کی مضبوطی بیہ ہے کہ تعلقات متواتر وسلسل اور دائمی ہوں، جو حسب ضرورت و موقع تازہ ہوتے رہیں، ایساہی خانوادہ نبوت کے پوتوں اور صحابہ کی اولا د کے در میان ہے۔ بھی الیمی رشتہ داریوں کی تعداد ڈیڑھ سو (۱۵۰) سے زائد ہوجاتی تھی جیسا کہ حفصہ بنت محمد دیباج بن عبداللہ المطر ف بن عمر وابن خلیفہ راشد امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کا حال ہے۔ بیخاتون بیک وقت ، حضور پر نورصلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق ،عمر فاروق ،عثمان غی علی مرتضی اور طلحہ وزبیر عبی بین ہیں۔

ان کی (هفصه بنت محمد بیاج کی) مال،خدیجه بنت عثمان بن عروة بن الزبیر ہیں۔

اور عروه کی مال، اساء بنت ابو بکر صدیق ہیں۔

محمہ بن دیباج کی ماں، فاطمہ پنت حسین بن علیٰ تھیں'۔

فاطمه بنت حسين كي مان،ام اسحاق بن طلحه بن عبيدالله تفيل ـ

عبدالله بن عمر و بن عثان بن عفان کی مال، حفصه بنت عبدالله بن عمر بن الخطاب تقیس، جن کوزینب بنت عبدالله بن عمر بھی کہاجا تا ہے۔

ان حضرات میں عجیب اجتماعیت اورائنٹ اتحاد ہے،نہ اختلاف وتنافر کا کوئی اثر، نہ جھگڑے اورخصومت کا کوئی نشان ہے، جو پچھ ہے وہ تصورات سے بالاتر بلندی،مؤدت کی مضبوط کڑیاں، گہرے تعلقات اور قوی ترین نسبت ہے،کیاا بسسی جاہل کو یاطوطا چشم کے لئے سچائی اور حقیقت کو مان لینے میں کوئی عذر باتی رہ جاتا ہے۔

# امعات المؤمنين رضى الله عنهم سيدالمسلين عَلَيْهِ الله كارواج مطهرات

وه پاکیزه عورتیں،شریف و پاکدامن خواتین اور بیک سیرت بیبیال ہیں،جن کا اللہ تعالی نے اس کئے

انتخاب کیا، کہوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سچی مثالی شریک حیات بیس، اللہ تعالیٰ نے ان کوامہات المؤمنین والمؤمنات کے تمغیہ سے نوازا ہے۔

گیارہ مؤمن خواتین بالکل ایسی ہیں جیسے پر دونق، جاذب نظر اور خوشماہار ہے، بھی کا سلسلہ نسب حضور پرنورصلی اللہ علیہ وسلم کے نسب شریف سے ملتا ہے، سوائے دوخواتین کے: ایک حضرت جو بریہ، جو بقول را جح فقطانی النسل ہیں، دوسری حضرت صفیہ، جو حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں، تاہم سب ہی زوجات ِمطہرات کا نسب انتہائی یاک وشفاف ہے۔

حضرت خدیج بیمی بیوی اورا پنال سے دین محمدی سلی الله علیه وسلم کی مددگاری، اور حضرت عائش تنها غیر شادی شده خاتون اور سب سے بیاری بیوی تھیں، اوران کے والدمحتر م بھی آ پ سلی الله علیه وسلم کے سب سے بیارے دوست تھے، اور سب سے آخری زوجہ حضرت میموند رضی الله تعالی عنها ہیں ۔ حضور برنور سلی الله علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب سے پہلے وفات پانے والی زوجہ حضرت زینب بنت جحش ہیں، سب سے آخر میں وفات پانے والی حضرت ام سلمة ہیں، مجی کامر قد جنت البقیع ہے، البت خضرت خدیجہ الکبری مکه مکر مه میں اور حضرت میموند رضی الله تعالی عنها مقام مرکز ف میں وفن ہوئیں۔

وہ سب عالمہ اور استانیاں ہیں، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ سے دو ہزار دوسودی ۲۲۱ حدیثیں، حضرت ام سلمہ سے تین سواٹھ ہتر ۲۵، حضرت ام حبیبہ سے بنیسٹھ ۲۵، زینب بنت جحش سے گیارہ اا، حدیثیں مروی ہیں، نیز دیگر از واج مطہرات کی اور روایتیں بھی ہیں۔ بھی نے حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت یافتہ ہونے کی وجہ سے ملم حدیث کوفروغ دینے میں اپنی پاکیزہ زندگی اور این عظیم المرتبت جلیل القدر شوہ را علیہ السلام آ کے احوال نقل کرنے میں بھر پور حصہ لیا ہے۔

رضى الله عن امهات المؤمنين ورحمهن رحمة الابرار.

# عشرة مبشره

وہ دس صحابہ کرام جن کوزندگی ہی میں جنت کی بشارت حاصل ہوئی۔ اصحاب علم فضل ، حاملین شرافت و ہزرگی ، جن کانسب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسل سے نسب شریف سے ملتا ہے، جن کے دل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سنیہ ، میں ڈھلے ہوئے تھے، اور جن کے خاکی جسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں وقف شدہ اور قربان تھے۔ یہ ہیں بشارت کی حاملین دس خوش نصیب ہستیاں، جن کے مناقب وفضائل میں بہت می احادیث و آثار وارد ہیں، جن میں سے ایک بیہ ہے کہ سعید بن زیدرضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر فرمایا کہ میں حضور پر نورصلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان کو بیفر ماتے ہوئے سنا کہ:

وی خصی جنتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں ہیں، ابو بکر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، اورا گرمیں جا بہوں تو دسویں کا بھی نام لے اول محابہ نے بوجھاوہ کون ہیں ہیں، اورا گرمیں جا بہوں تو دسویں کا بھی نام لے اول محابہ نے بوجھاوہ کون ہیں؟ تو آ ہے علیہ دسلم اللہ نے فرمایا کہ وہ سعید بن زید ہیں۔۔!!

یہ دسوں حضرات، حضرت اساعیل بن ابراہیم علیہاالسلام کی نسل میں سے ہیں۔ یہ دعوت اسلام میں جس طرح آپ سلی اللہ علیہ وسلم سے جس طرح آپ سلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہیں، اسی طرح یہ نسب شریف میں بھی آپ سلی اللہ علیہ وسلم سے بہت قریب ہیں، اس لئے ان میں سے سی کے نسب میں انگلی رکھنے کی کوشش کرنا، در حقیقت آپ سلی اللہ علیہ وسرے وسلم کے نسب مبارک میں انگلی رکھنے کا متر ادف ہوگا۔ سوائے حضرت ابو بکر کے والد ماجد کے کہ سی دوسرے کے والد مسلمان نہیں ہوئے۔

ان میں بعض خلفاء ہیں ، بعض اصحاب شوری ہیں ، بھی سرا پاز ہدوتقوی ہیں ، اکثر ان میں سے شہداء ہیں ، چنانچہ حضرت عمر ، عثمان وعلی ، طلحہ وزبیر شہید ہوئے ، سب سے پہلے وفات پانے والے اور سب سے با کمال حضرت صدیق اکبر ہیں ، اور سب سے اخبر میں وفات پانے والے ، حضور پرنور کے مامول حضرت معد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ تھے ، سب کے سب غزوہ بدرکی فضیلت کے حاملین ہیں اور سب بیعت رضوان کے جھی شریک ہیں ، سوائے حضرت عثمان کے کہ آئیس کی وجہ سے بیعت رضوان ہوئی تھی۔ رضوان کے جھی شریک ہیں ، سوائے حضرت عثمان کے کہ آئیس کی وجہ سے بیعت رضوان ہوئی تھی۔ رضوان کے مصلح فرضی الله

عنهم اجمعين.

د نیا میں حضرت امام حسین کے ہمہ کیرکارنا ماور ملک کیرفتو حات وہ انتہائی بہادر، میدان جنگ کا شیر ہبر تھے، جوشمشیر برّ ال کے مکراؤ اور تیروں کی برسات سے نہیں ڈرتے تھے، بلکہ ہمیشہ شہادت اور جنت کی سرداری کے خواہاں رہتے تھے۔ وہ میدان جنگ کا ایک عظیم ہیرو تھے، حضرت حسین رضی اللہ تعالی عنہ جن پر نہ نیند غالب آتی تھی اور نہ سستی وکا ہلی تھی، بلکہ وہ تلوار کوسونت لیتے ، گھوڑے پرزین کس کے سوار ہوتے ، اور میدان کارزار میں گھس جاتے اور جنگوں میں حصہ لیتے تھے، تا کہ اس عالم آب وگان کے چپہ چپہ میں تو حید کا پرچم بلند کیا جاسکے۔

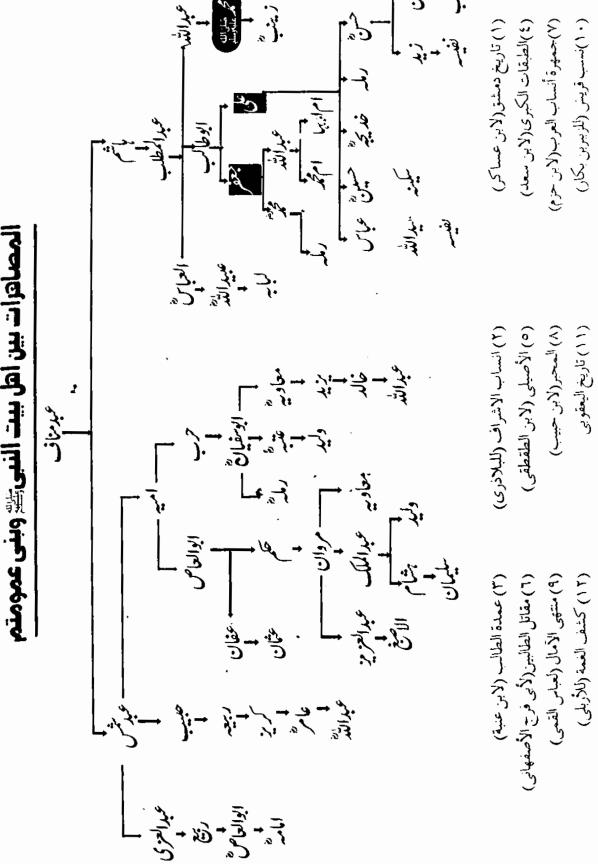
انہوں نے افریقہ کے مختلف ممالک کے فتو حات میں شرکت کی اور وہاں کے اکثر حصوں کور یمیوں کے ناپاک قبضے سے پاک کیا، نیز انہوں نے جلیل القدر صحابی حضرت سعید بن العاص کی سرکردگی میں، طبرستان کے ممالک کو فتح کرنے کے لئے پرزور شرکت فرمائی، پھرسب کے سب وہاں سے ہمہ گیر کا میابی کے تاج پہن کرخوش وخرم واپس ہوئے۔

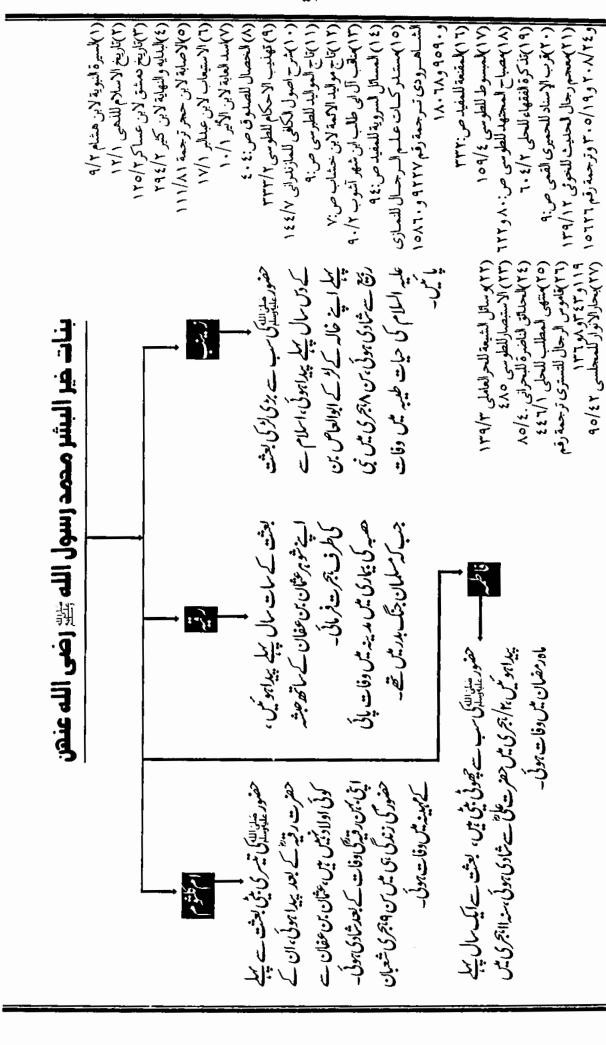
نیز انہوں نے حضرت معاویہ کی دعوت پر، قسطنطنیہ کو فتح کرنے کے لئے جان ومال سے شرکت فرمائی، اسی غرض سے وہ مدینہ منورہ سے نکل کر ملک شام کے'' حلب' وغیرہ سے گذر تے ہوئے، اس دور دراز ملک تک پہنچ گئے۔ گرچوں کہ دشمنان اسلام اپنے بلندو بالا قلعوں میں محفوظ ہو گئے تھے، اس لئے مسلمان ان کو فتح نہ کر سکے، تاہم اللہ تعالی کی طرف سے ان کے دل میں مسلمانوں کا رعب پڑگیا تھا، جس کی وجہ سے وہ مسلسل مسلمانوں کے ساتھ بنجہ آرائی کرنے سے لرزاں وتر سال رہتے تھے۔

اس سے بیمعلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللّٰد تعالیٰ عنہ (بغرض اعلاء کلمۃ اللّٰہ) ہمیشہ جہاد کرنے اور بے پناہ بہادری کامظاہرہ کرنے کا والہانہ شغف رکھتے اور کار ہائے نمایاں کوجبین تاریخ میں ثبت کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

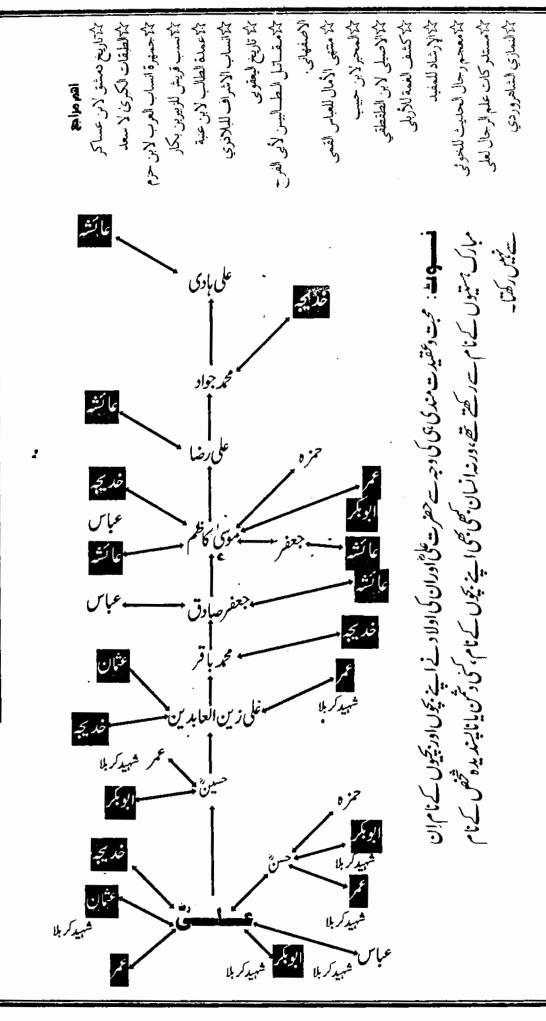
رضى الله عنه وارضاه.

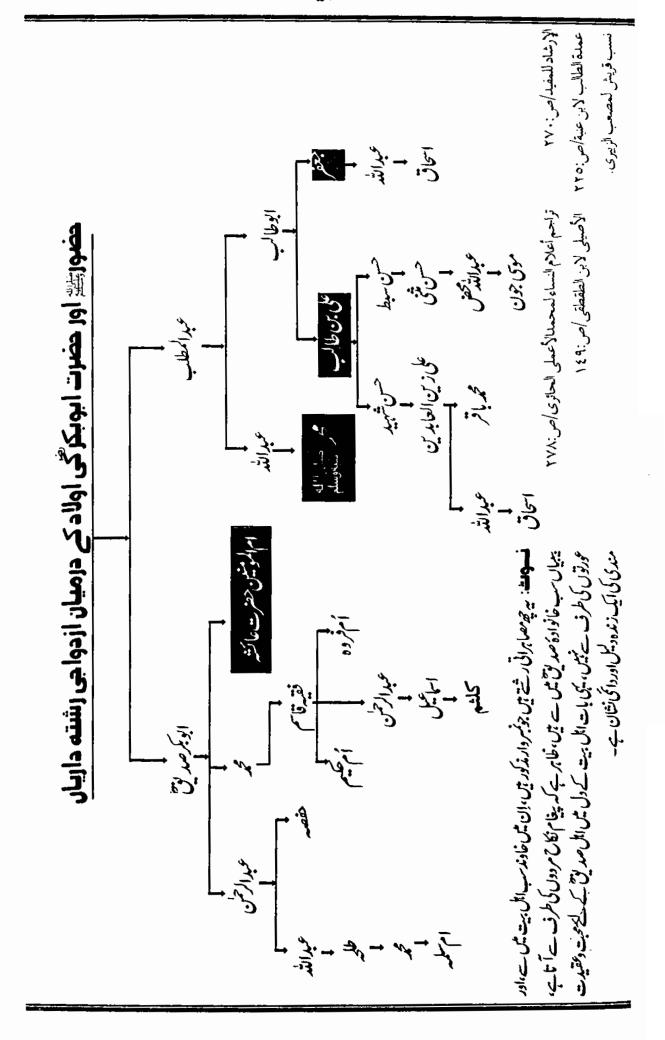




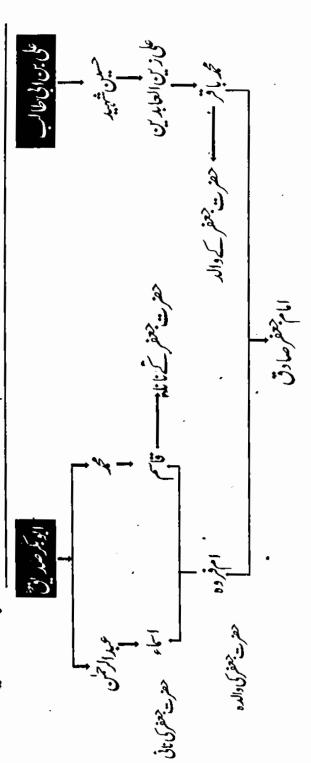


# وه نام جوحضرت على اور ان كي اولاد كو محبوب تھے۔



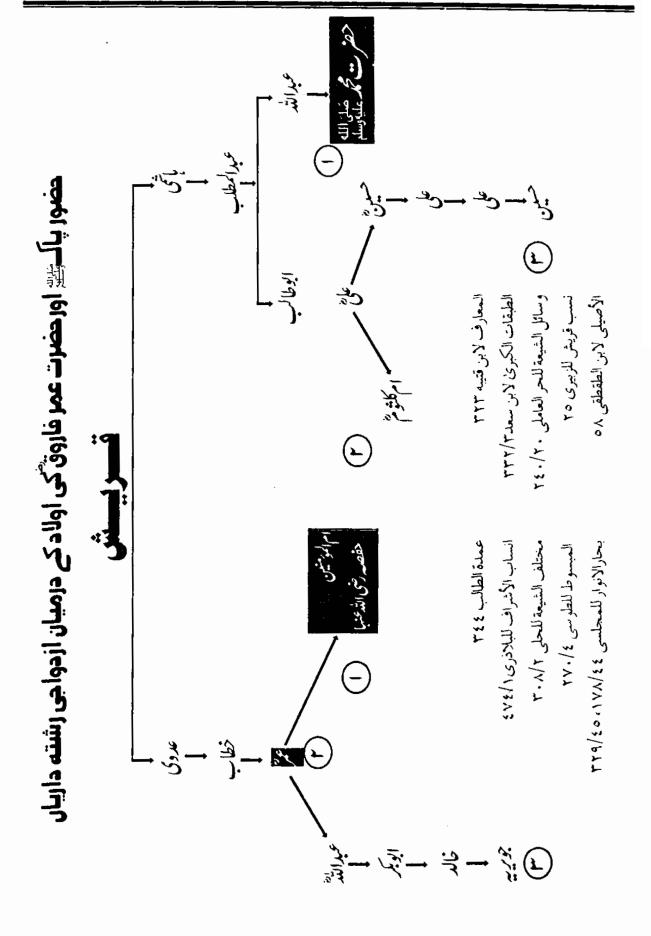


امام جمفوصادن كامتولا ب: " بجصر حضرت ابوبمرصديق ني دومرتبه جناب " تفصیل: پېلى دلادت:امام جعفر كى دالد دام فر دو بېت قاسم بېن څړین اني بکر کے طریق ہے۔ دومري دلاري دلادت:امام جعفر كى تاني اسما و بېت عبدالرفن بن اني بکر کے طریق ہے۔

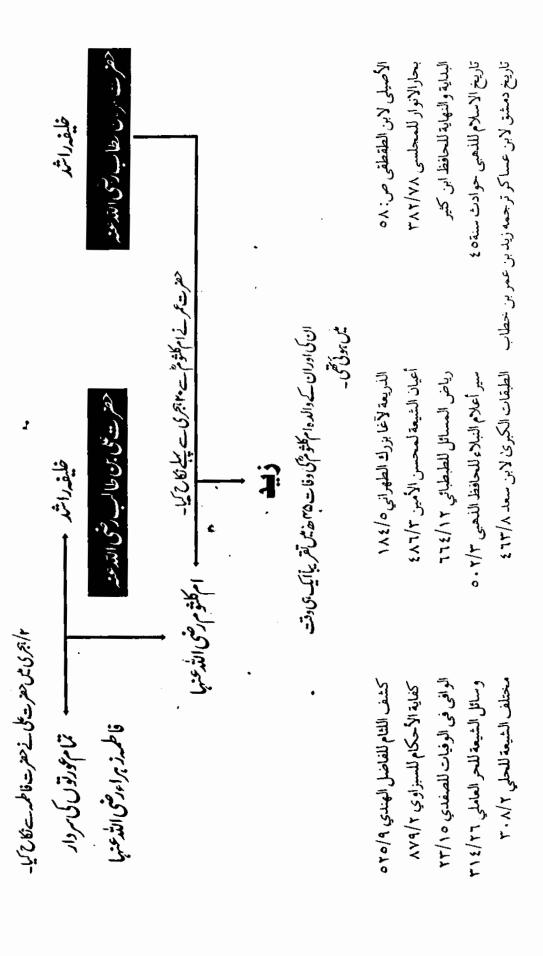


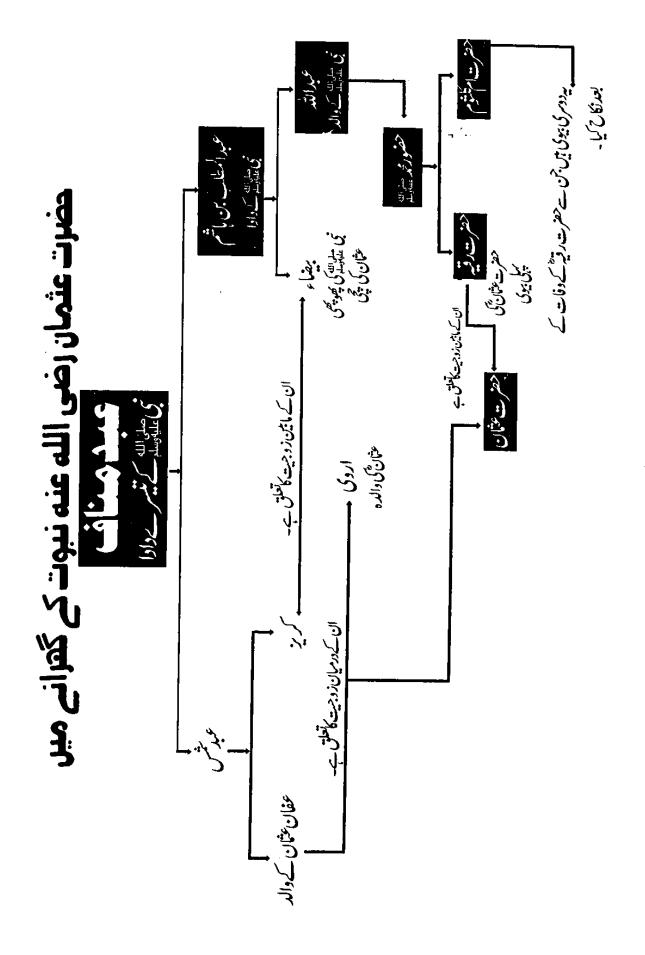
عنبة /ص: ٢٤٧ كشف الغمة للأربلي ٢/٧٤٢ كلقى /ص 13٩ تهذيب الكمال للمزى ت 34،0/0٧وقم ٥٩٠ ثبن حجر ت70٨هـ الكاشف للنصي ت540/١٠٨موتم ٢٩٨

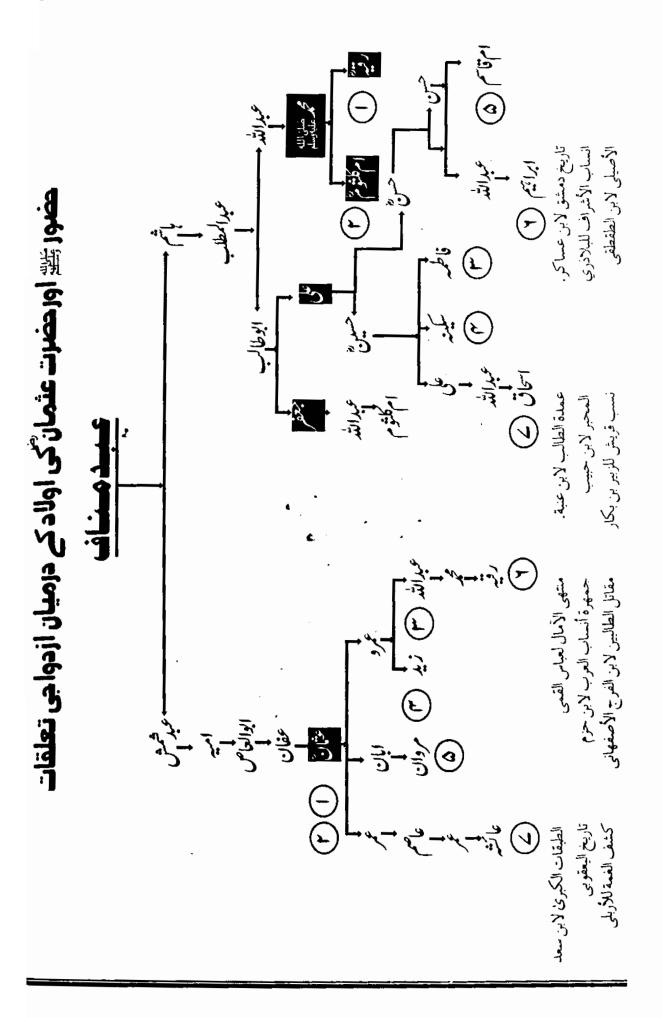
عملة الطلاب لابن عنبة /ص:٤٤٦ الأصيلي لابن الطقطقي/ص8٤١ تهذيب التهذيب لابن حجر ت٢٥٨هـ

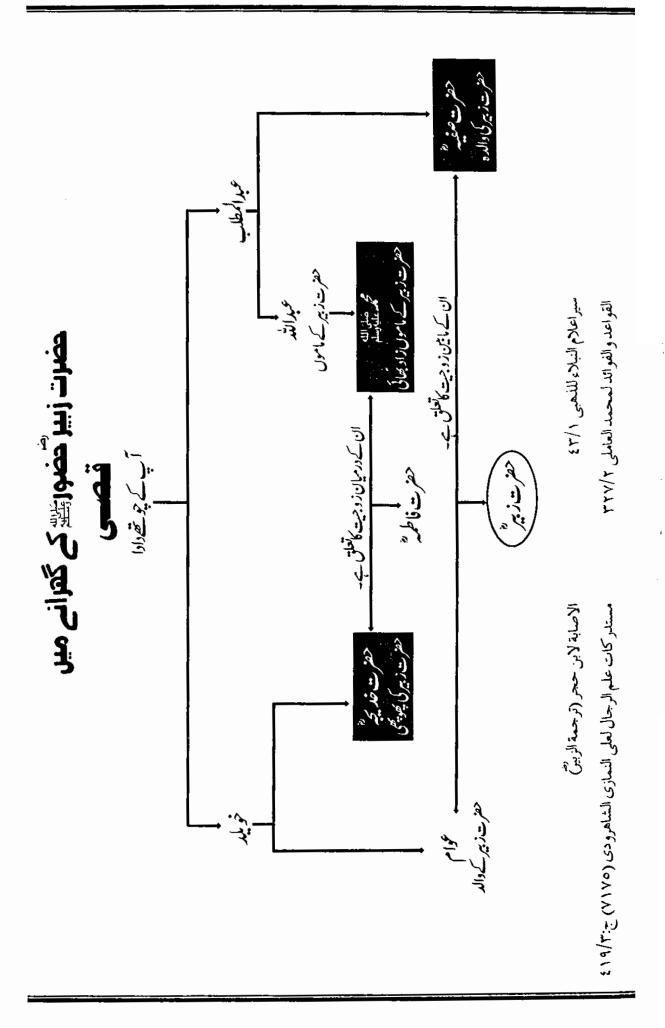


# حفرت زيد بن عمر بن خطاب كاقول مي: " ين دوخليفو ل كافر زند بول"



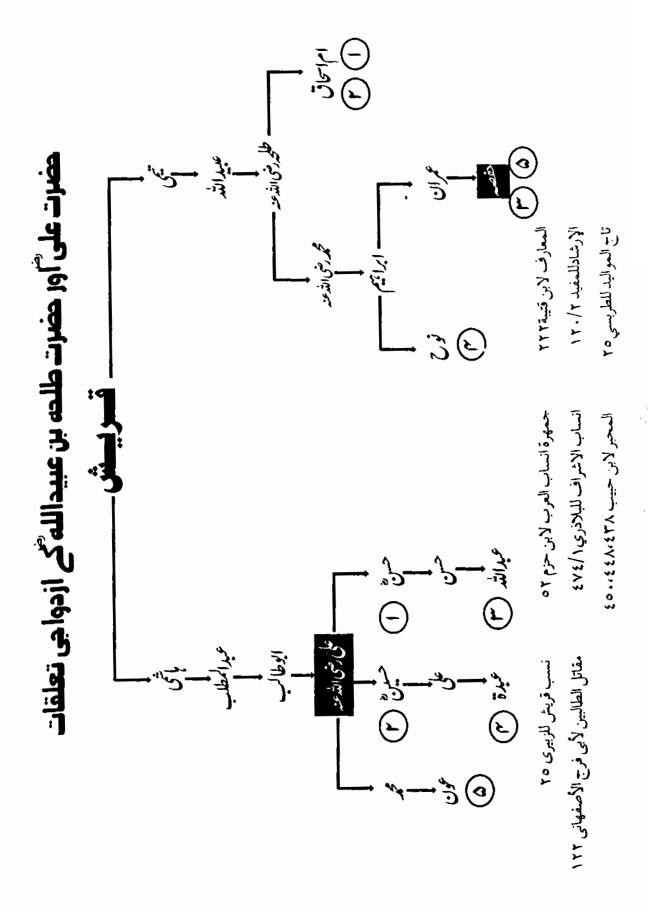






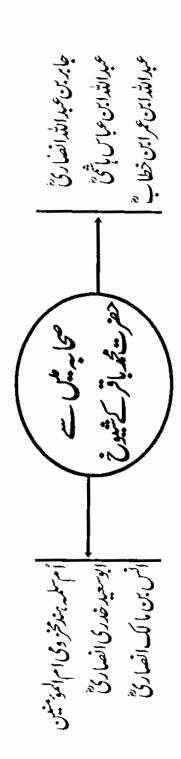
# حفرت علی وزبیر گی آل کے درمیان سوسال کے دمیان از دواجی تعلق حضرت علی اورزبیر بن عوام کی اولاد کے درمیان از دواجی تعلقات قصب بن کلاب

عبدالمطلب بن باشم بن عبدمناف	خویلد بن اسد بن عبدالعزی
على بن ابي طالب 🔭 _	• س زبیر بن عوامٌ
ق فاطمه و قطمه	□ عبيده — منذر
الح مليه — حن — حن ط	→ مصعب — جعفر
حن ً بـ	← منذر ۔۔۔۔۔ عمرو
ك محد ←عبدالله ← حسن ← حسن ۖ	ا سنذر سے محمد سے فلیے سے فاختہ
ال مين	۵ ←منذر ← حمزه ← امینه
لم نفيسه [ام حن الم	عبدالله 🛨 🗗
مسكينه حسين الم	ر المع المع المع المع المع المع المع المع
* حسين ← على ← حسين الله	△ صعب — حزه — خالده
موسی ← عمر ← علی ← حسین الله	9 →عروه ← بشام ← زبیر ← عبیده
جعفر — عمر — على — حسين الله	→ عروه →عثمان → فاطمه
ابراہیم ← حسین ← علی ← حسین ا	ال سمنذر← محمر← عبيداللد←بريكه
محمد ←عبدالله ←حسن ←حسن ۖ	المستعب مستعب البينه
محر - عون - على - محمر -	الله عدب محر سے صفیہ
عبدالله حسين وعلى حسين ا	→ عرو ← زبیر ← عمرو ← اُم ع
المعارف الم المعارف الم مهذي الم مهذا الم مهذا الم مهذا الم مهذا الم مهذا الم مه الم	الماري ال
اهه مالج المعارف لاين قنية ٢٢ ١٩١٢٢. مهذي المحاري لمحمد مهذي المحاري ١٧٠٠٠٠ حميرة المباري ١٧٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠	للنمازی ترجمة ۲۹۲۸ مولسلة لطوية لاين نه المنطري ۱۹۸۸ ماله ۱۷۰ المنطري على بن محمه الطوي ۱۹۹۰ المنطرية المطوي ۱۹۸۰ المنطرية المنوي ۱۹۸۲ المنطرية لايلم
المعارف لاين قيمة ٢٢٠ المعارف لاين قيمة ٢٢٠ ١٩١٢٢. مهذي المحائزي ١٦٠٠ المحبر لابن حيب ٧٥. جمهرة الممائزي ١٠٠٠ جوم ٢٢٠٢م،٥٥٠ مستدر كان علم الرجال	للنمازى ترجمة ۲۹۲۸. مراسلة الموية لاين غمر لبخارى ۱۹۰۸،۱۹۰۸، ۱۹۰۹ العاليين على بن محمد العلوى ۱۹۰۹ تعجم رجال الحديث المغرقي ۲۰/۲۷ المطيقات الكبرى لاين



# حضرت محمد باقر ابن على ابن حسين ابن على ابن ابي طالب

ولادت: ٢٥٠ وقات:١١١٥



ت قاسم محمد باقر کی والده امهمبرالثدیت حسن این علی این ابی طالب تا

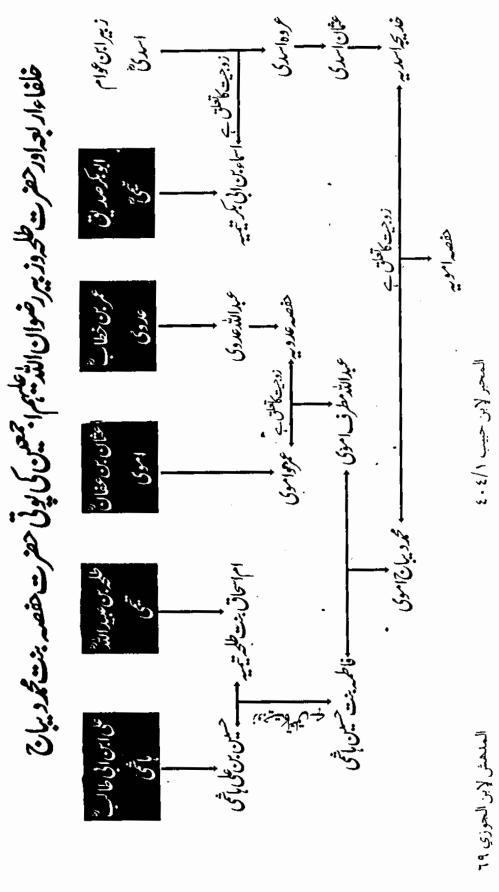
امام باقر کی بیوی ام فروه بنت قاسم ابن محدین ابی بکرصدیق

> عمدة الطالب لابن عنبة ٢٤٠ سير أعلام النبلاء للحافظ الذهبي ٤/٢٠٤ كشف الغمة للأربلي ٢/٠٢٣

الأصبلي لابن الطنطقي ١٤٩

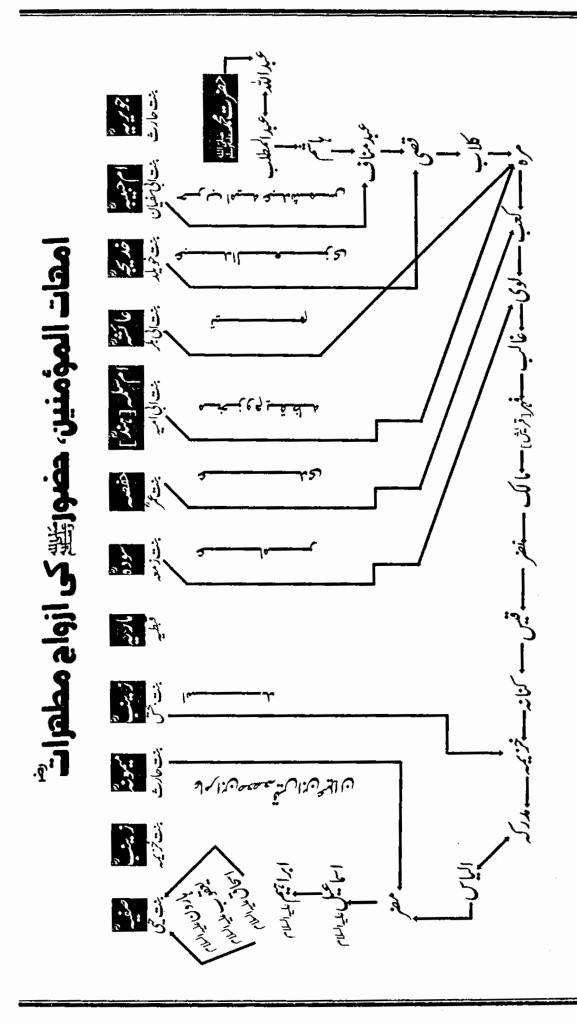
تهذيب الكدال للحافظ المرني 71/٧٢١

تاكرة الحناط الحافظ النطبي الكاا

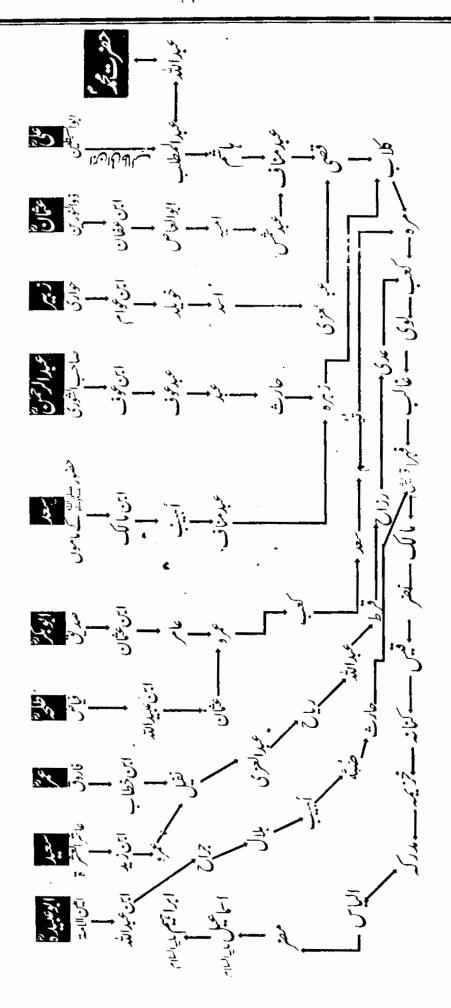


المحبر لإبن حبيب 1/3.3 الجوهرة في نسب النبي والعشرة للبري 1/377 شرت نهج البلاغة لإبن أبي المحليده1/177

المعارف لابن قتيبة ٢٠٠



(وەدى حشرات جي كوريايش ي جن کې د تيځې کې دي کئ حضرات عشره مبشره



**(2)** 

اہل بیت کرام اور حضرات صحابہ کے خاندانوں میں ایک جیسے نام اور دامادی کے دشتے ایم علمی تاریخی تحقیقی مطالعہ، شیعہ ما خذو کتب کے حوالہ سے آ

تالیف: سیداحمد بن ابراجیم کتانی مطبوعه: مکتبة الرضوان، قاهره،مصر\_[۱۳۲۳ هـ۲۰۰۲ ء]

> اردوترجمه مولا نامحد عامل حسین صاحب چمپارنی قاسی [استاذ مدرسه اسلامیه عیدگاه ، کاندهله مظفر نگر]

> > نظرثانی و بخیل نورانحسن راشد کا ندهلوی

اہل بیت میں سے ان حضرات کے اسائے گرامی جن کا تعلق علوی اور ہاشمی خاندان سے ہے، اور جنہول نے حضرات صحابہ کرام کے اسائے گرامی کو اپنانام بنایا۔

# خليفهاول حضرت ابوبكر صديق

شیعہ وتی ، قریب و بعیدر ہے والوں سب کو یہ معلوم ہے کہ ابو بکر صدیق ان کی کنیت اور عبداللہ ان کا اسم گرامی ہے ، نیز آپ خلیفہ اول بھی ہیں ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ہر قلمند آ دمی بیجا نتا ہے کہ جو محض اپنے لڑ کے کانام ابو بکر رکھتا ہے ، یا اپنی کنیت کے طور پر اس کو اپنا تا ہے وہ صحابہ کرام م کو اپنا دوست رکھتا ہے اور ان سے محبت کرتا ہے ، جن میں صدیق اکبر سب سے بڑے ہیں۔

# حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولا دمیں سے وہ اصحاب جن کا نام ابو بکر ہے

# **€1**

ابوبكربن على بن ابي طالب

میدان کربلامیں حضرت حسین کے ساتھ شہید کئے گئے، ان کی ماں کانام کی بنت مسعود ہشلی ہے، ان کا تام کی بنت مسعود ہشلی ہے، ان کا تلہ کرہ الارشاد للمفید صفح ۱۸۱۸ متاریخ الیعقوبی فی او لاد علی، شیخ عباس القمی کی مستھی الآمال ۲۹۱۱ میں ۲۶۰/۱ پر ہے، شیخ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہان کانام محمداور کئیت ابو بکر ہے۔ بحار الانوار للمحلسی ۲۶۰/۶۲.

# دم ابوبکر بن حسن بن علی بن افی طالب

میدان کر بلامیں اپنے چپاحضرت حسین کے ساتھ شہید ہوئے ،ان کا تذکرہ شیخ مفید نے اپنی کتاب الارشاد 'کے باب قتلی کربلا ۲٤۸/کے تحت کیا ہے۔

نیز تاریخ یعقوبی کے باب فی اولا دالحن اور عباس فی کی منتبی الآمال ۱۸۳۸ کے باب استشهاد فتیان بنی هاشم فی کربلاء، میں ہے۔

## ۳﴾ ابوبرعلی زین العابدین

حفرت علی زین العابدین بن حفرت حسین شهیدگی کنیت "ابوبکر" ہے۔ شیعدامامید کے متعددعلاء نے اس کا ذکر کیا ہے، جزائری کی "الانو ارالنع مانیه" کی طرف رجوع کیاجائے۔

ابو برعلى الرضابن موى الكاظم بن جعفر الصادق

حضرت على الرضاكى كنيت "ابوبكر" تقى بحس كا تذكره النورى الطبرسى في ابنى كتاب "السنجم الثاقب "ك "ألقاب وأسماء الحجة الغائب "كتحت كياب، قال: ﴿ ١٤ - أبوبكروهي إحدى كني الإمام الرضا ، كما ذكرها أبو الفرج الأصفهاني في مقاتل الطالبيين .

هه مهدالمهدى المنظر بن الحس العسكرى

ابوبکر حضرت المهدی المنظر کی ایک کنیت ہے، جن کے بارے میں شیعہ حضرات کاعقیدہ ہے کہ ان کی پیدائش '' ابوبکر'' ہے • • ۱۱ سوسال پہلے کی ہے، النوری الطبر سی نے اپنی مذکورہ بالا کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے، لقب ۱۲ کی طرف رجوع کیا جائے۔

﴿ قلت: تُرى لما ذا يُكني أو يُلقب المهدي المنتظر لدى الشيعة الإمامية بأبي بكر؟!! ﴾

# ابوبكرين عبداللدين جعفرين ابي طالب

أنساب الأشواف كے مصنف نے ان كاذكر صفحہ ١٨ / پركيا ہے۔

﴿ قال: وُلد عبدالله بن جعفر... وأبابكر قُتل مع الحسين وأمّهم الخوصاء من ربيعة... ﴾

اور خلیفہ بن خیاط نے اپنی تاریخ کے ص: ۲۲۴ پرفی تسمیة من قتل یوم الحسرة من بنی هاشم کے تحت کیا ہے۔

# خليفه ثانى حضرت عمر بن الخطاب

حضرات صحابہ کرام میں جتنے حضرات بھی عمر کے نام سے متصف تتھے ان سب میں حضرت عمر بن الخطاب زیادہ مشہور ہیں ،اور جو خض بھی اس نام کواپنا تاہے ، بلا شبہ وہ اس سے خیر و برکت کاارادہ رکھتا ہے۔

# حضرت علی کی اولادمیں سے وہ صاحبان جن کانام "عمر" ہے

%ا) عمرالاطرف بن على بن ابي طالب

ان كى والده ام حبيب صهباتغلبى ،ارتداد كے خلاف جنگ كى قيديوں ميں سے تھيں،ابونصر بخارى شيعى كى سرالسلسلة العلوية كے بالاست عمر الأطراف ملاحظہ سيجيئے عباس القمى كى منتهى الآمال كى سرالسلسلة العلوية كے بالاستان الكبرى التو أمان مجلسى كى بحارالانوار ٢٠/٣٢)

# در بن حسن بن علی ب**ن** ابی طالب

ان كى مان ام ولد ہے، يا ہے جي حضرت حسين كے ساتھ كر بلاميں شہيد ہوئے، ابن عنبه كى عمدة الطالب ص: ١١١، كے حاشيه تاريخ يعقو في ص: ٢٢٨ فى اولاد الحن كى طرف رجوع كياجائے، يعقو في نے اپنى كتاب التاريخ ميں ذكر كيا ہے: ﴿ و كان لـلحسن شمانية ذكوروهم الحسن... وزيد... و عمرو القاسم و أبو بكر و عبد الرحمن لأمهات شتى و ظلحة و عبد الله... ﴾.

# سا) عمرالاشرف بن على زين العابدين بن حسين

ان کی ماں ام ولد ہے، اور ان کالقب اشرف تھا، کیونکہ وہ عمر جن کالقب ''اطرف' ہے وہ عمر بن علی بن ابی طالب ہیں، شخ مفید کی الارشاد صن الان الم اللہ علیہ کی عمد قالطالب صن ۲۲۳، و یکھئے: ان کالقب اشرف ہے، کیونکہ بیسینی اور حسنی دونوں خاندان سے ہیں اور عمر الاطرف صرف والد کی طرف سے ہیں یعنی علی بن ابی طالب۔

### **€**~**}**

# عمربن ليجي بن حسين بن زيد شهيد بن على بن حسين بن على بن ابي طالب

محداعلمی حائری نے اپنی کتاب 'تراجم أعلام النساء ''میں اسم بنت الحسن بن عبدالله بن اساعیل بن عبدالله بن اساعیل بن عبدالله بن جعفر الطیار ... ، کے تحت ص: ۳۵۹ پران کا نام ذکر کیا ہے۔

# ۵﴾ عمر بن موی الکاظم بن جعفرالصادق

ابن الخشاب نے ان کا ذکر موٹ الکاظم کی اولا دمیں کیا ہے۔

ابن الخشاب في مايا: ﴿عشرون ابنازائداً فيهم عمراً وعقيلاً و ثماني عشرة بنتا ﴾ محمد قي تسترى كي تواريخ النبي والآل ، كي طرف رجوع في يجيئ -

# خليفه ثالث حضرت عثمان بن عفاك

خلیفهٔ ثالث حضرت عثمان بن عفان ذی النورین شهید جورسول الله صلی الله علیه وسلم کی دختر ان محترم حضرت رقیه وام کلثوم کے زوج محترم بھی ہیں۔

حضرت على كى اولاد ميس سے جن صاحبان كانام بنام عثمان ركھا كيا

# ﴿ا﴾ عثمان بن على بن ا بي طالب

حضرت حسین کے ساتھ میدان کر بلا میں شہید ہوئے ، ان کی والدہ ام بنین بنت حزام وحید یہ م کلابیۃ ہیں، شخ مفید کی الارشاوس: ۱۸۱۔ ۱۸۸، شخ محدرضا حکیمی کی اعیان النساء ص:۵۱، تاریخ یعقو بی کی باب اولا علی منتہی الآمال /۵۲۲۸، التستری فی تواریخ النبی والآل ص:۵۱ فی او لاد أمیر المؤمنین کی مراجعت کی جائے۔

# دم المنطقيل بن البي طالب عثمان بن فقيل بن البي طالب

بلافرى في انساب الاشراف مين ص: ٥ - بران كاذكركيا به قال: ولد عقيل مسلما... وعثمان

# حضرت عائشهرضى اللدعنها

حضرت رسول کریم سلی الله علیه وسلم کی زوجہ محرّ مدوختر حضرت ابو بکر صدیق حضرت عائشہ ہیں۔
قابل ذکر بات یہ ہے کہ اہل ہیت سے ایک لڑکا ہے ، جس کے بہت سے صاحبز اوے ہیں اور ایک لڑکا ہے ، جس کے بہت سے صاحبز اوے ہیں اور ایک لڑکی بھی ہے جن کا نام عائشہ ہے۔ ویکھئے! عائشہ نام رکھنے میں آخراس قدر رغبت کیوں ہے؟ ذراغور تو سیجئے!
علائے شیعہ کواس کا جواب دینا جا ہے ،اگران کے پاس جواب ہے!!اللہ ہمیں صحیح سمجھ عطافر مائے! آمین

# اولا دعلی میں وہ خواتین جن کانام عائشہ ہے

**€1**}

عا كشه بنت موى الكاظم بن جعفرالصادق

بید حضرت موی الکاظم کی اولا دمیں سے ہیں،ان کا ذکر خود متعدد شیعہ علماء نے کیا ہے، مثلًا شیخ مفید نے الارشاد سی ۲۲۲ نعمت اللہ جزائری نے الانوار الله عمانیة ۲۸۰/۱ نعمت اللہ جزائری نے الانوار الله عمانیة ۲۸۰/۱ میں کیا ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقیہ سے اہل بیت کرام کی شدت محبت کی ایک قابل ذکر علامت بیہ ہے کہ موسیٰ الکاظم کی [ سے / مذکر اولا دھیں ] اور ایک لڑکی جن کا نام عائشہ تھا۔

نعمت الله جزائري في الانوارالعمانية مين اله ٣٨٠] برلكها ب: ﴿ وأماعددأو لاده فهم سبعة وثلاثون ولداً ذكرا وأنثى: الإمام على الرضا و...و...وعائشة ﴾

اگر چهان کی اولا دکی تعداد مین اختلاف ہے، کیکن اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ان کی ایک لڑکی تھی جس کا نام عاکشتہ تھا، ابونصر بخاری نے کہا: ﴿ولد موسیٰ من شمانیة عشر ابنا واثنتین وعشرین بنتا ، [سرالسلسلة العلوية ص:٥٣]

تستری نے تواریخ النبی والآل، میں ستر ولڑ کیوں کا تذکرہ کیا ہے، جن میں فاطمہ کبری، فاطمہ صغری، دقیہ، رقیہ، وقیہ، رقیہ، ما بی حکیمہ، ام کلثوم، ام سلمہ، ام جعفر، لبانه، علیة، آمنه، حسنه، بریہہ، عائشه، زینب اور خدیجہ شامل ہیں، تواریخ النبی والآل ۱۲۵۔ ۱۲۲.

# ﴿٢﴾ عائشه بنت جعفر بن موى الكاظم بن جعفرالصادق

عمری نے مجدی میں کہا کہ معفر بن موی کاظم بن جعفر صادق کا ایک از کاام ولد کی طرف سے تھا، جس کی آٹھ اڑکیاں تھیں: حسنہ عباسہ، عائشہ، فاطمہ کبری، فاطمہ صغری، اساء، زینب اورام جعفر ﴿سرائسلسلة العلویة ص: ٦٣﴾

# ۳€ عائشه بنت على الرضابن موى الكاظم

ابن ختاب نے اپنی کتاب "موالید اهل البیت "میں ان کاذکر کیا ہے، کہتے ہیں علی الرضاکے پانچ لڑکے اور ایک لڑکی تھی۔ لڑکوں کا نام محمد قانع، حسن، جعفر، ابراہیم، اور حسین ہیں، اور لڑکی کا نام عائشہ ہے، [تواریخ النبی والآل ص: ۱۲۸]

# ﴿ ٣﴾ عائشه بنت على الهادى بن محمد الجواد بن على الرضا

شيخ مفير في [الارشادص:٣٣٣] پران كاذكركيا ب، قسال: ﴿وحلف من السول د أبسا محمد الحسن ابنه هو الإمام من بعده و الحسين و محمد و جعفرو ابنته عائشة... ﴾

# حضرت طلحه رضى اللد تعالى عنه

# حضرت علی کے اولا دمیں سے جن لوگوں نے اپنانام طلحہ رکھا ہے

**€**!**﴾** 

طلحه بن حسن بن على بن افي طالب

یعقوبی نے اپنی تاریخ میں حضرت حسن کی اولاد میں ان کا تذکرہ کیا ہے [ص: ۲۲۸]اورتستری نے تواریخ النبی والآل میں [ص: ۱۲۰].

# حضرت معاوید صی الله تعالی عنه مضرت معاوید کھا ہے مصرت کی کے افراف میں ہے جن حضرات نے بیان معاوید کھا ہے موالی کھا ہے موال

معاويه بن عبدالله بن جعفر بن ابي طالب

یے عبداللہ بن جعفر کی اولا دمیں ہے ہیں، جن کا نام معاویہ بن ابی سفیان ہے، نیز اس معاویہ کی اولا دہیں، (ان کی سل چلی )[انساب الاشراف ص: ۲۰، ۱۲۸ ابن عنبہ کی عمدة الطالب ص: ۵۲]

اهل بیت اورصحابه کرام کے درمیان ازدواجی رشتے الل بیت اور آل صدیق اکر شیخ کے درمیان رشتے

محر بن عبدالله عليه الصلوة والسلام

آ پ سلی الله علیہ وسلم نے حضرت عائشہ وختر صدیق اکبر سے نکاح فرمایا شیعہ امامیہ کے علماء کے میں سے کوئی بھی عالم اس نکاح کا منکر نہیں ہے، اگر چہ علمائے شیعہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کے سلسلہ میں زبان درازی کرتے ہیں، اوران کا کوئی بھی عالم نہ نیانہ پرانا حضرت عائشہ پر ترضی نہیں پڑھتا بلکہ اس کے برعکس ان پرنہایت بر سے الزامات لگا تا ہے، جیسا کہ شیخ عباس فمی نے اپنی تفسیر وغیرہ میں علمائے شیعہ سے قل کیا ہے۔

موى الجون بن عبدالله الحض بن حسن فني بن حسن السبط بن على بن الى طالب

انہوں نے امسلمہ بنت محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو بکر صدیق سے نکاح کیا تھا، جن سے عبداللہ بیداہو ہے ،اس کاعلائے شیعہ میں سے: تراجم أعلام النساء کے مصنف نے ص: ۲۵ پر اور ابونفر بخاری نے سر السلسلة العلویة ص: ۲۰ میں تذکرہ کیا ہے، نیز ابن عنبہ نے عمدة الطالب ص: ۱۳۳۱ میں کیا ہے، فروام سلمة هذه أمها عائشة بنت طلحة بن عبيدالله وأمها ام كلثوم بنت أبى بكر الصديق الله وأمها ام كلثوم بنت أبى بكر الصديق الله وأمها الله وأمها الله عائشة بنت طلحة بن عبيدالله وأمها الله كلثوم بنت أبى بكر الصديق الله وأمها الله

# ﴿٣﴾ اسحاق بن جعفر بن ا بي طالب

انہوں نے ام عکیم بنت قاسم بن محمد بن ابو بمرصد بن سے شادی کی ،اور بیام فروہ کی بہن تھیں ،ان کا ذکر علمائے شیعہ میں سے محمد اعلمی الحائری نے اپنی کتاب "تراجم اعلام النساء" میں [ص:۲۶۰] پر کیا ہے۔

# **€**r}

محدالبا قربن على زين العابدين بن حسين

انہوں نے ام فروہ بنت قاسم بن محر بن ابی بکر صدیق سے نکاح کیا، جن سے جعفر صادق پیدا ہوئے،
اس رشتہ کا تذکرہ شیعہ امامیہ کے مراجع و مآخذ میں ماتا ہے، جیسے: شخ مفید کی الارشاد [ص: ۲۵] محمد املی حائری
کی تراجم اعلام النساء [ص: ۲۵۸] ابن عنبہ کی عمدة الطالب [ص: ۲۲۵] حضرت جعفر صادق کا یہ مقولہ مشہور
ہے، میں ابو بکر صدیق سے دومر تبہ پیدا ہوا۔ جعفر صادق کو عظمت و نثر ف کا ستون کہاجا تا ہے۔ ابن طقطفی کی
الاصیلی [ص: ۱۲۹] ﴿ مقالة جعفر الصادق المشهورة ولد فی ابو بکر مرتین ﴾ آس کی وجہ یہ ہے کہ ان
کی ماں ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابو بکر ہیں اورام فروہ کی والدہ اساء بنت عبد الرحمٰن بن ابو بکر ٹین، اگر قارئین
کرام غور فرما کیں توبیدواضح ہوجائے گاکہ آل صدیق اکبر سے ان کا کتنا احتیار شتہ تھا۔

# ﴿۵﴾ حسن بن على بن ابي طالب

حضرت حسن في فقصه بنت عبدالرحلن بن ابو بمرصد الله الله عندالرحل النبي النبي والمنطقة المسترى في تدواريخ النبي والآل كي المام الحسن كتحت اس كاذكركيا ہے۔

# اہل بیت اور آل زبیر کے درمیان رشتے

<del>(1)</del>

آ پ ملى الله عليه وسلم كى يجو يهى حفرت صفيد بنت عبدالمطلب

حضرت العوام بن خویلد نے آپ سے نکاح کیا، جن سے زبیر بن العوام پیدا ہوئے، بیرشتہ تمام مراجع اور کتب انساب کامتفق علیہ ہے، مؤرخین اور علائے انساب میں سے سی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا ہے۔

# ﴿٢﴾ ام الحسن بن حسن بن على بن ابي طالب

حضرت عبدالله بن زبیر بن عوام نے اس سے نکاح کیا، اس نکاح کا ذکر شیعه علماء میں سے عباس قیمی فی منتہی الآمال[ص: ۱۳۸۱] شخ محمد سین اعلمی حائری نے تراجم اعلاء فی الآمال[ص: ۱۳۸۹] شخ محمد سین اعلمی حائری نے تراجم اعلاء السباء [ص: ۱۳۳۸] اور ابوالحس عمری نے السم حدی میں کیا ہے، نیز علما نے انساب میں سے بلاذری نے السم الشراف[ ۱۹۳/۲] میں اور مصعب زبیر بن بکاء نے نسب قریش [ص: ۵۰] پراس کا ذکر کیا ہے۔ انساب الأشراف [ ۱۹۳/۲] میں اور مصعب زبیر بن بکاء نے نسب قریش [ص: ۵۰] پراس کا ذکر کیا ہے۔

# (۳) رقیہ بنت حسن بن ملی بن ابی طالب

حضرت عمروبن زبیر بن عوام نے ان سے نکاح کیا، اس نکاح کا تذکرہ شیعہ علماء میں سے عباس فم نے منتھی الآمال [ص:۳۲۲] میں اعلمی نے تراجم اعلام النساء[ص:۳۳۲] ابو سن عمری نے المحدة میں اور ابن عذبہ نے عدد ق الطالب [ص:۸۸] میں کیا ہے، علماء انساب میں سے مصعب زبیری نے نسبہ قریش[ص:۵۰] پراس کاذکر کیا ہے۔

# ﴿ ٢٨﴾ مليكه بنت حسن بن على بن افي طالب

حضرت جعفر بن مصعب بن زبیر نے ان سے شادی کی جن سے ایک لڑکی فاطمہ پیدا ہوئی،مصعب زبیری کی نسب قریش جس:۵۳ پرملاحظ فرمائیے۔

# ۵۶۶ موسیٰ بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب

آپ نے عبیدة بنت زبیر بن بشام بن عروه بن زبیر بن عوام سے نکاح کیا، جن سے عمرورج بصفیداد زبیر بن بست مردرج بصفیداد زبیر کی دسب قریش "ص:۲۲ پرملاحظ فرما ہے۔

### **€**Y**}**

# جعفرا كبربن عمربن على بن حسين بن على بن ابي طالب

آ پ نے فاطمہ بنت عروہ بن زبیر بن عوام سے نکاح فرمایا، جن سے علی پیدا ہوئے، مصعب زبیری کی نسب قریش میں: ۲۲ پر ملاحظہ کیجئے۔

# **€**∠<del>)</del>

# عبداللدبن حسين بن على بن حسين بن على بن الي طالب

آپ نے ام عمروبنت عمروبن زبیر بن عروہ بن عمر بن زبیر سے نکاح کیا، جن سے جعفراور فاطمہ بیدا ہوئے ،مصعب زبیری کی نسب قریش[ص:۳۷۲ ] پرملاحظ فرمائے۔

# **€^**}

# محربن عوف بن على بن محمد بن على بن ابي طالب

، آپ نے صفیہ بنت محمر بن مصعب بن زبیر سے نکاح کیا، جن سے علی اور حسنة پیدا ہوئیں، مصعب زبیری کی نسب قریش ص: 22 مرملاحظ فرمائے۔

# **€**9**)**

# بنت القاسم بن محد بن جعفر بن ابي طالب

بنت قاسم سے حضرت حمزہ بن عبداللہ بن زبیر بن عوام نے نکاح کیا، جن سے ان کی اولا دبھی ہو کمیں، مصعب زبیری کی نسب قریش[ص:۸۲] پرملاحظ فرمائے۔

# **€1**•}

# محمر بن عبدالله النفس الزكية بن حسن هني بن حسن سبط بن على بن ابي طالب

آپنے فاختہ بنت فلیح بن مجمر بن منذر بن زبیر سے نکاح فر مایا جن کے بطن سے طاہر بیدا ہوئے ، ابونصر بخاری نے سرالسلسلة العلویة ، میں ص: ۸اپر ذکر کیا ہے۔

### **€11**}

# مسين اصغربن على زين العابدين بن حسين

آ پ نے خالدہ بنت جمزہ بن مصعب بن زبیر بن عوام سے شادی کی ،اس کا تذکرہ شیخ محر حسین اعلمی شیعی نے خالدہ بنت جمزہ بن مصعب بن زبیر بن عوام سے شادی کی ،اس کا تذکرہ شیعی نے تراجم اعلام النساء میں [ص:۳۷۱] پر کیا ہے۔

# سکینہ بنت حسین بن علی بن افی طالب

مصعب بن زبیر بن عوام نے ان سے نکاح کیا ،اس کا تذکرہ علم انساب کے دوبڑے شیعی علماء نے کیا ہے ،ابن عنبہ کی عدم السط الب فی أنساب آل أبی طالب میں [۸۲۸ھے ص:۱۱۸] ابن طقطقی کی الاصیلی فی انساب الطالبین میں ت ۲۹ کھ[ص: ۲۵ – ۲۲]

# 

آپ نے امینہ بنت حمزہ بنت منذر بن زبیر مجن عوام سے نکاح فرمایا، ابونصر بخاری شیعی نے "سرالسلسلة العلویة" میں ص:۳۰ اپرذکر کیا ہے، کہ سین بن حسن کے الرے محمد علی ،حسن اور الرکی فاطمہ تھی، جن کی مال امینہ بنت حمزہ بن منذر بن زبیر ہیں۔

# 

آپ نے فاطمہ بنت عثمان بن عروہ بن زبیر بن عوام سے نکاح فرمایا۔ ابونصر بخاری نے''سے السلسلة العلویة ''میں [ص:۱۰۲] پرذکر کیا ہے، کہلی بن حسن بن علی معروف بہخرزی کے لڑے حسن ہیں جن کی ماں فاطمہ بنت عثمان بن عروہ بن زبیر بن عوام ہیں۔

# اہل بیت اور آل خطاب بن عدی کے درمیان از دواجی رشتے

# **€**1**}**

# محربن عبدالله عليه الصلوة والسلام

آپ ملی الله علیہ وسلم نے حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب سے نکاح فر مایا تھا، اس نکاح کے بارے میں کسی بھی شیعہ عالم کا کوئی اختلاف نہیں ،اگر چہ شیعہ امامیہ کے علماء، حضرت حفصہ پر بھی ام المؤمنین حضرت عنائہ کی طرح سب وشتم کرتے ہیں۔

# ۲﴾ حسن فطس بن على بن على زين العابدين بن حسين

حضرت حسن افطس نے بنت خالد بن ابی بکر بن عبدالله بن عمر بن الخطاب سے نکاح کیا تھا، اس نکاح کا تذکرہ شیعہ عالم ابن عنبہ کی کتابء ۔۔۔۔۔ السطالب [ص: ۳۳۷] اور تراجم اعلام الساء رض: ۳۲۱] پرہے۔

# ۳﴾ حسن نثنی بن حسن علی بن ابی طالب

آپ نے رملہ بنت سعید بن زید بن فیل عدوی سے نکاح کیا، جن سے محد، رقیہ اور فاطمۃ بیدا ہوئیں، علمائے شیعہ میں سے ابن عنبہ نے عمدہ الطالب، میں [ص: ۱۲۰] براس کا تذکرہ کیا ہے۔

# اہل بیت اور بنی تیم کے درمیان رشتے

**€**1}

# حضرت حسن بن علي بن ابي طالب

آ پڑنے ام اسحاق بنت طلحہ بن عبید اللہ تیمی ہے نکاح فر مایا، جن سے فاطمہ، ام عبد اللہ اور طلحہ بن حسن بیدا ہوئے ، اس نکاح کا تذکرہ شیعہ امامیہ کے گی ایک مراجع و ما خذمیں ہے، جیسے: شیخ مفید کی الارشاد [ص:۱۹۴]

شخ عباس في كي منتهى الآمال [ص: ٢٥١] فصل افي بيان او لاد الحسين.

كشف النعمة كل معسرفة الائمة [٧٥/٢] في ذكر أولاد الحسن اورالجزائرى كل الانوار النعمانية [٣٤/٢] وقال:

﴿والمحسين الاثرم بن الحسن وطلحة وفاطمة أمهم ام اسحاق بنت طلحة بن عبيدالله التيمي

حسين اثرم بن حسن جلحه اور فاطمه کی مال ام اسحاق بنت طلحه بن عبيدالله تيمی ہيں۔

### ر بر الماري (۲) الماري الم

حضرت حسين بن على بن ابي طالب

حضرت حسين نے ام اسحاق بنت طلحہ بن عبيداللہ تيمى سے نکاح فرمايا، اور اپنے انقال سے پہلے حضرت حسن کووصيت فرمائی کدام اسحاق سے نکاح کریں، چنانچہ حضرت حسن نے ايمابى کيا اور ان کے بطن سے فاطمة بنت حسين بيدا ہوئيں، اس بات کا تذکرہ شيعہ اماميہ کے مافذ ميں ماتا ہے، جيسے: شخ مفيد کی الارشاد [ص: ١٩٨] شخ عباس فمی کی منتبی الآ مال [ص: ١٥١ ،الف صل ۲ افی فصل بيان او لاد الحسين الرشاد [ص: ١٩٨] وقال: ﴿فاطمة بنت الحسين وأمها أم اسحاق بنت الحسين وأمها أم اسحاق بنت طلحة بن عبيدالله ﴾

فاطمه بنت حسين كى مال أم اسحاق بنت طلحه بن عبيد الله ميل \_

# ابل بیت اوزبی امیه کے درمیان رشتے

**€**|**∲** 

حضرت رقيهاور حضرت ام كلثوم وختر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

دونوں دختر ان مکرم کا نکاح ،خلفیہ ثالث حضرت عثمان غی سے ہواتھا۔اس رشتہ کے بارے میں شیعہ امامیہ کے سی میان کہتے ہیں، امامیہ کے سی عالم کوکوئی اختلاف نہیں ہے،اس کے باوجودوہ حضرت عثمان بن عفان کو ہمیشہ برا بھلا کہتے ہیں، وہ کہتے ہیں اگر چہ بین کاح ہوا ہے لیکن بیہ:''مناکحة من أظهر الاسلام و أصمر الكفر''[اس آ دمی کا نکاح

جس نے اسلام کو ظاہر کیااور کفر کو اپنے ول میں چھپایا] کی طرح ہے، اس کے لئے دیکھئے: شخ مفید کی السمسائل السرویة علمائے شیعه کایدوی ہے کہ حضرت رقید کی موت عثمان بن عفان کے ان کو مارنے پیٹنے کی وجہ سے ہوئی تھی الیکن سوال یہ ہوتا ہے کہ اگر ایسا تھا تو نبی علیہ الصلوٰ ق والسلام نے حضرت رقید کی وفات کے بعد ، حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان عن سے کیوں کیا؟

﴿٢﴾ حضرت زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت زینب کا نکاح ابوالعاص بن ربیع ہے ہواتھا، ابوالعاص بن ربیع ،حضرت زینب کی خالہ ہالہ بنت خویلد کے اور کے ہیں،حضرت زینب کے بطن ہے ایک اڑکی پیدا ہوئی جن کانام امامہ تھا، جن سے حضرت علی نے فاطمہ زہرا کے انتقال کے بعد ذکاح کرلیا تھا،اس رشتہ میں بھی شیعہ امیہ کے سی بھی عالم کا اختلاف نہیں۔

هه) على بن حسن بن على بن على بن على بن ابي طالب

انبول نے رقیہ بنت عمر عثمانیہ سے نکاح کیا تھا، ابولھر بخاری نے اس کا تذکرہ کیا ہے: و قال: ﴿وعلی بن السحسن بن علی الخرزی هو الذی تزوّج برقیّه بنت عمر العثمانیة و کانت من قبل تحت المهدی بن المنصور، فأنكر ذلك الهادی و أمر بطلاقها فأبی علی بن الحسن ذلك و قال: لیس المهدی برسول الله حتی تحرّم نساؤہ بعدہ و لا هو المهدی أشرف منی، سرالسلسلة العلویة ص: ۱۰۳. ﴾
علی بن حسن بن علی خرزی نے رقیہ بنت عمر عثمانیہ سے نکاح کیا تھا جوان سے پہلے مہدی بن منصور کے علی بن حسن بن علی خرزی نے رقیہ بنت عمر عثمانیہ سے نکاح کیا تھا جوان سے پہلے مہدی بن منصور کے نکاح میں تھی، چنا نچہ ہادی کو بینا گوارگز راوراس نے طلاق کا تھم دیا لیکن علی بن حسن نے اس کوردکر دیا، اور فرمایا کہ مہدی کوئی رسول نہیں کہ اس کے بعد اس کی عورتوں سے نکاح حرام ہوجائے اور نہ مہدی دی جوجھے سے اشرف ہے۔

﴿م﴾ حضرت على بن ابي طالب

حضرت على في المه بنت ابوالعاص بن ربيع سے نكاح فرمايا، قدم ربيانه.

# ﴿۵﴾ خد يجه بنت على بن ابي طالب

خدیج بنت علی کا نکاح عبدالرحمن بن عامر بن کریزاموی سے ہواتھا، اس کا تذکرہ علائے شیعہ میں سے ابن عنبہ نے عمدة الطالب [ص: ۸۳] ابوالحن عمری شیعی کی کتاب المجدی سے قال کر کے حاشیہ پرذکر کیا ہے، تراجم اعلام النساء [ص: ۳۲۵] ابن حزم کی جمہرة انساب العرب [ص: ۱۸۳] وقال فی عمدة الطالب: ﴿ تزوجها عبدالرحمن بن عامر الاموی، ولم یذکر اسم حُریز ﴾

# ﴿٢﴾ رمله بنت على بن ابي طالب

معاویہ بن مروان بن حکم نے ان سے نکاح کیاتھا، نسب قریش [ص: ۴۵] جمہرۃ أنساب العرب اص: ۸۵] جمہرۃ أنساب العرب ميں بي مذكور ہے كەرملہ ابوالهياج ہاشى جن كانام عبدالله بن الجارث بن عبدالله بن الجارث بن عبدالله عب

# د پینب بنت حسن نشی بن حسن بن علی بن ابی طالب

خلیفه ولید بن عبد الملک بن مروان نے ان سے نکاح کیا ہسب قریش[ص:۵۲] حقرة انساب العرب [ص:۱۰۸]

# ﴿^﴾ نفیسه بنت زید بن حسن بن علی بن ابی طالب

خلیفہ ولید بن عبد الملک بن مروان نے ان سے نکاح کیا ، ابن عنبہ جوشیعہ صاحبان کاعلم الانساب میں بڑا ماہر عالم ہے، اس نے اس نکاح کا تذکرہ عمدہ الطالب[ص: ٢١ اورص: ٩٠] برکیا ہے۔

# ﴿ ٩﴾ ام ابيها بنت عبدالله بن جعفر بن ابي طالب

ان سے خلیفہ عبد الملک بن مروان نے نکاح کیا تھاءانساب الاشراف من ۲۰،۵۹ میں لکھا ہے:

﴿ و کانت لعبد الله ابنة یقال لها ام ابیها تزوجها عبدالملك بن مروان ﴾ عبدالله کاری الله این ایک از کی تھی جس کا نکاح عبدالملک بن مروان ہے ہواتھا۔
اوریہ بھی کہا گیا ہے کہان کا نام ام کلثوم ہے ،عبدالملک نے ان سے شادی کی تھی ، پھر طلاق دے دی تھی اوراس کے بعدان سے ابان بن عثان بن عفان نے نکاح کیا ، نیزیہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ دو عورتوں کے علیمدہ علیمدہ نام ہیں ، وہ خاتون جن سے پہلے عبداللہ نے شادی کی ، پھر علی بن عبداللہ بن عباس نے ، یہام الیہا کی بہن ہیں ۔ وہ خاتون جن سے پہلے عبداللہ نے شادی کی ، پھر علی بن عبداللہ بن عباس نے ، یہام الیہا کی بہن ہیں ۔ وہ خاتون جن سے پہلے عبداللہ نے شادی کی ، پھر علی بن عبداللہ بن عباس نے ، یہام الیہا کی بہن ہیں ۔ وہ خاتون جن اللہ اعلی النہ اعلی کہا ہے :

و تزوجها عبدالملك بن مروان بلعشق فطلقها فتزوجها على بن عبدالله بن عباس وهلكت عنده عبدالملك بن مروان في الميها سيوشق مين نكاح كياتفااورطلاق بحى ديدى تقى،اس كے بعد على بن عبدالله بن عباس في الربح عبدالله بن عباس اثنان و عشرون ولداً...و عبدالله الأكبر أمه أبيها بنت عبدالله بن حبوالله بن حبوالله بن عباس اثنان و عشرون ولداً...و عبدالله الأكبر أمه أبيها بنت عبدالله بن حفر بن أبى طالب الله بن حفر بن أبى طالب الله بن حبوالله بن عباس اثنان و عشرون ولداً...و عبدالله الأكبر أمه أبيها بنت عبدالله بن حعفر بن أبى طالب الله بن عباس اثنان و عشرون ولداً ...و عبدالله بن حعفر بن أبى طالب الله بن حيدالله بن عباس اثنان و عشرون ولداً ...و عبدالله بن حيفر بن أبى طالب الله بن حيدالله بن حيفر بن أبى طالب الله بن حيفر بن أبيها بن عيفر بن أبي الله بن حيفر بن أبيها بن الله بن حيفر بن أبيه بن الله بن حيفر بن أبي الله بن حيفر بن أبي به بن عبدالله بن حيفر بن أبي الله بن حيفر بن أبي بن عبدالله بن حيفر بن أبي الله بن حيفر بن أبي الله بن حيفر بن أبي الله بن عبدالله بن عبدالله بن حيفر بن أبي الله بن عبدالله بن ع

# ﴿• ا﴾ فاطمه بنت حسين شهيد بن على بن ابي طالب

آپ سے حضرت عبداللہ بن عمر وبن عثان بن عفان فی نکاح فر مایا تھا، جن سے محمدالد بباج بیدا ہوئے ، محمدالد بباج اپنے ماں شریک بھائی، عبداللہ المحض ، حسن الممثث اوردوسر سے اہل بیت کے ساتھ منصور دوانیقی کے قید میں ہیں شہید کئے گئے۔ فاظمہ بنت حسین پہلے حسن المثنی کے نکاح میں تھیں ، جن سے عبداللہ المحض ، حسن الممثث ، اورابرا ہیم النمر پیدا ہوئے ، اگر چیعلائے شیعہ المہیاس نکاح سے تجابل برتے ہیں اوراکثر اس کا انکار بھی کرتے ہیں ، جیسا کے ملی مخیلی دخیل نے ابنی کتاب 'فاطمہ بنت الحسین' 'میں کھا ہے کہ فاظمہ نے صرف حسن مثنی بن حسن البسط سے نکاح کیا تھا، جن سے اولا دبھی ہوئیں ، ان علائے شیعہ میں کہ فاظمہ نے اس نکاح کونظر انداز کیا ہے شخ محمد رضا تھی ہیں ، انہوں نے ابنی کتاب اعیان النساء عبر العصور المحتلفة میں فاظمہ بنت حسین کر جمہ میں کھا ہے کہ ان کا نکاح حسن المثنی سے ہوا، جن سے گل العصور المحتلفة میں فاظمہ بنت حسین کر جمہ میں کھا ہے کہ ان کا نکاح حسن المثنی سے ہوا، جن سے گل اولاد ہوئیں ، جومنصور دوانیقی کی قید میں رہیں اوراس میں شہید کردی گئیں لیکن اس کا تذکرہ نہیں کیا کہ قید میں ان

کے ساتھ ان کے مال شریک بھائی محمد الدیباج بن عبد اللہ بن عمر و بن عثان بن عفان بھی شہید ہوئے تھے۔

لیکن مجموعی طور پر علائے شیعہ امامیہ نے اس کو سلیم کیا ہے کہ فاطمہ بنت حسین کی ماں ام اسحاق بنت طلحہ بن عبید اللہ بیں ، اور بیو ہی ام اسحاق بیں جو حسن البسط کے نکاح میں تھیں اور ان سے بیچ بھی ہوئے ، نیز حضرت حسین کو وصیت فر مائی تھی ، کہ وفات کے بعد ان سے حضرت حسین کو وصیت فر مائی تھی ، کہ وفات کے بعد ان سے نکاح کرلیں ، چنا نچ حضرت حسین نے نکاح کیا اور ان سے فاطمہ بنت حسین پیدا ہوئیں ، یہ بات تمام مراجع و ماخذ میں مذکور ہے۔

شیعه امامیه کے مآخذ ومراجع کوملاحظ فرمایئے: جیسے شیخ مفید کی الارشداد[ص:۱۹۳] تعمت الله جزائری کی الانوار النعمانیة [۱/۳۵۳] الاصیلی آص:۲۹،۲۵] الاصیلی آص:۲۹،۲۵] الاصیلی آص:۲۹،۲۵] ما الانوار النعمانیة و ۱/۳۵ الانساب کی بعض ۱،۲۹ فی بیان أو لاد الحسین، تاریخ یعقوبی ۲۷،۲۱،عمدة الطالب[ص:۱۸] علم الانساب کی بعض کتابیس: انساب الاشراف[۴/۲۰] حمهرة انساب العرب[ص:۱۹۳] نسب قریش ص:۵۱

حضرت فاطمہ بنت حسین کی وفات کالھ میں ہوئی اور اسی سال ان کی بہن سکننہ بنت حسین اور فاطمہ کبری بنت حسین کی وفات ہوئی۔اگرقار ئین کرام علمائے شیعہ امامیہ کی وہ تصریحات جن اور فاطمہ کبری بنت علی بن ابی طالب کی وفات ہوئی۔اگرقار ئین کرام علمائے شیعہ امامیہ کی وہ تصریحات جن سے فاطمہ بنت حسین کی عبداللہ بن عمر و بن عثمان بن عفان کے سے فاطمہ بنت حسین کی عبداللہ بن عمر و بن عثمان بن عفان کے سے فاطمہ بنت حسین کی عبداللہ بن عمر و بن عثمان بن عفان کے سے نکاح کا ثبوت ہوتا ہے، پڑھنا جا بیں تو درج و بل ما خذ سے رجوع کر سکتے ہیں:

این کتاب "الاصیلی فی انساب الطالبین" میں اس نکاح کاذکرکیا ہے، چنانچہوہ لکھتے ہیں:

وحلف فاطمة بنت الحسين عبدالله بن عمر وبن عثمان بن عفان فولدت له وحلف عبدالله بن عمر وبن عثمان بن عفان فولدت له عبد عبرالله بن عمر وبن عثمان بن عفان نے فاطمہ بنت حسین سے بعد میں نکاح کیا جن کے بطن سے اولاد بھی ہوئی۔

ابن عنبت: ۸۲۸ هجوبوے مشہور شیعی عالم انساب بیں ، اپنی کتاب عمد الطالب کے اندر انساب آل ابی طالب کے ختاس نکاح کاؤکرکرتے ہیں [ص: ۱۸۸ ، حاشیہ کتاب] وقال المحقق: ﴿ وَكَانَتَ فَاطَمَةَ تَرُوحَتَ بِعَدِ الْحَسَنِ الْمَثْنَى عبدالله بن عمروبن عثمان بن عفان

الأموى... فولدت له أولاداً منهم محمد المقتول مع أخيه عبدالله بن الحسن ويقال له الديباج والقاسم ورقية بنو عبدالله بن عمرو" عمدة الطالب [ص: ١١ الهامش]

تاریخوانساب کی کتب ومراجع کے لئے ہم مندرجہ ذیل کتب کی طرف رہنمائی کرتے ہیں:

ابن قتیبت: ۲۷۱ه کی المعارف فی تاریخ ۱۲۲ کی تربخ الاسلام أحداث ۱۱۰۱،۱۰۱ بن جوزی ت ۵۹۷ه ۱۸۲/۱۸۱ کی المنتظم فی تاریخ الامم و الملوك.

> ﴿ال﴾ حضرت حسين بن على بن ابي طالب

آپ نے لیلی یا آمنہ بنت ابومرۃ سے نکاح فرمایاتھا، یہ وزوجہ محترمہ تقفی اموی تھیں، اس کا ذکر شخ عباس فتی کی منتھی الآمال میں ص:۲۵۴،۲۵۳ پر ہے۔ ﴿ ومن زوجات الحسين ليلى بنت أبى مرة بن عروة بن مسعود الثقفية وأمها ميمونة بنت أبى سفيان وهي أم على الأكبر وعلى الأكبر هاشمي من جهة ابيه ثقفى أموي من جهة أمه ﴾ "حضرت حسين كى بيويول ميل ليل بنت الى مره بن عروة بن مسعود تقفى بيل جن كى مال ميمونه بنت الى سفيان بيل، نيز يعلى الاكبركى بهى مال بيل جو باپ كى طرف سے ہاشى اور مال كى طرف سے تقفى اموى بيل۔ اموى بيل۔

اس كاذكرنس قريش مين بحى به، ﴿ ص: ٢٥ في صل ولدالحسين وفيه من زوجاته: ليليٰ أو آمنة بنت معتب بن عمروبن سعد بن مسعود بن عوف بن قيس، وأمها ميمونة بنت أبي سفيان بن حرب بن أمية ﴾

# 

انهول نے ام حبیب بنت مامون عباسی سے نکاح کیا، یہ نکاح ۲۰۲ میں ماوضل ہوا تھا، اس کاذکر شیعہ امریک کے آخر میں ہوا تھا، اس کاذکر شیعہ امریک کے آخر میں ہے، جیسے محمد اعلمی الحائری کی تراجم اعلام النساء ص: ۲۲۹، ہاشم سینی کی سیرة الائمة الاثناء عشرة [ص: ۳۲۱ میں ۴۰۵،۲۰۰۹] وسماها أم الفصل اور ابن شهر آشوب کی الارشاد [ص: ۲۲۳] وسماها أم الفصل اور ابن شهر آشوب کی المناقب [۱/۲۲۷]

# ورد المريد المر

خلیف ارون رشیدالعباس نان سے نکاح کیاتھا،مناقب آل ابی طالب[ص:٢٢٣/٢]

# سس الله بن محمد بن عمر اطرف بن على بن ابوطالب

انہوں نے ابوجعفر منصور کی پھو بھی سے نکاح کیا تھا، اوراس وقت آپ ۵ سال کے تھے، نیز زینب بنت محد باقر سے بھی نکاح کیا، مآخذ شیعہ میں سے سرالسلسلة العلوية [ ہامش ص: ۱۲۵] ملاحظ فرمائے۔

€r\$

ام كلثوم بنت موى الجون بن عبدالله محض بن حسن بن على بن ابي طالب

انہوں نے اپنے بھائی منصور عباسی کے لڑے سے نکاح کیا جھٹی نے ابن عنبہ کی عمدہ الطالب کے [ص:۱۳۴] کے حاشیہ پرابوالحن عمری کی کتاب المحدی سے قال کرتے ہوئے لکھا ہے:

﴿ ولدموسي بن عبدالله الملقب بالحون، اثنى عشر ولداً منهم تسع بنات...و...وام كلثوم خرجت إلى ابن أحى المنصور؟

قارئین کرام کوعلوی اور عباسی خاندان کے درمیان رشته از دواج کوملا حظفر مانا حیاہے۔

# شیعه بردے بارہ اماموں کی مائیں کون کون تھیں؟ شیعه کتب انساب وتاریخ کا اختلاف

# ضمیمه نمبر(۱)

علاء شیعہ امامیہ کا ائمہ کے ماؤں کے اساء کے متعلق بہت زیادہ اختلاف ہے، اورایسا ہی علماء وفقہاء اور علمائے انساب کے نزدیک ہے،اور بیرہت ہی جیرت انگیز ہے، جس کی وضاحت سے میں [مؤلف] ناواقف [وقاصر] ہول۔

ينقشهان اختلافات كي نشاند بي كرتا ہے۔ (١)

ان کی ماؤں کے نام جیسا کہ شیعہ امامیہ کے ما خذمیں ندکور ہیں	اتمدكنام
شاه زنان بنت يز د جرد بن كسرى، شهر بانويه، سلافه، سلامه، غزاله،	على زين العابدين بن حسين بن
برة ،خو بلد.	على بن ابوطالب
اصول كافي / ۵۳۹ بساب مولد عملي بن لحسين نفس لمهوم	مراجع
ص: ٨١٤ ٩/٢ متهى الآمال ٩/٢، سر لسلسلة لعلوية. ٣١	

(۱) شخ عباس فمی علی زین العابدین کی مال کے اساء کی وضاحت میں کہتے ہیں: شاہ زماں بنت یز دجر دبن کسر ٹی ان کالقب ہے، اور شہر بانویدان کانام ہے، جسے حضرت علی نے رکھاتھا،ان کاحقیقی نام سلافۃ جس کوسلامہ یا برعکس سے بدل دیا گیا ہے۔اورغز الدیابرہ حسین کے لڑکے کی مال کانام ہے، جوعلی زین العابدین کی پرورش کرتی تھیں اوروہ ان کو مال کہا کرتے تھے،تو کیا اس تفسیر اور تعلیل کو قبول کیا جاسکتا ہے۔

فاطمة بنت حسن بن علی بن ابوطالب، کنیت ام حسن ہے

مراجع كشف النعمة ٣٠٩/٢

جعفرصا دق بن محمد بن على بن | فاطمه ياام فرده بنت قاسم بن محد بن ابوبكرصديق اوران كي مال اساء بنت عبدالرحمن بن ابو بكرصديق بير \_اسى وجه \_ جعفرصادق كها

کرتے تھے میری مال نے دومر تبصد لق سے جنم لیا ہے۔

سرالسلسلة العلوية ص: ٣٤، منتهى الآمال ١٦٠/٢

كشف النعمة ٢/٣١٩\_٣٤١\_٣٤

موسى كاظم بن جعفر بن محمد بن على إم ولتنفيس، جن كوحميده المغر بيه ياحميد البريريية كهاجا تا تفا\_اوركها كيا ے کہ حمیدہ مصفاۃ جو کہ عجم کے معززلوگوں میں سے تھیں، بیان کیا

ا گیاہے کہ صادق نے فرمایا کہ حمیدہ برائیوں سے یاک تھیں،جیسے

کہ سونے جاندی کا ڈلا۔

منتهي الآمال/٢٣٩، كشف النعمة ٧/٥ عمدة

الطالب ص:٥٦

على رضابن موسىٰ بن جعفر بن محمد | ام ولد تھيں ، جن كوتكتم كہاجا تاتھا، خيز ران مرسيه اورشقر اءنو بيہ بھي

ندکور ہے، ان کا نام اروی ہے، نجمہ وسکن ،سلنة ،ام بنین خیزران

صقر ذکرکیا گیاہے۔

ا سرالسلسلة العلوية ص: ٣٨ \_ كشف النعمة ٢/٣ ٥

منتهى الآمال ٣٣٤/٢

محمد بن جواد بن على بن موسى بن ام ولد جن كانام خيزران تفاياسكينتي المرسيب، ياسبيكة تها،عياس فتي

جعفر بن محمد بن علی بن حسین نے فرمایا ہے کہ: نوبید، ماریہ قبطیہ کے گھرانے سے تھیں۔

مراجع اسرالسلسلة العلوية ص: ٣٨ \_ كشف النعمة ١٢٨/٣،

منتهى الآمال ١٩/٢ ٤\_

محمد ما قربن علی بن حسین

فسين

بن حسين

بن على بن حسين

على انقى بن محمد بن على بن موسىٰ ام ولد تھيں،جن كانام سلنة المغربية تھااوراس كےعلاوہ بھى كہا گيا ے کہ جبیبا کہ کشف انعمۃ میں مذکورہ۔

كشف النعمة ١٥٩/٣ \_ سر السلسلة العلوية ص:٣٩

حسن عسکری بن علی بن محمد بن علی ام ولد نوبیه بین جن کا نام ریجانه تفاسوین، ماجده، حدیث، سلیک

منتهى الأمال ١٩/٢٥ مرالسلسلة العلوية ص:٣٩،

كشف النعمة ١٨٨/٣

مہدی منتظر بن حسن بن علی بن ان کے نام کے متعلق کہا گیا ہے کہ رس ہے صقل ہے، اور کہا گیا محر بن علی بن موسی بن جعفر بن اے ۔۔۔کہوہ ام ولتھیں، نباطی عاملی نے کہا ہے کہ بیئسر من رای میں حسن [امام منتظر] کے ساتھ ہیں۔اورنرگس اکثر علماء کے قول کے مطابق ان کی والد چھیں،اور کہا گیا ہے کہ حکیمہ تھا۔ یہ بھی مذکورہے کہ وہ سیج کے حوارین میں سے ایک کی نسل سے رومی باندی تھیں، جس كانام شمعون بن حمون بن صفاتها،اوران كانام مليكه بنت يشوعا بن قیصر ملک روم تھا، جو کہ شاہ روم تھا، ایسی ہی مختلف روایات ابن بابور قمی اور شخ الطا کفه طوی کے نز دیک ہیں، جو کہ معتبر اسانید کے ذربعه بشربن سلیمان نخاس نے ابوایوب کے اور کے سے قال کی ہاں، جبيها كه عباس في في منتهى الآمال مين ذكركيا ب، منتهى الآمال ٢/٥٥٥.

منتهم الآمال ٩/٢٥٥، كشف النعمة ٣/٤٢٢. الارشاد ص: ٣٤٦، حق اليقين لشبر ص:٢٢٢، الصراط المستقيم لمستحق التقديم ٢١٧/٢. عمدة الطالب.ص:١٥٨

بن جعفرصادق

بن مویٰ بن جعفرصادق اور جدہ بھی کہا گیا ہے۔

محربن على بن حسين

مراجع

# ند کوره بالا اطلاعات، چنداور پهلووُل پر بھی غور کی دعوت دیتی ہیں توجہ سیجئے!

- (۱) ائمَه کے ماؤں کے اساء کے متعلق اختلاف اور کسی متعین نام پر عدم یقین.
  - (۲) بوسیده تاویلات کے ذریعه اساء کے تعدد کی تاویل کا اقدام.
- (۳) قابل دیده طرز پراشارات، به کهائمه کے ماؤں کی اصل عجمی ہے، یارومی اور نصرانی، یا بربری۔ بیعر بی اصل ہے نہیں نہیں۔
  - (۷) کیعنی موتی کاظم کی والدہ جمیدہ مصفاق ،اشراف عجم میں ہے ہیں۔
- (۵) علی زین العابدین کی والدہ ، شاہ زنان بنت یز دجرد بن کسری، فارس کے عظیم گھرانے سے ہیں۔
  - (۲) علی نقی کی والدہ سانہ ،مرائش ہے تعلق رکھتی تھیں۔
  - (۷) حسن کی والدہ ریحانہ، نوبیہ سے ہیں۔
  - (٨) على رضاشقرا وكي والده شقراء ، نوبية يم تعلق بيل \_
  - (9) محمد جواد کی والد دنو بیہ ہے ہیں اور ماریقبطیہ کے گھر انے سے تعلق رکھتی تھیں۔
- (۱۰) مہدی منتظر کی ماں کانسب، شمعون بن حمون بن صفا جو کہ سے کے حوارین میں سے ایک تھا پرآ کرختم ہوجا ناہے، وہ قیصر روم کی لڑکی تھیں۔

کیا بیتمام عجیب وغریب نہیں ہے کہ ائمہ کی مائیں ایسے لوگوں کی اولا دہیں، جو کہنو بی یا قبطی رومی یا اشراف عجم میں سے ہیں۔

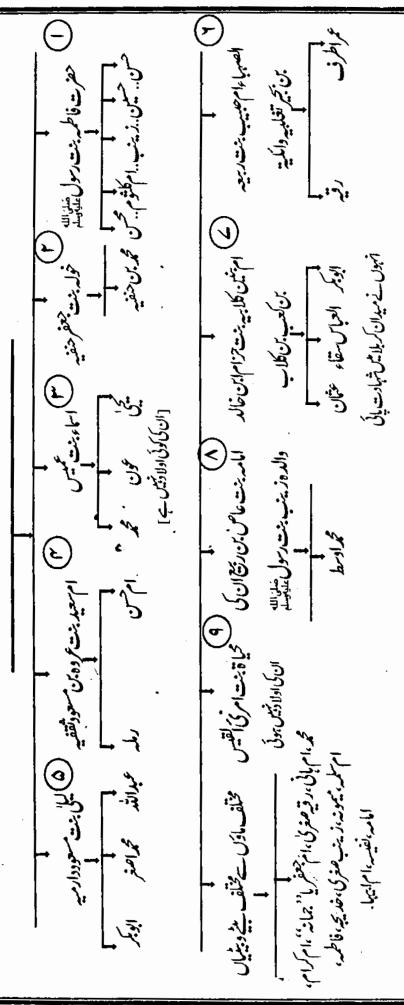
ان میں عربی النسل کوئی مال نہیں پائی جاتی ،سوائے فاطمۃ بنت حسن کے، جو کہ محمد باقر کی مال ہیں ،اورام فروہ یا فاطمۃ بنت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق ، جو کہ معفر صادق کی مال ہیں نےور سیجئے!

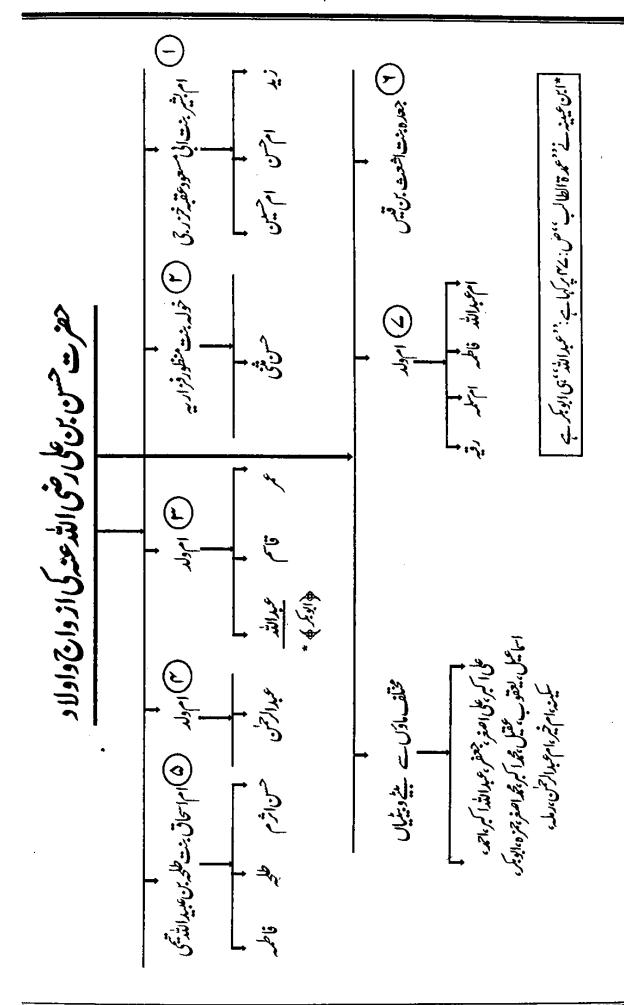
### ضمیمه نمبر(۲)

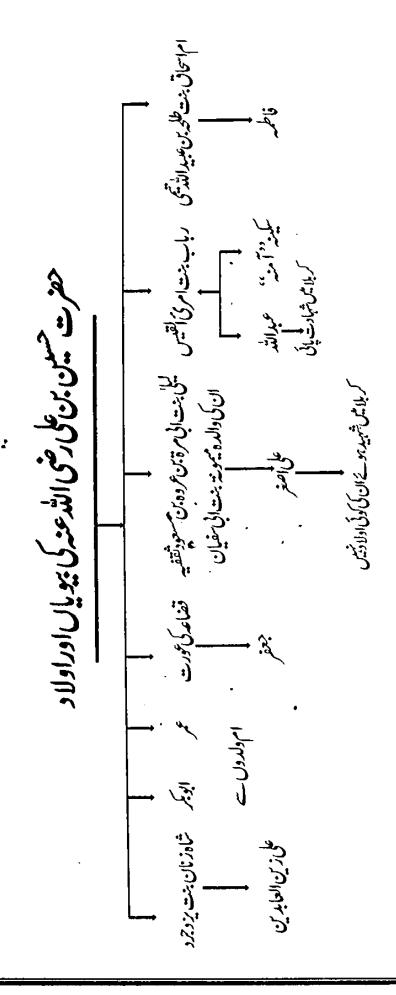
# اہل بیت کے لڑکوں اور لڑکیوں کے ناموں کی فہرست \_رضوان اللہ اللہ

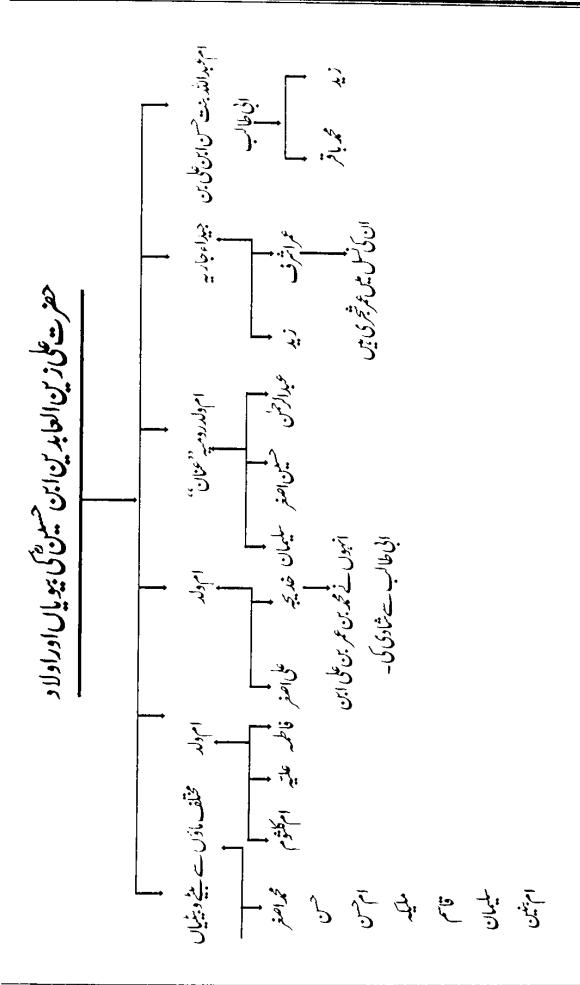
- (۱) عمراطرف بن على بن ابوطالب
- (۲) عمر بن حسين بن عمراطرف بن في بن ابوطالب
  - (۳) عمر بن حسين الشهيد بن على بن ابوطالب
- (۴) عمراشرف بن على بن حسين بن على بن ابوطالب
- (۵) عمر بن على اصغربن عمراشرف بن على زين العابدين بن حسين
- (٢) عمر بن حسن افطس بن على اصغر بن على زين العابدين بن حسين.
  - (۷) عمر بن حسین بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب
    - (۸) عمر بن موسی کاظم بن جعفرصادق
    - (٩) عمر بن حسن السبط بن على بن ابوطالب
    - (۱۰) عمر بن جعفر بن مجمر بن عمراطرف بن على بن ابوطالب
      - (۱۱) عمر بن محمد بن عمر بن علی بن حسین الشهید
        - (۱۲) عمر بن ليجيٰ بن حسين بن زيد
      - (۱۲۳) عمر بن حسين بن على بن حسين بن على بن ابوطالب
        - (۱۴۴) ابوبكربن على بن ابوطالب
        - (١٥) ابوبكربن حسين الشهيد بن على بن ابوطالب
          - (۱۲) ابوبكرين حسن السبط بن على بن ابوطالب
            - (١٤) ابوبكربن عبدالله بن جعفر بن ابوطالب
        - (۱۸) ابوبکرمہدی منتظرکے ناموں میں سے ایک ہے
          - (۱۹) عثمان بن على بن ابوطالب
          - (۲۰) عثمان بن عقیل بن ابوطالب
          - (۲۱) عائشه بنت مویٰ کاظم بن جعفر
      - (۲۲) عائشه بنت علی رضاین موی کاظم بن جعفرصادق
- (۲۳) عائشه بنت على ابوالحسن بن محمد جواد بن على رضا بن موسى بن جعفر صادق
  - (۲۲۷) معاویه بن عبدالله بن جعفر بن ابوطالب
    - (۲۵) طلحه بن حسن بن علی بن ابوطالب

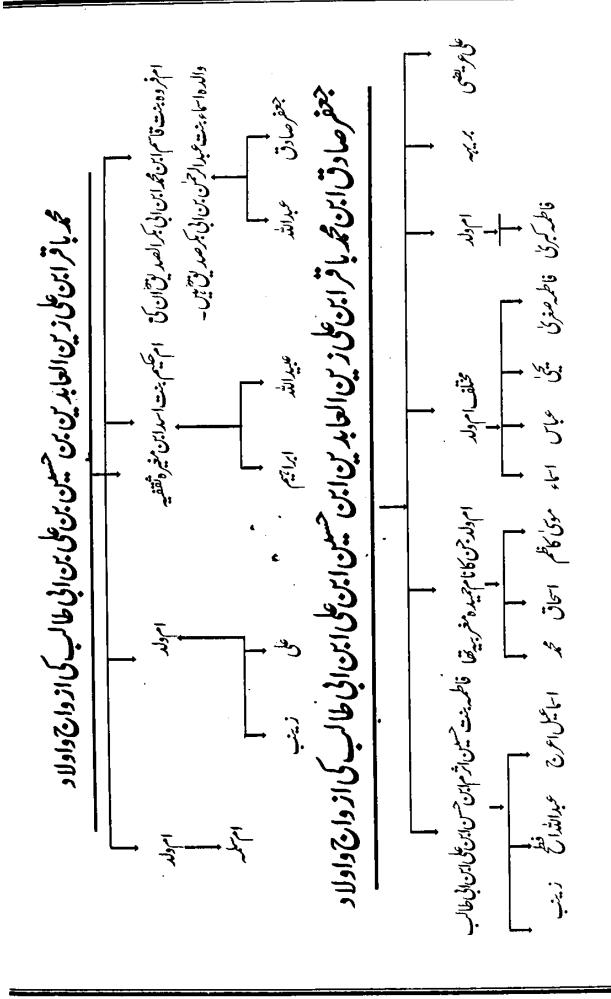
# از دواجی رشتدداری کی وضاحت کے کے تقشہ حضرت علی کرمانشدد چہری از دواجی رشتدداریاں اوران کی اولاد حضوت علی کی بیویاں اوران کی اولاد

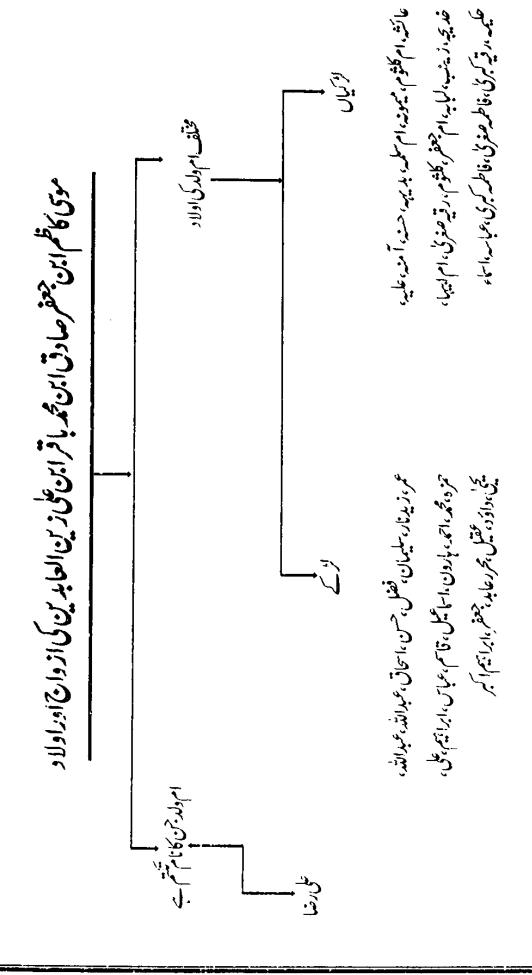


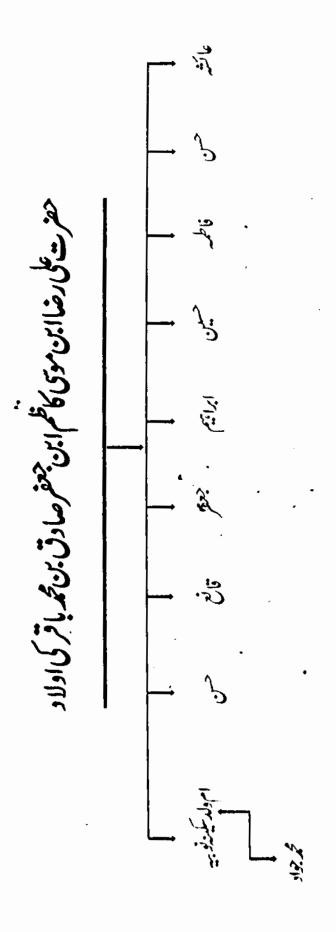




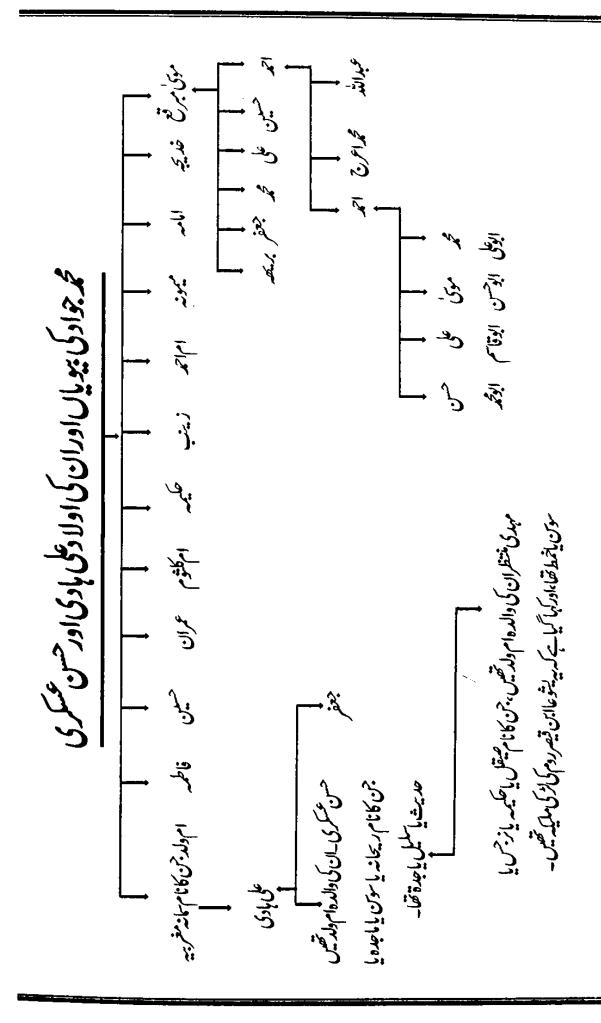


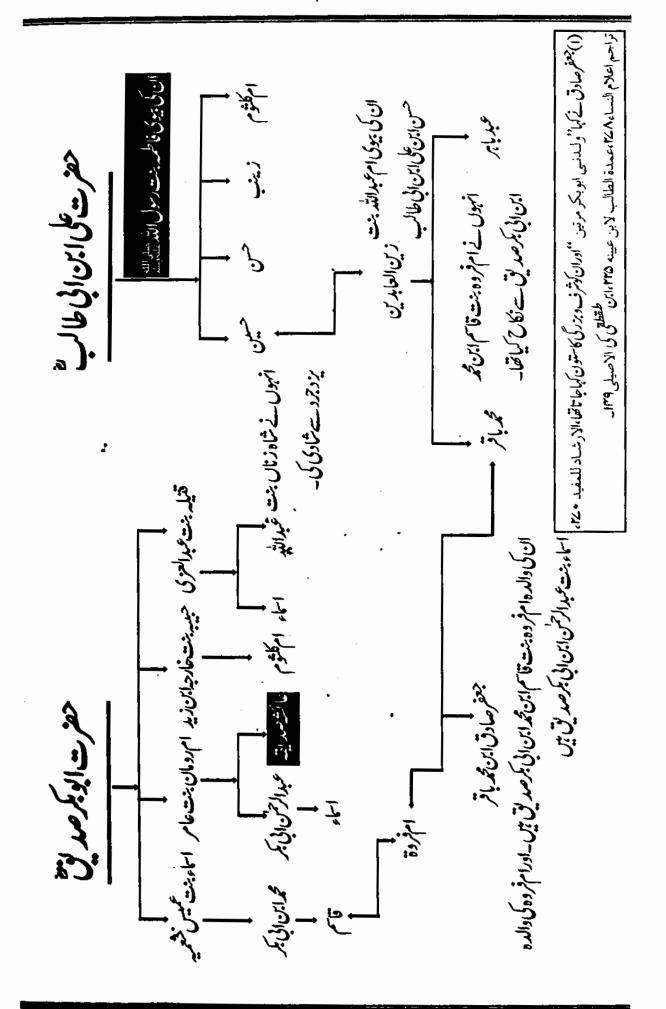




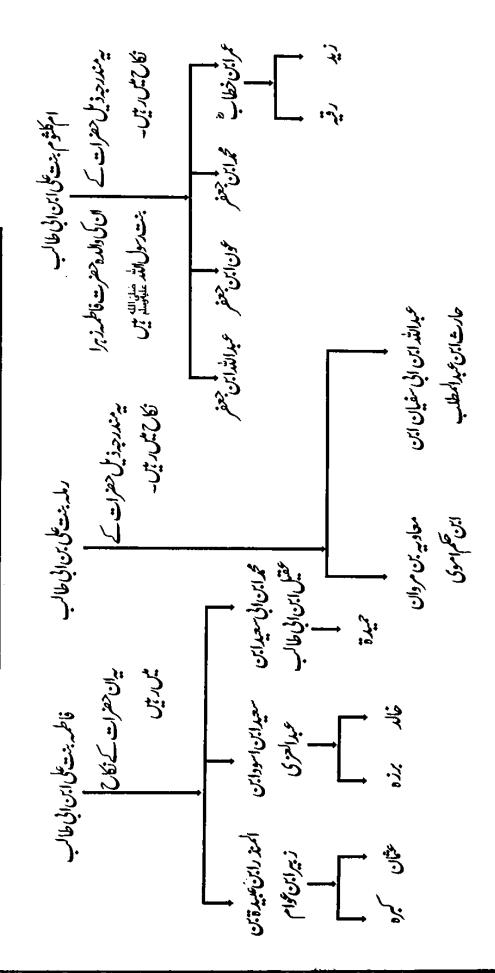


(1)جن کے بارے میں''سرائسلسلة العلوية ''میں ہے کدان کامجد جواد کے علاوہ کوئی اولا وئیس ہوئی میں: ۲۸ماور کشف الغمیة میں ہے کہ ان کے پانچالز کے اورکزی عائشتیس، ۳/ ۵۰،اورجس كوحافظ عبدالعزيز ابن اخصر جنابذى نے بيان كيا ہے كه بائے كڑ كے اورا يك لڑى عائيتهيں كشف الغمة ٣٠/ ٥٥ ناموں ميں اختلاف كے ساتھ،اورقع جوادئى ماں ك ملياين اختلاف جياورتام اختلافات كوجع كرديا كيام-

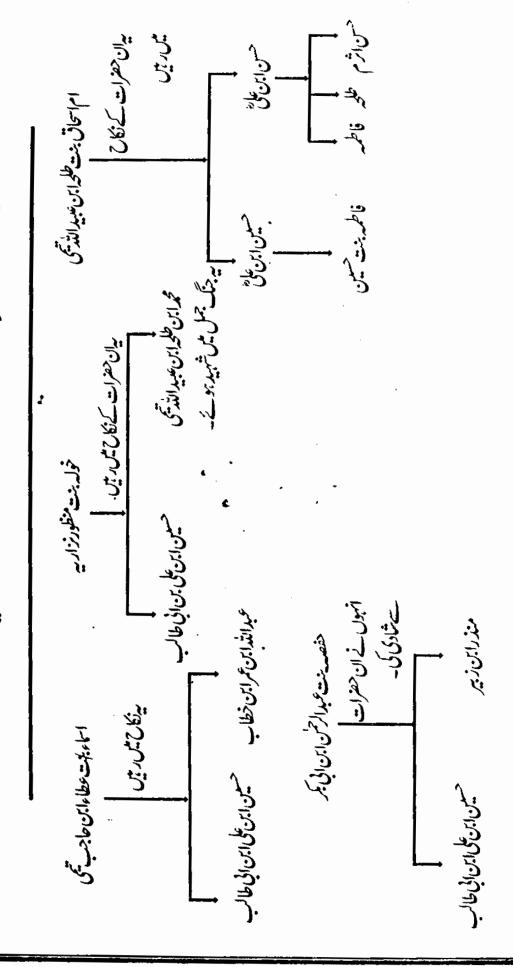


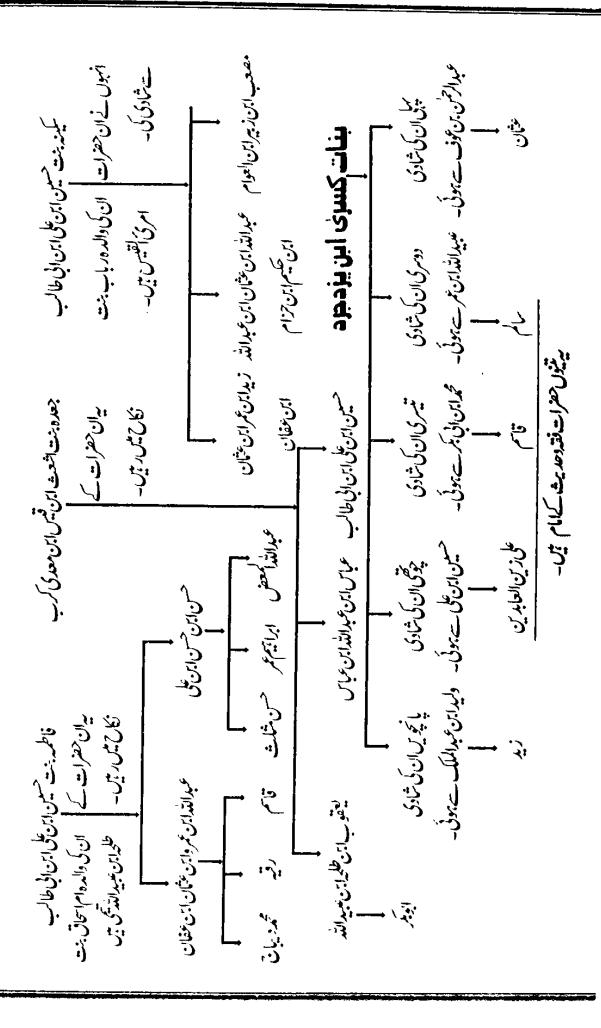


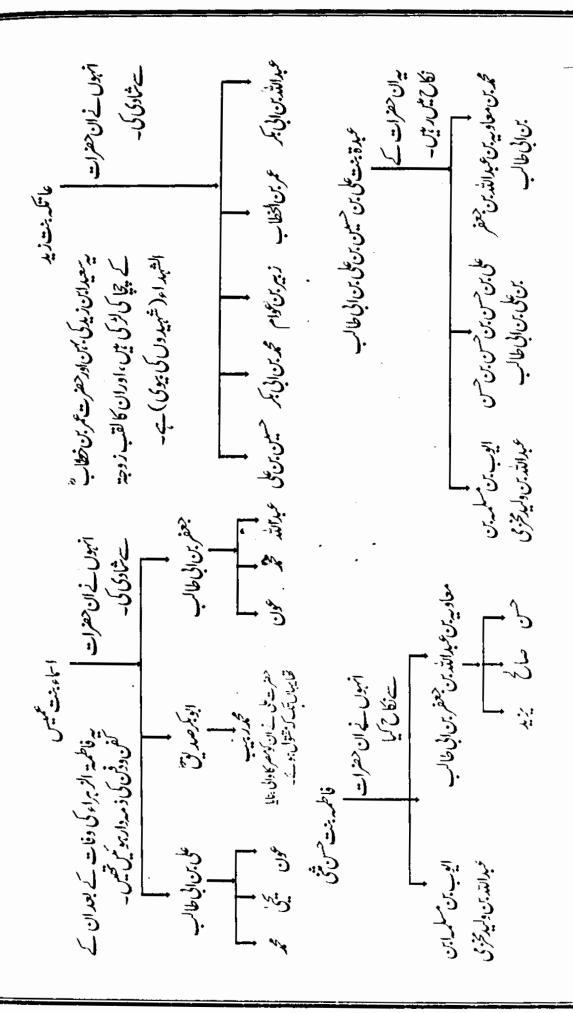


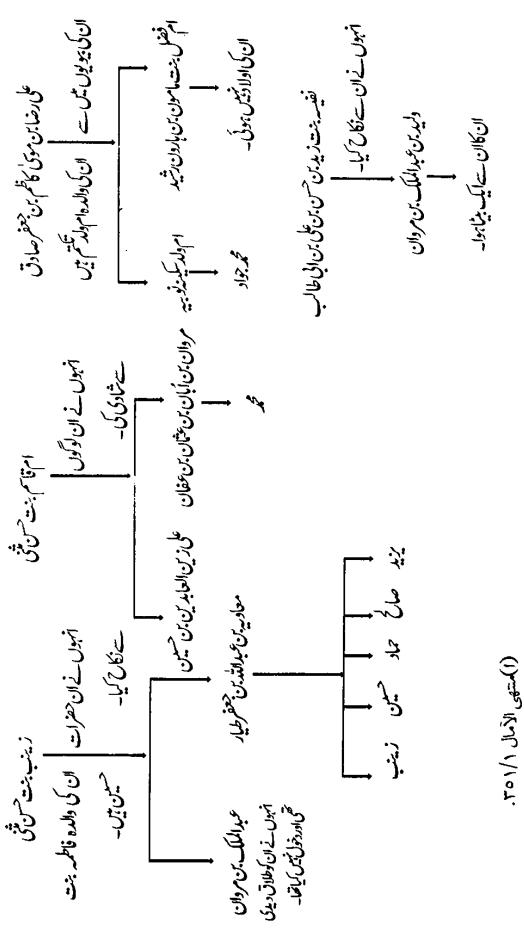


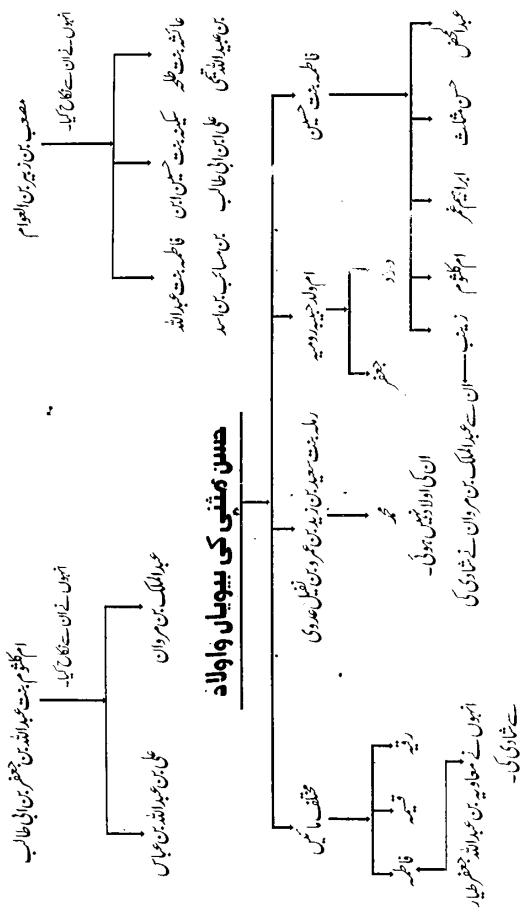
# دونوں نواسوں حضر ہے جس وسیمن گی از دواجی رشید داریاں اوران کی اولاد











سرالسلسلة العلوية ص:٧،عسادة الطالب ص:٧٤، منتهى الأمال ص:٩٦

# ابل بين كي آل زير كما تفرشته داريال

